

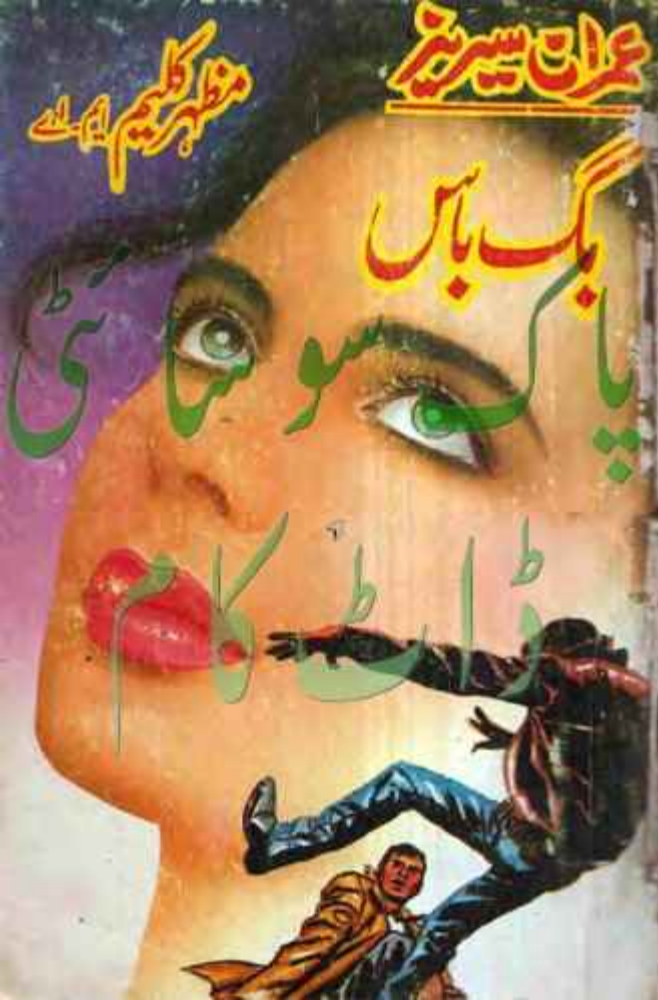
عزات سیریز

منظر کلیم ایسے

بگ باں

پاکستان

کلام



چند باتیں

اس ناول کے تمام نام مقام کردار واقعات اور
چیزیں کردہ پر نثر قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی جزدی
یا کسی مطالبہ انتقامی ہوگی کسی کے لئے پیشتر
مصنف پر نثر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

محترم قارئین سلام مسنون۔ نیا ناول بگ باس آپ کے ہاتھوں میں
ہے۔ بگ باس ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم ہے جس نے پاکستان کے محروم ترین
سائنسدان سرو اور کو اغوا کرنے کا پلان بنایا اور پھر ملک ٹھنڈر کا سپر ایجنٹ
ٹرومین صرف اس لئے اس تنظیم کے خلاف حرکت میں آ گیا کہ اس کا
مشن پاکستان کے خلاف تھا۔ ٹرومین نے بگ باس کے خلاف اس قدر طوفانی
انڈاز میں کام کیا کہ عمران جیسا شخص بھی اس کی تیز اور ذہانت سے پرکار کردگی
پر اسے خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور ہو گیا۔ مگر عمران نے ٹرومین کی اس
جان لیوا جدوجہد کو خراج تحسین پیش کرنے کے باوجود اس کے مقابل
کام شروع کر دیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عمران، پاکستان سیکرٹ سروس اور
ٹرومین کے درمیان باقاعدہ مشن کی کامیابی کے لئے ناقابل یقین مقابلہ
شروع ہو گیا۔ ٹرومین کی کارکردگی اس قدر تیز اور فعال تھی کہ حقیقتاً ٹرومین
عمران اور پاکستان سیکرٹ سروس سے سبقت ماہل کر گیا اور اس نے مشن
کی کامیابی عمران اور پاکستان سیکرٹ سروس کو تحفے کے طور پر پیش کر دی۔
مگر عمران نے ٹرومین کے مقابلے میں کھلی شکست تسلیم کر لینے کے باوجود
مشن کی کامیابی تحفے میں لینے سے انکار کر دیا۔ کیا عمران ٹرومین سے حسد
کرنے لگ گیا تھا۔ یا اس کی کوئی اور وجہ تھی؟ اس کا جواب تو آپ کو
ناول پڑھ کر ہی ملے گا۔ البتہ اس ناول میں ٹرومین کا کردار اور اس کی

ناشران ————— اشرف قریشی

————— یوسف قریشی

پر نثر ————— محمد یونس

طابع ————— ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت ————— 27 روپے



صلواتیں اس قدر نکھر کر سامنے آئی ہیں کہ عمران کے ساتھ ساتھ آپ بھی یقیناً ٹروین کو اس کی انتہائی جان لیوا جہد و جدوجہد پر خراج تحسین پیش کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اب آئیے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجیے۔

ٹبرہ سلطان پور سے راجہ محمد الیقین صاحب لکھتے ہیں: آپ کا ناول لاگت فاسٹ پڑھا۔ یقین کیجیے اس ناول میں عمران نے ایک لیبارٹری سے فارمولا حاصل کرنے کیلئے جس قدر جان لیوا جہد کی ہے وہ واقعی قابلِ داد ہے لیکن اس کے باوجود عمران نے جب صرف اپنے زخمی ساتھیوں کو بحفاظت واپس وطن لے جانے کے لئے جس طرح اپنی یقینی کامیابی کا ثمر اپنے دشمنوں کے حوالے کر دیا تو عمران کے کردار کی عظمت کے خدوخال اور جہن زیادہ نکھر آتے۔ طویل جہد و جدوجہد کے بعد اپنی کامیابی کو دسروں کے حوالے کر دینا واقعی دلِ گروے کا کام ہے اور ناول کے آخر میں عمران نے جس طرح اپنی بے مثال ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے اس نے ثابت کر دیا ہے کہ عمران واقعی شہرِ مہم مایند ایجنٹ ہے۔ آپ نے یہ ناول کھڑ کر مرزا کے خوبصورت کردار کو اور جہن زیادہ خوبصورت بنادیا ہے۔

محترم راجہ محمد الیقین صاحب! اخط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ عمران کے جس اثار کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے وہ واقعی اس کے کردار کا ایک دلکش پہلو ہے حالانکہ اکثر کہا جاتا ہے کہ سیکرٹ ایجنٹ کامیابی کے لئے اپنی جان خطرے میں ڈالنے کے بعد اس کامیابی سے کسی صورت بھی دستبردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ لیکن بحیثیت مسلمان میں یہی سکھایا گیا ہے کہ اثار ایک مسلمان کی بنیاد خوبی ہوتی ہے اور عمران کے

کردار کا یہ پہلو یقیناً ہم سب کے لئے بھی قابلِ تقلید ہے۔

چشتیاں سے رانا اکل شہزاد صاحب لکھتے ہیں: آپ کے ناولوں کا باقاعدہ قاری ہوں۔ عمران کا کردار ہم نوجوانوں اور طالب علموں کے لئے واقعی اصلاح کن ثابت ہو رہا ہے۔ عمران کے ساتھیوں کے کردار بھی نوجوانوں کے لئے متعل راہ ثابت ہو رہے ہیں۔ ہمیں مسرت ہے کہ آپ اپنی قلمی طاقت سے جہاد باالقوم کے نوجوانوں کی کردار سازی کا عظیم فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ ہم آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں اور آپ ہمیں اپنا ذاتی پتہ بھی عنایت کریں۔

محترم رانا اکل شہزاد صاحب! اخط لکھنے کا یہ شکریہ۔ عمران اور اس کے ساتھی جی ہم آپ جیسے لوگ ہیں لیکن اعلیٰ و پاکیزہ کردار حقیقتاً انسان کو انسان بنا دیتا ہے اس لئے کردار کی پاکیزگی اور بلندی ایک انسان کی بنیادی صفت بن جاتی ہے اور یقین کیجیے کہ بلند اور پاکیزہ کردار کے حامل انسان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں ہر وقت موجود رہتی ہے اور دنیاوی مشکلات اور مسائل اپنی تمام تر جوان کیوں کے باوجود اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس لئے کردار کی بلندی اور پاکیزگی ہمیشہ ہمارا مطلع نظر رہنا چاہیے۔ جہاں تک ذاتی ملاقات اور ذاتی پتے کا تعلق ہے تو اس کے لئے میں ذاتی طور پر معذرت خواہ ہوں۔ وجہ یہی یقیناً آپ سمجھتے ہی ہوں گے اس لئے اُسے دہرانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ امید ہے آپ اور باقی قارئین جی میری اس معذرت کو قبول کر لیں گے۔

تریلادیم سے محترم مہین کامران صاحب لکھتے ہیں: ٹانگیر کا کردار

میری اولین پسند ہے اور میں آپ کی ہر کہانی اس اُمید پر پڑھتا ہوں کہ اس کہانی میں لازماً ٹائیگر کو سیکرٹ سروس میں شامل کر دیا جائے گا۔ کیونکہ ٹائیگر صلاحیتوں اور کارکردگی کے لحاظ سے کسی طرح بھی سیکرٹ سروس کے اراکین سے کم نہیں ہے۔ آخر آپ اُسے سیکرٹ سروس میں شامل کیوں نہیں کرتے۔

محترم مبین کا مران صاحب! خط لکھنے کا بے حد شکر ہے۔ جہاں تک ٹائیگر کا سیکرٹ سروس میں شمولیت کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ ٹائیگر جس انداز میں کام کر رہا ہے اس کی اپنی جگہ بے حد اہمیت ہے اور مقصد تو ملک و قوم کے لئے کام کرنا ہے۔ کسی ادارے میں شمولیت یا عدم شمولیت ایک ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس بات کو سمجھ گئے ہوں گے۔

اب مجھے اجازت دیجئے۔

والسلام
منظر کلیم ایم اے

عمران نے کارکی رفتار آہستہ کی اور پھر اُسے تیزی سے سائیڈ پر کمر کے دوک دیا۔ دوسرے لمحے اس نے کھڑکی میں سے سر باہر نکال کر سڑک کی دوسری طرف کھڑی ایک نوجوان اور خوب صورت غیر ملکی لڑکی کی طرف دیکھا۔ جو مٹھی بند کمر کے انگوٹھا اٹھائے کھڑی سڑک پر سے گزرنے والی کاروں سے لفٹ مانگ رہی تھی۔ لیکن چونکہ پاکیشیا میں اس طرح لفٹ دینے کا رواج ہی نہ تھا۔ اس لئے شاید کسی کار والے کو اس لڑکی کا انگوٹھا دیکھ کر خیال ہی نہ آیا ہو گا۔ کہ وہ لفٹ مانگ رہی ہے۔ اور اگر کسی کو خیال بھی آیا ہو گا۔ تو تب تک تیز رفتار کار اتنے فاصلے پر پہنچ چکی ہوگی کہ کار چلانے والے نے اُسے روکنے کا ارادہ ہی ترک کر دیا ہو گا۔ کار کو رکتا دیکھ کر لڑکی نے جو تک کمر اس کی طرف دیکھا تو عمران نے سر کے اشارے سے اُسے کار کی طرف آنے کا اشارہ کیا تو غیر ملکی لڑکی کے چہرے پر

لوکی نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر بد صورت ہوتیں تو شاید کئی دن کھڑی رہیں اور اگر چڑیل ہوتیں تو شاید کئی سال بلکہ کئی صدیاں تمہیں یونہی کھڑا رہنا پڑتا۔ میں تو کہہ رہا تھا کہ تم اس قدر خوب صورت ہو کہ تمہیں دیکھ کر ارادہ تو کیا نیت ہی بدل سکتی ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو لوکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ادھ شکر یہ۔ تم نے یہ الفاظ کہہ کر مجھے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ پاکیشیا کے مرد بد ذوق نہیں ہو سکتے۔ میرا نام دکشا ہے۔ اور میرا تعلق ایکرمیما سے ہے۔ اور میں ایکرمیما کی ایک فرم میں ملازم ہوں۔ کیا حجت میرا شوق ہے۔" دکشا نے بڑی تفصیل سے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"تم یہودی ہو۔" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ارے نہیں میں تو سیکولر یعنی بے مذہب ہوں۔ میرے آباؤ اجداد البتہ یہودی تھے۔ لیکن تم نے کیوں پوچھا ہے۔" لوکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام سن کر یہ نام یہودی ہی اپنی لڑکیوں کا رکھتے ہیں۔ بہر حال تم جو بھی ہو۔ پاکیشیا میں نہبان ہو۔ میرا نام علی عمران ہے۔ میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ اور میں دلپتہ سکور ہوں اور خوب صورت اور نوجوان لڑکیوں کو لفت دینا میرا شوق ہے۔" عمران نے سہی بالکل اُسی انداز میں اپنا تعارف کرایا جس انداز میں دکشا نے تعارف کرایا تھا۔

ایک لخت اطمینان اور مسرت کے آثار پھیل گئے۔ اس نے ساتھ ہی رکھا ہوا بڑا سا سفری بیگ اٹھایا اور تقریباً دوڑتی ہوئی کار کی طرف آئے گی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے خطرہ ہو کہ کہیں کار والا اس کے کار تک پہنچے سے پہلے ہی کار دوڑا کر چلا نہ جائے۔

"تھینک یو۔" لوکی نے قریب آکر تقریباً مانتے ہوئے انداز میں کہا اور پھر اس نے اپنا بڑا سا بیگ عقبی کھڑکی سے خاصی جدوجہد کر کے دھکیل کر اندر عقبی سیٹ پر ڈالا اور پھر کار کے عقب سے ہوا کر کار کی دوسری طرف آئی اور دروازہ کھولی کر سائیڈ سیٹ پر اس طرح بیٹھ کر لمبے لمبے سانس لینے لگی جیسے طویل اور تھکا دینے والے سفر کے بعد کوئی مسافر منزل پر پہنچ کر اطمینان بھرے سانس لیتا ہے۔ "جس رفتار سے دوڑتی ہوئی آئی ہو۔ اس رفتار سے تو کار بھی نہیں چل سکتی۔ اس لئے اگر تم اس طرح دوڑ سکتی ہو تو بغیر لفت کے بھی اپنی منزل تک پہنچ جاتیں۔" عمران نے کار کو آگے بڑھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ادھ ادھ۔ دراصل میں گزشتہ ایک گھنٹے سے یہاں کھڑی ہوں کوئی لفت ہی نہیں دے رہا تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ کہیں تم بھی ارادہ بدل نہ دو۔" لوکی نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ لہجہ انتہائی بے شکلفانہ تھا۔

"تمہیں دیکھنے کے بعد ارادہ تو واقعی بدل سکتا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا میں بد صورت ہوں یا کوئی چڑیل ہوں"

"ولایت سیکورز۔ یہ کیا ہوتا ہے۔ سیکورز تو پھوٹنے کو کہتے ہیں شاید۔" دکش نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
 "جی ہاں۔ تم نے درست سمجھا ہے۔ میں دولت پھوڑ ہوں۔ اور جہاں تک دولت کا تعلق ہے۔ میں اس لفظ کو بڑے وسیع معنوں میں لیتا ہوں۔ صرف اسے روپے پیسے تک ہی محدود نہیں سمجھتا۔ جیسے جن بھی کو ایک دولت ہے۔" عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"ادہ۔ میں سمجھ گئی۔ تمہارا مطلب ہے کہ تم ڈاکو ہو۔ ادہ ویری بیڈ.... لڑکی نے ایک سخت خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔
 ظاہر ہے۔ دولت پھوڑ نے وہ بھی مطلب ہی لے سکتی تھی۔ اور یقیناً اُسے اپنے زائد اد کا ٹھکر پڑ گیا ہوگا۔ اس لئے وہ خوف زدہ ہو گئی تھی۔

"تم کہہ سکتی ہو۔ لیکن میں اس کو ولایت سیکورز ہی کہتا ہوں۔ ڈاکو کا لفظ دراصل ہمارے ملک میں وسیع معنی میں نہیں لیا جاتا۔ ویسے بھی ڈاکو دولت جبراً وصول کرتے ہیں۔ جب کہ میں دوسروں کی دولت ان کی مرضی سے پھوڑتا ہوں۔" عمران نے سنجیدہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مرضی سے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کون اپنی مرضی سے دولت کسی کو پھوڑنے دیتا ہے۔" دکش نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک خوف کے تاثرات موجود تھے۔

"تمہارے ملک میں ٹیکس وصول کرنے والا حکمران تو ہوگا۔" عمران نے پوچھا۔

"ہاں ہاں۔ بے شمار ٹیکس ہیں۔ کیوں۔" لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

"تو وہ کیا کرتے ہیں۔ دولت ہی پھوڑتے ہیں۔ اور وہ بھی قانونی طریقے سے۔" عمران نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اب اس کے چہرے سے خوف کے تاثرات ختم ہو گئے تھے۔
 "ادہ۔ میں اب بھی ہوں۔ کہ تم حکومت کے کسی ٹیکس آفیسر ہو۔" لڑکی نے میٹے ہوئے کہا۔

"ٹیکس آفیسر تو واقعی حکومت کے ٹیکس لگاتے ہیں۔ میرا حکومت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ البتہ اپنی سہولت کے لئے پرائیویٹ ٹیکس کلکٹر کہہ سکتی ہوں۔" عمران نے کہا۔
 "پرائیویٹ۔ مگر پرائیویٹ طور پر ٹیکس کلکٹ کیسے کیا جاسکتا ہے۔" لڑکی ایک بار پھر حیران ہو گئی۔

"کیوں نہیں کیا جاسکتا۔ مثال کے طور پر تمہارے پاس یقیناً خاصی تعداد میں غیر ملکی کرنسی ہوگی۔ اگر تمہیں کسی دیرانے میں لے جایا جائے۔ اور تمہارا گلہ کسی تیز دھار خنجر سے کاٹ دیا جائے اور تمہاری دولت پھوڑ لی جائے تو تم خود بتاؤ اس سے حکومت کا کیا تعلق۔" عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"ادہ۔ ادہ۔ تم۔ تم گاڑی روک دو۔ پلیز۔ فار گکاو سیک۔ گاڑی روک دو۔" لڑکی نے ایک سخت بڑبی

"اب تم یہ بھی بتا دو کہ تم نے جانا کہاں ہے۔ کیونکہ میں تو ایک ایسی جگہ جا رہا ہوں جہاں شاید تم جانا پسند نہ کرو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ واقعی میں نے تو تمہیں بتایا ہی نہیں۔ دولت گڑھ میں نے جانا ہے۔ مجھے دارالحکومت میں معلوم ہوا ہے کہ دولت گڑھ میں انتہائی قدیم زمانے کے کھنڈرات ہیں۔ جن میں سے لوگوں کو اکثر قدیم سکے اور دوسرے نوادرات ملتے رہتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ میں بھی قسمت آزمائی کروں۔ شاید کوئی قدیم سکے یا کوئی قدیم نوادر مجھے مل جائے تو میری زندگی ہی بدل جائے گی۔" ڈکشا نے چونک کر کہا۔

"زندگی کیسے بدل جائے گی۔ کیا اس سے تمہارے اندر کوئی قدیم روح آجائے گی۔" عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں ایک غریب عورت ہوں۔ ملازمت کرتی ہوں۔ اس میں سے بڑی مشکل سے کچھ بچت کرتی رہتی ہوں۔ اس بچت کی رقم کبھی کبھار کے میں اپنا سیاحت کا شوق پورا کرتی ہوں۔ اب تمہیں کیا بتاؤں۔ اس بچت کے لئے اکثر میں دو دو وقت کھانا بھی نہیں کھاتی۔ اگر مجھے کوئی قدیم نوادر مل جائے تو ایک دو سو روپے لاکھوں ڈالروں میں فروخت ہو جائے گا۔ اور پھر مجھے بھوکا نہ رہنا پڑے گا۔ ان لاکھوں ڈالروں سے میں پوری دنیا کی آسانی سے سیاحت کر سکوں گی۔" لڑکی نے بڑے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او۔ کے۔ میں تمہیں دولت گڑھ ڈراپ کر دوں گا۔ دو راتے

طرح ہر اسلحہ ہوتے ہوئے قدرے ہندیا فی بیچے میں کہا۔
"ابھی تو تم کہہ رہی تھیں کہ تم لامذہب ہو۔ سیکولر ہو۔ لیکن اب تم خود ہی خاد کا ڈسکیک کہہ رہی ہو۔ تمہارا کاڈ سے کیا تعلق۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے کار کی رفتار اور زیادہ تیز کر دی۔

پاپ۔ پلیز۔ میں تو غریب سی سیاح ہوں۔ مجھے مت مارو۔ مارو۔ پلیز۔ میرے پاس جو رقم ہے وہ لے لو۔ مجھے مت مارو۔ لڑکی نے کار کی رفتار تیز ہوتے ہی اور زیادہ خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"ارہے ارہے۔ اس قدر خوف زدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے تو تمہیں سمجھانے کے لئے صرف مثال دی تھی۔ ویسے تم فکر نہ کرو۔ ہمارے یہاں کے مرد عورتوں سے تمہیں نہیں چھینتے وہ اسے بے غیرتی سمجھتے ہیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی نے اس طرح زور زور سے سانس لینے شروع کر دیے۔ جیسے کسی بھیبا تک ترین خطرے سے بال بال بچ کر نکل آئی ہو۔

"پھر۔۔۔ پھر یہاں کے مرد کیا کہتے ہیں۔ میرا مطلب ہے رقم نہیں چھینتے تو اور کیا کرتے ہیں۔" لڑکی نے اس بار قدرے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"خوب صورت لڑکیوں کو رقم دیتے ہیں۔" عمران نے جواب دیا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

ہے۔ لڑکی نے معذرت خواہانہ ہلچل میں کہا۔
 "مرث عزیز نہیں عزیز ترین کہو مس دکشا" — عمران نے کہا۔
 "اودہ اودہ کون ہے وہ۔ مجھے تو بتاؤ" — لڑکی نے چونک کر
 کہا۔ وہ اب عمران کی اس بات میں گہری دلچسپی لے رہی تھیں۔
 کیونکہ جس ملک میں وہ رہتی تھی۔ وہاں چونکہ زندہ عزیزوں کا
 کوئی خیال نہ کرتا تھا۔ جب کہ یہاں مشرق میں لوگ مردہ عزیزوں
 کی خاطر اتنا وقت نکال لیتے تھے۔ اس لئے اسے یہ سب کچھ انتہائی
 دلچسپ اور حیرت انگیز لگ رہا تھا۔
 "انسان کو اس دنیا میں کیا چیز سب سے زیادہ عزیز ہوتی ہے"
 عمران نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔
 "سب سے عزیز — کیا مطلب۔ مجھ سے پوچھ رہے ہو تو میرے
 خیال میں اپنی ذات سب سے عزیز ہوتی ہے۔" — دکشا نے
 مغربی ماحول کے عین مطابق جواب دیا۔
 "بس وہی دفن کرنے جا رہا ہوں" — عمران نے سر ہلاتے
 ہوئے کہا۔
 "دفن کرنے۔ کیا مطلب۔ اودہ اودہ۔ تو تم نے کوئی قتل کر دیا ہے۔
 اور اب لاش دفن کرنے لے جا رہے ہو" — لڑکی ایک بار پھر
 خوف زدہ ہو گئی۔
 "ابھی کیا تو نہیں۔ قبرستان جا کر کمروں گا۔ اب تم خود سوچو۔
 کس قدر شاندار آئیڈیا ہے کہ قبرستان جا کر قتل کروں اور پھر
 وہیں دفن کروں۔ نہ لاش لادے لادے پھر نے کا عذاب۔ نہ پولیس

میں ہی پڑتا ہے۔" — عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔
 "مگر تم کہاں جا رہے ہو۔ کیا دولت گڑھ سے بھی آگے جانا ہے
 تمہیں۔" — لڑکی نے چونک کر پوچھا۔
 "ہاں۔ بہت دور۔ اس قدر دور کہ اس کے بعد اس دنیا میں
 واپسی ناممکن ہوتی ہے۔" — عمران نے ایک طویل مایوسانہ
 سانس لیتے ہوئے کہا اور لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔
 "کیا — کیا مطلب۔ ایسی کون سی جگہ ہو سکتی ہے کہ جہاں جا
 کر آدمی واپس نہ آ سکے گا" — لڑکی کے چہرے پر شدید
 حیرت تھی۔
 "قبرستان" — عمران نے بڑے سادہ سے ہلچل میں کہا تو
 لڑکی چند لمحے تو حیرت سے عمران کو دیکھتی رہی پھر یک لخت ہنس
 پڑی۔
 "اودہ۔ میں سمجھ گئی۔ تم اپنی بیوی کی قبر پہ پھول چڑھانے جا رہے
 ہو گے۔" — لڑکی نے اپنی طرف سے نکتہ آفرینی کرتے ہوئے
 کہا۔
 "اُٹا لڈ وانا الیہ راجعون۔ ابھی شادی ہوئی نہیں اور بیوی کی
 قبر پہ پہلے ہی پھول چڑھانے کا شگون بھی سن لیا۔" — عمران نے
 بے اختیار لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور لڑکی کے چہرے پر مکینٹ
 معذرت کے تاثرات پھیل گئے۔
 "اودہ۔ آئی۔ ایم۔ سواری۔ میں نے واقعی غلط اندازہ لگایا تھا۔
 تو پھر تم قبرستان کیوں جا رہے ہو۔ کیا کوئی اور تمہارا عزیز دفن

کی چیکنگ کا خطرہ نہ پکڑے جانے کا خوف۔ عمران نے بڑے فلسفیانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور لڑکی کا چہرہ خوف سے زرد پڑ گیا۔

”تم۔۔۔ تم۔۔۔ قاتل ہو۔ اودہ۔ اودہ۔ تم۔ تم کے بے جا رہے جو قتل کر کے دفن کرنے۔“ لڑکی نے انتہائی ہراساں پلے میں کہا۔

”اپنے آپ کو۔ بقول تمہارے اپنی ذات سے زیادہ عزیز اور کوئی نہیں ہوتا۔“ عمران نے بڑے سادہ سے پلے میں جواب دیا۔ اور اس بار لڑکی کے چہرے پر ایک نئے انداز کا خوف نظر آنے لگا۔ جیسے اسے یقین ہو گیا ہو کہ اس کا واسطہ کسی پاکل سے پڑ گیا ہے۔

”اپنے آپ کو۔ کیا مطلب۔“ لڑکی نے بڑی مشکل سے تھوک نکلے ہوئے کہا۔

”کیوں لوگ خودکشی نہیں کرتے۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

”تو۔۔۔ تو۔۔۔ تم خودکشی کرنے جا رہے ہو۔ مگر کیوں تم خودکشی نہ ہو۔ نو جوان ہو۔ دلچسپ ہو۔ تمہارے جسم پر قیمتی لباس ہے بیچے یہ شاندار کار ہے۔ پھر تم کیوں خودکشی کر رہے ہو۔ کیا تم پر قرضہ چڑھ گیا ہے یا تم کسی سینڈکٹ سے خوف زدہ ہو۔“ ڈکشا نے بالکل مغربی سوچ کے عین مطابق عمران کی خودکشی کی وجوہات جاننے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

”نہیں کسی سینڈکٹ سے خوف زدہ ہوں۔ در نہ صرف میرے اپنے بارہوی کے علاوہ اور کسی کا مجھ پر قرضہ ہے۔ میری جیب میں بڑی مالیت کے نوٹوں کی گڈیوں سے بھری ہوئی ہیں۔ اس کے باوجود میں قبرستان جا رہا ہوں۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اودہ اودہ۔ مگر کیوں۔ پھر کیوں تم خودکشی کر رہے ہو۔“ ڈکشا اب واقعی مر جانے کی حد تک حیران ہو رہی تھی۔

”میں نے کب کہا ہے کہ میں خودکشی کر رہا ہوں۔ میں نے تو تمہارے سوال کا صرف جواب دیتے ہوئے مثال بیان کی تھی۔ میں نے تو صرف اتنا کہا ہے کہ میں قبرستان جا رہا ہوں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پھر تم کیوں جا رہے ہو قبرستان۔“ ڈکشا اس بار بڑی طرح جھنجھلا اٹھی۔

”کیا قبرستان جانا جرم ہے۔“ عمران نے الٹا سوال کر دیا۔ ”جرم۔۔۔ نہیں۔ جرم تو نہیں ہے۔ مگر تم تو لاش۔ دفن۔ سجانے کیا کیا کہہ رہے تھے۔ تم خود ہی تو بات کو الجھا دیتے ہو۔ سیدھی طرح بتا دو کہ تم دماغ کیا کرنے جا رہے ہو۔“ ڈکشا واقعی بڑی طرح بوجھتی تھی۔

”میں کاروبار کے سلسلے میں جا رہا ہوں۔“ عمران نے جواب دیا۔ ”کاروبار کیا مطلب۔ قبرستان میں کاروبار۔ کیسا کاروبار۔“ ڈکشا کے چہرے پر ایک بار پھر شدید حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

” نوادرات کا “ — عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

” نوادرات کا کیا تم واقعی پاگل ہو۔ قبرستان میں کس قسم کے نوادرات کا کاروبار ہو سکتا ہے “ — اس بار آخر کار ڈکشا نے جھنجھلا کر اُسے پاگل کہہ ہی دیا۔

” تم تو ایک آدمی مانا کہ اور یا کوئی ٹوٹے پھوٹے برتن سے اپنی زندگی سوار کرنے کا سوچ رہی ہو۔ جب کہ اس دنیا کی سب سے قیمتی چیز انسان ہے۔ اب تم خود سوچو کہ اگر قدیم سکے یا قدیم ٹوٹا پھوٹا برتن لاکھوں ڈالریں فروخت ہو سکتا ہے تو قدیم انسانی ڈھانچہ کتنی قیمت پائے گا۔ ہزاروں لاکھوں سال پہلے کے انسان کا ڈھانچہ یا اس کی کھوپڑی۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ڈھانچہ یا یہ کھوپڑی۔

انسانوں اور جانوروں کی کوئی درمیان کڑی ثابت ہو جائے۔ میرا مطلب ہے تمہارے مغربی ملکوں کا یہی یہ خیال ہے کہ پہلے اس دنیا میں جانور ہوتے تھے۔ پھر جانور آہستہ آہستہ انسان بن گئے۔ جس قدر بن مانس۔ انہیں مغربی مفکر انسانوں کا جد امجد سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ مغربی جد امجد اب بھی دنیا میں موجود ہیں۔ اور انسان بھی ہیں۔

اگر ان مغربی مفکرین کا یہ نظریہ تسلیم کر لیا جائے تو لازماً ان کے درمیان کوئی ایسی نسل ضرور موجود ہوگی جو آدھی بن مانس اور آدھی انسان ہوں۔ اور جو سکتا ہے اس قدیم ترین قبرستان سے کسی ایسی ہی نسل کا ڈھانچہ دستیاب ہو جائے تو تم خود اندازہ کر سکتی ہو کہ اس کی کتنی قیمت ملے گی۔ لاکھوں نہیں۔ اربوں کھربوں ڈالرز “ — عمران نے باقاعدہ تشریح کرتے ہوئے کہا۔ اور ڈکشا کی آنکھیں

حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

” اودہ اودہ۔ اس قدر قیمت۔ اودہ۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ ایسے بھی ہو سکتا ہے “ — ڈکشا نے انتہائی حیرت بھرے ہلچے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

لیکن اس قدر قدیم قبرستان کہاں ہے۔ کس طرح دریافت ہو اسے “ — ڈکشا نے چند لمحوں بعد حیرت بھرے ہلچے میں پوچھا۔

” دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جہاں تم جا چو وہیں بن سکتا ہے “ — عمران نے کہا۔

” کیا “ — کیا کہہ رہے ہو۔ قبرستان بن سکتا ہے۔ کیا مطلب۔ ڈکشا اب واقعی بری طرح الجھ گئی تھی۔

” بڑا سیدھا سا فارمولہ ہے۔ کسی آدمی کو قتل کیا اور پھر اس کی لاش کو جوئے کی جلی ہوئی ہڈی میں ڈال دیا۔ گوشت غائب۔ ڈھانچہ بنامہ۔ پھر چند مخصوص کیمیکلز کی مدد سے یہ ڈھانچہ سینکڑوں ہزاروں سال قدیم نظر آنے لگتا ہے اور بڑے بڑے ماہرین آثار قدیمہ یہ نہیں پہچان سکتے کہ یہ ڈھانچہ کتنے ہزاروں لاکھوں سال پہلے کے کسی انسان کا ہے۔ یا موجودہ دور کے کسی ماڈرن سیاح کا “ — عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” سیاح۔ تو۔ تو۔ تم مجھے۔ اودہ ویریٹیڈ۔ اودہ اب میں سمجھ گئی۔ تو تم نے مجھے اسی لئے لفٹ دی تھی “ — ڈکشا کی حالت یکھٹ انتہائی خراب ہو گئی۔ وہ سیٹ پر اس طرح ڈھیر ہو گئی جیسے دوسرے لمحے اس کی روح پرواز کر جائے گی۔ شاید اُسے اب ذہنی طور پر

مکمل یقین ہو گیا تھا کہ عمران اُسے قتل کرنے لے جا رہا ہے۔

"ارے ارے، تمہیں تو میں نے دولت گروہ میں ڈراپ کرنا ہے۔ اور دولت گروہ اب قریب آتا جا رہا ہے۔ میں تو دیسے مثال دے کر بات کر رہا تھا۔" عمران نے اس کی حالت دیکھ کر فوٹا ہی کہا اور دکشا نے زور زور سے سانس لینے شروع کر دیے جیسے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی ہو۔

"تم۔۔۔ تم انتہائی خطرناک آدمی ہو۔ کاش میں تمہاری کاریں نہ بیٹھتی۔ تم ہر لمحہ نئی بات کر کے میرا خون خشک کر دیتے ہو پھر دوسری بات کر کے مجھے حوصلہ دے دیتے ہو۔ پلزم مجھے یہیں اتار دو۔ پلزم۔ میں اب پیدل سفر کروں گی مگر لفٹ نہیں لوں گی" دکشا نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں، اتنا بھی غصہ اچھا نہیں ہوتا۔ بس اب دولت گروہ آنے والا ہے۔ اور تمہاری اطلاع سکے لے بتا دوں کہ میں بھی دولت گروہ ہی جا رہا ہوں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور دکشا نے ایک طویل اطمینان بھرا سانس لیا۔

"مگر تم دولت گروہ میں کہاں ٹھہر دو گی۔" چند لمحوں بعد عمران نے پوچھا۔

"کسی ہوٹل میں رہوں گی اور کہاں رہ سکتی ہوں"۔ دکشا نے چونک کر جواب دیا۔

"لیکن دولت گروہ تو ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ وہاں تو ایسا کوئی ہوٹل نہیں ہے۔ جہاں تم جیسی معزز خاتون رہ سکتے" عمران

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مگر مجھے تو بتایا گیا ہے کہ وہاں انتہائی قدیم کھنڈرات ہیں۔ اور جہاں ایسے کھنڈرات ہوں وہاں تو دنیا بھر کے سیاح کثرت سے آتے جاتے رہتے ہیں تو کیا وہاں سیاحوں کے لئے ہوٹل نہیں بنائے گئے۔" دکشا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ "تمہیں کتنے دن ہوئے ہیں پاکیشیا آئے ہوئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"دور در جوئے ہیں۔ کیوں"۔ دکشا نے چونک کر پوچھا۔ اور لازماً تم پہلی بار آئی ہو گی۔ کس نے تمہیں دولت گروہ کے کھنڈرات کے بارے میں بتایا ہے"۔ عمران نے کہا۔ "ہوٹل رہیں بویں ایک ایجوکیشن مسٹر پیرڈ نے بتایا تھا۔ اس نے مجھے چار سونے کے قدیم سکے بھی دکھائے تھے۔ جو اس نے وہاں سے حاصل کئے تھے۔ بے حد قیمتی سکے تھے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ جو سکتا ہے مجھے اس سے بھی زیادہ سکے مل جائیں۔ اس نے مجھے نقشے کی مدد سے دولت گروہ کا مقام بھی دکھایا تھا۔ اور یہ بھی بتایا تھا کہ وہاں جانے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں آیا۔ اور قسمت یاد دہی کر جائے تو پھر وارے نیارے ہو جاتے ہیں"۔ دکشا نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"اس مسٹر پیرڈ نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ تم دولت گروہ میں کہاں ٹھہر سکتی ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں بتایا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اگر مجھے رہائش کے بارے

میں کوئی تکلیف محسوس ہوتی وہاں ایک صاحب کے پاس جا سکتی ہوں۔ وہ رچرڈ کا پرانا دوست ہے اور اس علاقے کا لارڈ ہے۔ اس کا نام اس نے ایک کارڈ پر لکھ کر دیا تھا۔ کچھ عجیب سا نام تھا۔ لیکن میں نے سوچا کہ میں پہلے ہوشل میں ٹھہروں گی۔ کسی اجنبی کے پاس جانے سے ہوشل میں ٹھہرنا بہتر ہے۔ مگر اب تم کہہ رہے ہو کہ ہوشل ہی نہیں ہے وہاں۔ _____ ڈکشانے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”وہ کارڈ کہاں ہے جس پر اس لارڈ کا نام لکھا ہوا ہے۔“
 عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں پوچھا تو ڈکشانے جلد ہی سے اپنی جیکٹ کی ایک جیب کی زپ کھولی اور اس کے اندر سے ایک چھوٹا سا کارڈ نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے کارڈ لیا اور اُسے پڑھنے لگا۔ اس پر نواب ارسلان کا نام انگریزی میں لکھا ہوا تھا۔

”یہ تو واقعی لارڈ کا نام لکھا ہوا ہے۔ وہاں ہوشل تو نہیں ہیں۔ اس لئے تمہیں رہنا تو اسی لارڈ کے پاس ہی ہوگا۔“ عمران نے کارڈ واپس کر دیا۔

”اگم ہوشل نہیں ہیں تو پھر مجبوری ہے۔ مگر تم وہاں کہاں جا رہے ہو۔“ ڈکشانے کارڈ واپس لینے ہوئے کہا۔

”تم کچھ خوف زدہ ہونا شرمزدہ ہو جاؤ گی۔“ عمران نے مسکرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کارڈ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے والی سڑک کی طرف موڑ دیا۔ کیونکہ یہی سڑک دولت گڑھ کو جاتی تھی۔ جہاں واقعی قدیم کھنڈرات موجود تھے۔ لیکن شاید محکمہ آثار

قدیم دہانوں نے انہیں کوئی اہمیت نہ دی تھی اس لئے ان کھنڈرات کے بارے میں کوئی نہ جانتا تھا۔ اور شاید اسی بات نے عمران کو چونکا دیا تھا کہ ایک غیر ملکی آخر کس طرح ان کھنڈرات کے بارے میں جانتی ہے۔ عمران نے بس صرف ان کے بارے میں سنا تھا۔ خود وہ وہاں کبھی نہ گیا تھا۔ کیونکہ کھنڈرات قصبے سے کافی فاصلے پر تھے۔ نواب ارسلان کا نام بھی اس نے پہلے کبھی نہ سنا تھا۔ دولت گڑھ میں البتہ حکیم عثمانی صاحب رہتے تھے۔ جن کی ساری عمر قدرتی جڑی بوٹیوں پر دیسرچ کرنے میں گزری تھی۔ اور اس سلسلے میں انہوں نے پوری دنیا گھوم ڈالی تھی۔ اور ان جرطی بوٹیوں پر انتہائی مفید دیسرچ کی وجہ سے انہوں نے ایسی ایسی ادویات ایجاد کی تھیں جو پوری دنیا میں انتہائی مہلک بیماریوں کے خلاف انتہائی کارآمد ثابت ہو رہی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ حکیم عثمانی صاحب جنہیں غیر ملکی پر دخیسر عثمانی کے نام سے جانتے تھے پوری دنیا میں ان کی دیسرچ کا شہرہ تھا۔ پروفیسر عثمانی اب بے حد بوڑھے ہو چکے تھے۔ دولت گڑھ ان کا آبائی قصبہ تھا یہاں ان کی کھوڑی سیڑھی بھی تھی۔ اس لئے اب وہ گزشتہ کئی سالوں سے یہاں دولت گڑھ میں ہی قیام پذیر تھے۔ عمران جب کبھی فارغ ہوتا تھا تو پروفیسر عثمانی کے پاس جلا جاتا اور پھر جڑی بوٹیوں پر ان کی بے پناہ دیسرچ سے مستفید ہوتا۔ پروفیسر عثمانی بھی اُسے اپنے بیٹوں کی طرح جانتے تھے۔ کیونکہ ان کا ایک بیٹا تھا۔ جوانی میں ہی اپنے والدہ سمیت ایک کارائیکڈنٹ میں ہلاک ہو گیا تھا۔

اور تب سے پروفیسر عثمانی ایسے ہی رہتے تھے۔ اور انہوں نے اپنے آپ کو مکمل طور پر جرّی بوٹیوں کی ریسرچ میں ہی غرق کر لیا تھا یہاں اپنے حویلی نما مکان میں بھی وہ اسی ریسرچ میں مصروف رہتے تھے۔ اب چونکہ وہ خود سفر نہ کر سکتے تھے۔ لیکن ان کے رابطے پوری دنیا میں ایسے افراد سے تھے جو جنگلوں سے نئی سے نئی جرّی بوٹیاں لے کر انہیں روانہ کرتے رہتے تھے۔ اور وہ اس کے بدلے میں انہیں بتا دے کہ وہاں کتنا سودا کر سکتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ان کا کام اس عمر میں بھی سہولت سے جاری رہتا تھا۔ مختلف ادویات جو ان کی ایجاد کردہ تھیں اور یورپ اور امریکہ بڑی بڑی ادویات ساز کمپنیاں انہیں تیار کرتی تھیں۔ وہ انہیں اس کی رانٹلی ادا کرتی تھیں۔ جو اس قدر کثیر رقم بن جاتی تھی کہ پروفیسر عثمانی امیرانہ ٹھکانے باٹھ سے زندگی گزارتے تھے۔ عمران آج کل بھی فارغ تھا۔ اور صبح اس نے ایک فارن اخبار میں پروفیسر عثمانی کا ایک نیا مضمون پڑھا تھا۔ چنانچہ اس نے پروفیسر عثمانی سے فون پر بات کی اور پروفیسر عثمانی نے اُسے آنے کے لئے کہا تو عمران کا دلے کردولت گرٹھ کی طرف روانہ ہو گیا۔ جہاں راستے میں اس نے ڈکشا کو لفٹ دی تھی۔

"تو۔۔۔ تو۔۔۔ تم واقعی قبرستان جا رہے ہو۔۔۔ ڈکشانے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسے تم قبرستان ہی کہہ سکتی ہو۔ جرّی بوٹیوں کا قبرستان۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے دیکھا تھا کہ ڈکشا ایک

سیدھی سادھی اور معصوم سی لڑکی ہے۔ جو جلد ہی انتہائی خوف زدہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس نے اب اس سے اس قسم کا مذاق نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

"جرّی بوٹیوں کا قبرستان"۔ ڈکشا اور زیادہ حیران ہو گئی۔

"میرے ایک کرم فرما میں۔ پروفیسر عثمانی۔ وہ جرّی بوٹیوں پر ریسرچ کرتے ہیں۔ ان کی کوکھی میں ہر طرف دنیا بھر سے آتی ہوئی عجیب و غریب قسموں کی جرّی بوٹیاں پڑی نظر آتی ہیں۔ جو سوکھ کھانگل ڈھانچوں کی طرح ہو جاتی ہیں۔ اس لئے میں انہیں جرّی بوٹیوں کا قبرستان کہتا ہوں۔ میں ان سے ملنے جا رہا ہوں۔ اگر تم کہو تو میں تمہیں ان سے ملوا سکتا ہوں۔ انتہائی شفیق اور مہذب انسان ہیں۔ عمران نے کہا۔

"جرّی بوٹیوں پر ریسرچ۔ پروفیسر عثمانی۔ ادہ ادہ۔ یہ وہی پروفیسر عثمانی تو نہیں جن کی دوا۔ امارگ۔ کینسر کے علاج کے لئے ابھی حال ہی میں متعارف کرائی گئی ہے۔" ڈکشانے کہا۔ اور عمران ڈکشا کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ مگر تم کیسے جانتی ہو۔" اس بار حیران ہونے کی باری عمران کی تھی۔

"میں جس کمپنی میں کام کرتی ہوں۔ وہ یہ دوا بناتی ہے۔ میسرز انٹی ماگ اینڈ کمپنی۔ دنیا بھر میں ادویات بنانے کی بڑی کمپنیاں ہیں سے ایک ہے۔ میں اس کے ریسرچ شعبے میں ریکارڈنگ کرتی ہوں۔ اس لئے میں جانتی ہوں کہ یہ دوا کسی پروفیسر عثمانی کی ایجاد کردہ ہے۔

اور ہماری کمپنی نے اس کا نسخہ خریدا ہے۔ لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا۔ کہ پروفیسر عثمانی یہاں پاکیشیا میں یا دولت گڑھ میں رہتے ہیں۔ میں سمجھی ایکرمیا میں رہتے ہوں گے۔ ڈکشا نے کہا اور مسمران مسکرا دیا۔

”اوہ۔ پھر تو وہ تم سے مل کر بے حد خوش ہوں گے۔ لیکن وہ تمہارے ریڈ صاحب کہیں ناراض نہ ہو جائیں کہ تم ان کے لارڈ ارسلان کے پاس کیوں نہیں بٹھریں۔“ عمران نے کہا۔

”پر ڈ تو مجھے بس اتفاقاً مل گیا تھا۔ اس نے مجھے کہا تھا۔ کہ میں لارڈ ارسلان کو اس کا حوالہ دے دوں تو وہ مجھے اپنے پاس بٹھارے گا اور مجھ سے کوئی کرایہ یا خوراک کے پیسے بھی نہ لے گا۔ اور میں اس نے مجھے ایک خط بھی دیا تھا۔ کہ میں وہ خط لارڈ ارسلان کو دے دوں۔ اور۔۔۔ میں بعد میں اس سے مل کر اُسے خط دے دوں گی۔ لیکن پلیر تم مجھے پروفیسر عثمانی سے ملو اور۔۔۔ میں ان سے ملنا چاہتی ہوں۔ کیونکہ ہماری کمپنی کے ریسرچ سکا لپر پروفیسر عثمانی کے بے حد مددگار ہیں۔ میں ایسے عظیم انسان سے مل کر فخر محسوس کروں گی۔“ ڈکشا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹرڈمیں آرام کسی میں دھنسا ہوا ایک رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا۔ کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ٹرڈمیں نے ہاتھ بڑھا کر ریسور اٹھا لیا۔

”یس۔۔۔ بلیک اینگل۔“ ٹرڈمیں کا ہوجے حد تکمانہ اور مرد تھا۔

”ڈنسی بول رہا ہوں باس۔ اس فیلڈ سے۔“ دوسری طرف سے ایک مژدبانہ آواز سنائی دی۔

”کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔“ ٹرڈمیں نے اُسی طرح سر ہلچے میں پوچھا۔

”باس۔ یہاں ایک خوف ناک گرہوپ پاکیشیا کے خلاف کسی مشن کی تیاری میں مصروف ہے۔ مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے۔ تو میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں۔“ دوسری طرف سے

ایک لمحہ بچکھڑے بغیر مجھے گولی مار دیں گے۔ دوسری طرف سے ڈنسی نے خوف زدہ سے بلجھ میں کہا۔

”میں جانتا ہوں۔ تم فکر نہ کرو۔ تمہارا نام درمیان میں نہ آئے گا۔ تم صرف مجھے اس ماسٹر ٹوڈی کے بارے میں تفصیلات بتا دو۔ باقی کام میں خود کروں گا۔“ ٹرومین نے ہونٹ چبائے ہوئے کہا۔

”باس۔ سارا اس فیلڈ اس کے نام سے واقف ہے۔ وہ لکی سٹار گیم ہاؤس کا مالک ہے اور وہیں رہتا ہے۔ وہاں آپ جس سے بھی پوچھیں گے۔ وہ آپ کو اس کے متعلق بتا دے گا۔ اس فیلڈ کا مشہور غنڈہ ہے۔“ ڈنسی نے کہا۔ اس کا اہم بتا رہا تھا کہ وہ اب ٹرومین کو اطلاع دے کر چھٹا رہا ہے۔

”او۔ کے۔ پھر تم بھول جاؤ کہ تم نے مجھے کوئی اطلاع دی ہے۔“ ٹرومین نے کہا اور دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

پھر تقریباً تین گھنٹے بعد اس کی ٹیکسی لکی سٹار گیم ہاؤس کی عمارت کے سامنے رکی اور ٹرومین باہر آ گیا۔ اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دیا۔ اور مرکز تیز تیز قدم اٹھاتا گیم ہاؤس کے صدر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ گیٹ پر دو ضخیم شیعیم فنڈے کھڑے ہوئے جانے والے کو بڑی تیز نظروں سے گھور رہے تھے۔ ٹرومین کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے اور جدید تراش کا تھری چیس سوٹ تھا۔ آنکھوں پر قیمتی نگلی تھی۔ اور ہاتھ میں انتہائی قیمتی ترکی سگاروں کا ڈبہ۔ وہ اپنے لباس طے اور بال ڈھال سے واقعی کوئی لارڈ لنگ رہا تھا۔ اس نے جیسے ہی

کہا گیا اور ٹرومین ایک لمخت سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔
”پاکیشیا کے خلاف مشن۔ کون سا گروپ ہے۔“ ٹرومین نے حیران ہو کر پوچھا۔

”باس۔ یہاں اس فیلڈ میں ایک انتہائی خطرناک گروپ ہے۔ جسے کلوز کہتے ہیں۔ انتہائی خوف ناک مجرموں اور پیشہ ور قاتلوں کا گروپ ہے۔ اور بھاری معاوضے پر بڑے کام کرتا ہے۔ اس گروپ کا ایک رکن ماسٹر ٹوڈی ہے۔ اس کا ملازم میرا دوست ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ ماسٹر ٹوڈی کسی مشن کے سلسلے میں گروپ کے ساتھ پاکیشیا جا رہا ہے۔ میں اس کی بات سن کر چونک پڑا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ پاکیشیا کے خیر خواہ ہیں۔ چنانچہ میں نے مزید سرکدینے کی کوشش کی مگر اس ملازم کو مزید کچھ معلوم نہ تھا۔“ ڈنسی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”یہ ماسٹر ٹوڈی کہاں ہوتا ہے۔“ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

”اس فیلڈ میں باس۔ یہاں کا مشہور ترین غنڈہ ہے۔ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔“ ڈنسی نے جواب دیا۔
”تم اس کی ٹھکانا کرو۔ میں اس فیلڈ پہنچ رہا ہوں۔ تاکہ وہ میرے آنے سے پہلے نہ چلا جائے۔ میں چارٹرڈ طیارے سے دو گھنٹے کے اندر پہنچ رہا ہوں۔“ ٹرومین نے کہا۔

”مگر باس یہ انتہائی خطرناک گروپ ہے۔ اور میں نے یہاں مستقل رہنا ہے۔ اگر انہیں میرے متعلق معلوم ہو گیا تو پھر وہ

یہاں شاندار ہوشی، کلب اور رستوران بھی جگہ جگہ موجود تھے۔ اور ان جوئے خانوں کی وجہ سے یہ دیاست جرائم میں بھی سرنہرست تھی یہاں کے غنڈے اپنے آپ کو ایکرمیا کے سب سے بڑے غنڈے سمجھتے تھے۔ لیکن ٹرمین جانتا تھا کہ ان غنڈوں کا دائرہ کار صرف اس فیلڈ تک ہی محدود رہتا تھا۔ وہ یہاں آپس میں ہی لڑتے بھڑتے اور ایک دوسرے پر دعب جمانے تک ہی محدود رہتے تھے یہاں ایسی تنظیمیں نہ ہوتی تھیں۔ جن کے جرائم کے جال پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہوں۔ یہی وجہ تھی کہ ڈنسی نے جو اس فیلڈ میں اس کا خزانہ ایک چھوٹا سا غنڈہ تھا۔ اُسے جب یہ اطلاع دی کہ یہاں کا کوئی گروپ پاکیشیا میں کوئی مشن پورا کرنے جا رہا ہے تو وہ بے حد حیران ہوا تھا۔ کہ یہاں اس فیلڈ میں ایسا کون سا گروپ پیدا ہو گیا ہے جو بین الاقوامی سطح پر کام کرنے لگ گیا ہے۔ چونکہ عمران کی وجہ سے اُسے پاکیشیا سے ایک قلبی تعلق پیدا ہو گیا تھا۔ اس لئے وہ فوری طور پر ناراک سے یہاں پہنچا تھا۔ تاکہ ان لوگوں سے اصل مشن کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم کر سکے کہ یہ مشن یہاں کے کس گروپ کو کس نے سونپا ہے۔ دفتر کا دروازہ بند تھا اور دروازے کے باہر ایک مسلح نوجوان بڑے چوکنا انداز میں کھڑا تھا۔ وہ بڑی کینہ توڑ نظروں سے اپنی طرف بڑھتے ہوئے ٹرمین کو دیکھ رہا تھا۔

”کون ہو تم۔ اور ادھر کیوں آ رہے ہو۔ واپس جاؤ۔“
ٹرمین کے قریب پہنچنے پر اس نوجوان نے انتہائی گزشت لہجے میں

وہ گیٹ کے قریب پہنچا دونوں دربانوں نے تھک اُسے مودبانہ سلام کیا اور ایک نے جلدی سے دروازہ کھول دیا۔ ٹرمین سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اور ایک طرف بنے ہوئے ویسٹ وغیرہ کاؤنٹر کی طرف بڑھتا گیا۔ ہال میں جوئے کی جدید مشینیں دیواروں کے ساتھ نصب تھیں۔ اور جوئے کی میزیں بھی ہال کے درمیان لگی ہوئی تھیں۔ اور وہاں جو کھیلنے والوں کا خاصہ دلکش تھا۔ جن میں عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ تھی۔ ویسے ہال میں موجود افراد اعلیٰ سوسائٹی کے لگتے تھے۔ ان میں زیر زمین دنیا کے افراد نسبتاً کم تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ یکم ہاؤس اعلیٰ سوسائٹی کے لئے بنایا گیا ہے۔

”ماسٹر ٹوڈی سے کہو۔ ناراک سے الفانسو آیا ہے۔“ ٹرمین نے سکارا کا کش لیتے ہوئے کاؤنٹر پر کھڑی خوب صورت۔ لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”بائیں طرف رامباری کے آخر میں ان کا دفتر ہے۔ اور وہ دفاتر میں موجود ہیں۔“ لڑکی نے مودبانہ نالہ میں ٹرمین سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ٹرمین سر ہلاتا ہوا دائیں طرف جی ہوئی رامباری کی طرف بڑھ گیا۔ اس فیلڈ ایکرمیا کی ایک چھوٹی دیاست تھی لیکن اپنے جوئے خانوں کی وجہ سے پورے ایکرمیا میں مشہور تھی۔ اور پورے ایکرمیا سے لوگ جو کھیلنے اس فیلڈ آتے رہتے تھے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ یہاں اس قدر تعداد میں جوئے خانے موجود تھے کہ شاید اتنی تعداد میں پورے ایکرمیا میں نہ ہوں گے۔ جوئے خانوں کی وجہ سے

ٹرومین سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے پہلے تم سے باقاعدہ تعارف کرنا پڑے گا۔
مجھے۔“ ٹرومین نے جیتے ہوئے کہا۔

”خود ادا پس چلے جاؤ۔ ورنہ بتلیں باہر نکال دوں گا۔“ نوجوان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بڑی طرح خچتا ہوا اچھل کر چار قدم در دربارہاری میں جا کر۔ اس کے گال پر پڑنے والے بھرپور کھپڑ کی آواز سے راہدار ہی گونج اٹھی تھی اور ٹرومین نے منہ بنا تے ہوئے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ اور ٹرومین اطمینان سے اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک وسیع و عریض کمرہ تھا۔ جسے بیک وقت دفتر اور ڈرائنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک بڑے صوفے پر دو مسلح آدمی بیٹھے شراب پینے اور باتوں میں مصروف تھے۔ جب کہ بڑی اور بھاری میز کے پیچھے ایک تنگے سرور بڑی بڑی مونچھوں والا — آدمی جس کا جسم گینڈے کی طرح پلا ہوا تھا۔ آرام کسی پر اس طرح بیٹھا ہوا تھا۔ کہ اس نے دونوں ٹانگیں میز پر رکھی ہوئی تھیں۔ اس گینڈے نما آدمی کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی۔ ٹرومین کے اندر داخل ہوتے ہی وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ اُسی لمحے دروازہ کھلا اور باہر موجود نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔

”باس۔ باس۔ یہ زبردستی اندر آ گیا ہے۔“ نوجوان نے اس گینڈے نما آدمی سے مخاطب ہو کر کہنا شروع ہی کیا تھا کہ ایک نخت اس گینڈے نما آدمی نے اپنا دوسرا ہاتھ اٹھایا اور

اس کے ساتھ ہی وہ نوجوان خچتا ہوا عقب میں بند ہوتے دروازے سے نکل آیا اور پھر نیچے گر کر ترپٹے لگا۔

”ہونہ۔ جو کسی کو روک نہ سکے اس کے زندہ رہنے کی کیس مزدورت ہے۔ مورٹی اس کی لاش اٹھا کر باہر پھینک دو۔“ اس گینڈے نما آدمی نے عزتے ہوئے کہا۔ اور صوفے پر بیٹھا ہوا ایک آدمی تیزی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور پھر جھک کر اس نے اس پھر کتے ہوئے نوجوان کی گردن پکڑی اور ایک جھٹکے سے اُسے باہر راہدار ہی میں اچھال کر اس نے دھماکے سے دروازہ بند کر دیا۔ نوجوان کے سینے میں گولی لگی تھی۔ اور اس کے سینے سے نکلنے والا خون قالین میں جذب ہو گیا تھا۔ ٹرومین اس دوران بڑے اطمینان سے چلتا ہوا ایک طرف رکھ ہوئے صوفے پر بیٹھ کر سگار کے کش لینے میں مصروف ہو گیا۔ اس گینڈے نما غنڈے اور اس کے ساتھیوں کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ ماسٹر ٹوڈی کے ایک ہاتھ میں دیوالیہ اور دوسرے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی۔ اور اس کی سرخ آنکھیں ٹرومین پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے وہ نظروں ہی نظروں میں ٹرومین کو توں رہا ہو۔ جب کہ ٹرومین چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لئے بڑے اطمینان سے سگار پینے میں اس طرح مصروف تھا جیسے وہ یہاں آیا ہی سگار پینے ہو۔

”ہونہ۔ کوئی خاص چیز گتے ہو۔“ ایک نخت ماسٹر ٹوڈی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس پر شاید ٹرومین کی اس بے نیازی

نے خاصا اثر چھوڑا تھا۔

"صرف گفتا ہی نہیں بلکہ ہوں بھی سہی۔ ماسٹر ٹوڈی۔ کبھی ناواک کے الفانسو کا نام سنا ہے تم نے؟"۔ ٹرومین نے سکار کا کش لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"الفانسو۔ جو بہنہ۔۔۔ سجانے تم جیسے کتنے الفانسو یہاں سڑکوں پر دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ یہ واس فیلڈ ہے۔ واس فیلڈ"۔ ماسٹر ٹوڈی نے یک لخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پھیلی ہوئیں اپنی ٹانگیں سمیٹیں اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ جسمانی لحاظ سے وہ واقعی خاصا جاندار آدمی لگ رہا تھا۔ اس کے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہی ٹرومین کے سامنے صوفے پر بیٹھے ہوئے دونوں آدمی بھی ایک جھکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اب ان کے ہاتھوں میں بھی دیوالور نظر آنے لگ گئے تھے۔ جو انہوں نے اٹھتے ہوئے سائیڈ ہولسروں سے کھینچ کر نکالے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم کنویں کے ایک حیر سے مینڈک ہو۔ انتہائی حیر سے۔ جو صرف کنویں کے اندر گھوم گھوم کر مٹا رہتا ہے۔"۔ ٹرومین نے سکار کا کش لیتے ہوئے انتہائی ستھرا نہ لہجے میں کہا۔

"تم۔۔۔ تمہاری یہ جرأت"۔ ماسٹر ٹوڈی یک لخت بھرک اٹھا۔ مگر دوسرے لمحے کمرہ بے درپے دھماکوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ٹرومین کا وہ ہاتھ جو مستقل اس کے کوٹ کے

اند تھا۔ بجلی کی سی تیزی سے باہر آیا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں موجود جھوٹے مگر جدید ماڈل کے مشین پشٹل نے نہ صرف ماسٹر ٹوڈی کے ہاتھ میں موجود دیوالور اڑا دیا تھا بلکہ پلک جھپکنے میں سامنے کھڑے دونوں دیوالور بردار آدمی بھی جیتے ہوئے پشٹل کے بل صوفے پر گرے اور صوفے سمیت پیچھے الٹ گئے۔ یہ چیخیں ان کے حلق سے نکلی تھیں۔ جب کہ ماسٹر ٹوڈی حیرت سے منہ کھولے بت بنا کھڑے کا کھڑا رہ گیا تھا۔ یہ تمام کارروائی پلک جھپکنے میں مکمل ہوئی اور اس کے ساتھ ہی ٹرومین کا ہاتھ دوبارہ اس طرح جیب میں غائب ہو گیا جیسے جیب سے باہر آیا ہی نہ ہو۔ اور ٹرومین پہلے جیسی بے نیاز سی سے سکار کے کش لینے میں مصروف ہو گیا۔ صوفے سمیت الٹ کر گرنے والے دونوں آدمی چند لمحے تو پ کر ساکت ہو گئے تھے۔ ٹرومین صوفے پر بیٹھا اسی طرح سکار کے کش لینے میں مصروف تھا۔

"الطینان سے بیٹھ جاؤ ماسٹر ٹوڈی۔ ورنہ تم پلک بھی نہ چسکا سکو گے اور گولی تمہارے دل میں سوراخ کر دے گی۔ میں تم سے لڑنے نہیں آیا۔ صرف چند باتیں کرنے آیا ہوں۔"۔ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بت بنے کھڑے ماسٹر ٹوڈی نے یک لخت ایک طویل سانس لیا۔ اور پھر وہ قدم ہٹھاتا آگے بڑھا اور ایک سائیڈ پر رکھی کسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے پہرے پر اب سپاٹ ہیں ابھر آیا تھا۔

"تمہاری یہ حرکت بتا رہی ہے کہ تم واقعی کوئی خاص چیز ہو۔"

”مہربان کس نے بتایا ہے کہ میں نے پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کرنا ہے۔“
ماسٹر ٹوڈی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”پھر وہی گھٹیا بات۔ ایسی باتیں تھرڈ کلاس لوگ پوچھا کرتے ہیں۔“
ٹرومین نے بڑا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ابھی اس کا فقرہ مکمل
ہی ہوا تھا کہ کرسی پر بیٹھا ہوا ماسٹر ٹوڈی ایک ٹنٹ بجلی کی سی تیزی سے
اچھل کر ٹرومین پر آیا۔ اس نے اپنے طور پر انتہائی برقی رفتار سے
حملہ کیا تھا۔ لیکن ٹرومین شاید پہلے سے ہی اس کی اس حرکت کے لئے

تیار تھا۔ اس نے جیسے ہی ماسٹر ٹوڈی کے جسم نے حرکت کی ٹرومین
چکنی چھلی کی طرح اچھل کینچے قاتلین پر گر گیا۔ اور دوسرے لمحے کمرہ
صوفے کی چوڑی ٹاٹ سے گونچ اٹھا۔ بھاری بھر کم ماسٹر ٹوڈی صوفے
سمیت ہی فرش پر جا گرا۔ اس نے تڑپ کر اٹھنا چاہا ہی تھا۔ کہ

ٹرومین نے دونوں ہاتھ آگے کئے اور پھر جس طرح ویٹ لفٹرز نے
اٹھا کر کھڑے ہوتے ہیں اس طرح ٹرومین بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اور
گینڈے جیسا بھاری بھر کم ماسٹر ٹوڈی اس کے دونوں ہاتھوں پر
اٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی کمرہ ایک اور زوردار دھماکے اور
ماسٹر ٹوڈی کی چیخ سے گونچ اٹھا۔ ٹرومین نے پوری قوت سے اُسے
سامنے والی دیوار سے دے مارا تھا۔ اور ماسٹر ٹوڈی ایک دھماکے
سے دیوار سے ٹکرا کر گینچے گر گیا تھا کہ ٹرومین قدم بڑھا کر اس کی
طرف گیا۔ اور پھر کمرہ ماسٹر ٹوڈی کے ملنے سے نکلنے والی مسلسل چیخوں
سے گونچ اٹھا۔ ٹرومین کی دونوں لائیں مشین کی سی تیزی سے
حرکت کر رہی تھیں۔ اور اچھل اچھل کر باری باری پوری قوت سے

بہر حال بولہ کون ہو تم اور کیوں آتے ہو۔ ماسٹر ٹوڈی نے
سپاٹ بچے میں کہا۔ اور ٹرومین بے اختیار مسکرا دیا۔
”گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے۔ کام کے آدمی ہو۔ خواہ مخواہ یہاں
کنویں میں پڑے اپنی زندگی خراب کر رہے ہو۔“ ٹرومین
نے سکار کو قاتلین پر پھینک کر اُسے بوٹ کی ایٹری سے ملتے جوتے
مسکرا کر کہا۔

”تم جو کوئی بھی ہو۔ میری بات سن لو۔ میں تم سے خوف زدہ نہیں
ہوں۔ میں صرف تمہاری اصلیت جاننا چاہتا ہوں۔ ورنہ جس طرح
تم نے گولیاں چلائی ہیں اس سے زیادہ تیز رفتار سے میں
خاترنگ کر سکتا ہوں۔“ ماسٹر ٹوڈی نے ہونٹ پھینچ کر ادا
ایک ایک لفظ چبا کر بولتے ہوئے کہا۔

”سنو ماسٹر ٹوڈی۔ باقیوں سے کتنے چیھننا گیدڑوں کا کام
نہیں ہوتا۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم اور تمہارے گروپ نے
پاکیشیا میں کوئی مشن حاصل کیا ہے۔ جب کہ براعظم ایشیا کا تمام
کام صرف الفاسو کے لئے ہی مخصوص ہے۔ مافیا۔ ریڈ ڈرگز۔
اور بلیک کنٹرول جیسی تنظیمیں بھی پاکیشیا میں الفاسو کی مرضی کے
بغیر کوئی بڑا کام نہیں کر سکتیں۔“ ٹرومین نے انتہائی
سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور اس نے جن تعظیموں کے نام گنوائے تھے
انہیں سن کر ماسٹر ٹوڈی کے چہرے پر پہلی بار قدرے خوف کے
تاثرات نمودار ہوئے تھے۔ کیونکہ یہ ایسی تنظیمیں تھیں۔ جن کی
شہرت بین الاقوامی تھی۔

کر اپنے لگا۔ اس نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی۔

”بیٹھے رہو۔ اگر تم نے اٹھنے کی کوشش کی تو پیشانی میں گولی مار دوں گا۔ پہلے بھی تمہاری وجہ سے میرا کافی وقت ضائع ہو گیا ہے۔ بولو کیا مشن ہے تمہارا پاکیشیا میں کس نے دیا ہے تمہیں مشن؟“

ٹرومین نے اس بار مشین پشیل نکال کر ماسٹر ٹوڈی کی کینٹی پر رکھ کر انتہائی سرد پلچے میں کہا۔ اور شاید پہلی بار ماسٹر ٹوڈی کے کپڑے پلچے اور زخمی چہرے پر خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

”چیف کو معلوم ہوگا۔ مجھے نہیں معلوم۔“ چیف نے مجھے صرف اتنا بتایا تھا کہ پاکیشیا میں کوئی مشن ہے۔ اور میں پاکیشیا جانے کی تیاری کروں۔ دو روز بعد ہم نے جانا ہے۔“ ماسٹر ٹوڈی نے جواب دیا۔

”چیف کون ہے تمہارا؟“ ٹرومین نے پوچھا۔

”رائف۔ رائف چیف ہے کلر زکا۔ رائف بار کا مالک۔“

لیکن وہ کسی کو نہیں ملتا۔ اور نہ کوئی جانتا ہے کہ وہ کہاں ہوتا ہے۔ بس اس کے فون آتے ہیں۔“ ماسٹر ٹوڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مشن کیا ہے۔ تم نے پوچھا تو ہوگا۔“ ٹرومین نے پوچھا۔

”نہیں۔ ہم نے کبھی نہیں پوچھا۔ چیف جیب مناسب سمجھتا ہے۔ خود ہی بتا دیتا ہے۔ ہمارا کام صرف اس کی ہدایات کی تعمیل کرنا ہوتا ہے۔ اور ہمیں بھاری معاوضہ مل جاتا ہے بس۔“

ماسٹر ٹوڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ماسٹر ٹوڈی کے جسم پر ضربیں لگتا چلا جا رہا تھا۔ ماسٹر ٹوڈی نے اپنے آپ کو بچانے اور ٹرومین کی کوئی ٹانگ پکڑنے کی بے حد کوشش کی لیکن ٹرومین تو پارے میں تبدیل ہو چکا تھا۔ اور چند لمحوں بعد ہی ماسٹر ٹوڈی کے حلق سے نکلنے والی کراہیں بند ہو گئیں اور اس کا حرکت کرنا ہوا جسم ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس کا چہرہ زخموں سے بھر گیا تھا۔

”ہو نہ ہو غنڈے بنے پھرتے ہیں نائنس۔“ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے جھک کر ایک بار پھر ماسٹر ٹوڈی کو اٹھایا اور لاکر اس نے اسے اس کمری پر پھینک دیا جس پر حملہ کرنے سے پہلے ماسٹر ٹوڈی بیٹھا ہوا تھا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ تو ٹرومین نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھالیا۔

”بس۔“ ٹرومین نے غراتے ہوئے پلچے میں کہا۔

”گگ۔ گگ۔ کون۔ کون بول رہا ہے۔“

”میں مائی سن بول رہا ہوں۔ سپیشل ٹیم روم سے۔“ دوسری طرف سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی۔

”تمہارا پاس میرے ساتھ انتہائی اہم گفتگو میں مصروف ہے۔ مجھے۔ اس لئے اب ڈسٹرب نہ کرنا۔“ ٹرومین نے غراتے ہوئے کہا۔

اور ریسیور کریٹل پر ہنچ دیا۔ پھر اس نے پوری قوت سے ماسٹر ٹوڈی کے چہرے پر لگا ہاتھ پشیر مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ماسٹر ٹوڈی چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ بری طرح

کر ٹیکسی ڈرائیور کی طرف پھینک دیا۔

"باقی بھی رکھ لو" — ٹرومین نے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور نے خوشی سے ہاتھیں پھاڑتے ہوئے اُسے سلام کیا اور ٹیکسی کو بیک کر کے وہ تیزی سے اُسے موڑ کر آگے لے گیا۔ ٹرومین نے کال میل کے بٹن پر انگلی رکھ کر اُسے پریس کیا اور پھر اطمینان سے کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد بھاگ کی جھوٹی سی کھڑکی کھلی اور ایک سات آٹھ سالہ بچی باہر آگئی۔ اس کے جسم پر میلا اور مسلا ہوا لباس تھا۔ ادب کی حالت بھی کچھ زیادہ اچھی نظر نہ آ رہی تھی۔ وہ حیرت سے ٹرومین کو دیکھنے لگی۔

"پارسن تمہارا ڈیڈی ہے" — ٹرومین نے بچی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس سر۔ مگر ڈیڈی تو بیمار ہیں" — بچی نے جواب دیا۔ "بیمار ہیں۔ کب سے۔ کہاں ہیں۔ ہسپتال میں ہیں" — ٹرومین نے چونک کر پوچھا۔

"گھر پر ہیں جناب۔ کافی عرصے سے بیمار ہیں۔ آپ کون ہیں؟" — بچی نے کہا۔

"میں تمہارا اکل ہوں۔ نانا اک میں رہتا ہوں۔ جاؤ ڈیڈی سے کہو کہ اکل ٹرومین آئے ہیں" — ٹرومین نے ہونٹ چلتے ہوئے کہا۔ اور لوٹی کی تیزی سے مڑ کر اندر چلی گئی۔ یہ ٹرومین کے ایک پرانے دوست پارسن کا گھر تھا۔ پارسن اس کا کلاس فیلو تھا۔ اور وہ ایک ہوٹل میں سپر وائزر تھا۔ ٹرومین جب بھی کسی کام سے

"کیا تم نے اکیلے جانا تھا یا کیرشیا" — ٹرومین نے پوچھا۔ "مجھے نہیں معلوم۔ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ میں تیار رہوں۔ یہ تو دلوں جا کر معلوم ہوتا کہ میں اکیلا ہوں یا کوئی اور ساتھ بھی ہے۔" — ماسٹر ٹوڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ "تم بھی تو چیف کو رپورٹ دیتے ہو گے کس طرح دیتے ہو۔" — ٹرومین نے پوچھا۔

"وہ خود فون کر کے پوچھتا ہے" — ٹوڈی نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرومین نے ٹریگرو دبا دیا۔ دوسرے لمحے ٹوڈی کا جسم بڑی طرح پیڑ کا اور پھر وہ کرسی پر ہی ڈھلک گیا۔ اس کی کھوپڑی میں سوراخ ہو گئے تھے۔

ٹرومین نے مشین پشیل جب میں ڈالا اور تیز تیز قدم بڑھاتا وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر راہداری میں آگیا۔ اس نوجوان کی لاش باہر موجود نہ تھی جسے ماسٹر ٹوڈی نے گولی مار کر باہر پھینکوا دیا تھا۔ شاید اُسے دلوں سے ہٹا لیا گیا تھا۔ بہر حال ٹرومین اطمینان سے چلتا ہوا مل میں پہنچا۔ تو دلوں اُسی طرح جھگمکا رہے تھے۔ ٹرومین خاموشی سے چلتا ہوا گیم ہاؤس سے باہر آگیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور ٹیکسی تیزی سے مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ماسٹر ڈیوید پر ٹیکسی ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی۔ اور پھر ایک متوسط درجے کی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے جا کر ایک گتھی ٹرومین نیچے اترا۔ اور اس نے جیب سے ایک بٹافون نکال

"اللہ کے بندے۔ مجھے خون کی کمی دیا ہوتا۔ میں کوئی غیر تو نہیں ہوں۔" — ٹرڈمین نے غصیلے لہجے میں کہا۔
 "تم بڑے آدمی ہو ٹرڈمین۔ میں نے سوچا پتہ نہیں تم ملو یا نہیں بہر حال چھوڑو اس بات کو یہ بتاؤ کہ کیسے آتا ہوا۔" — پارس نے کہا۔

اس دوران جولین مشروب کی ایک بوتل لے اندر آئی اور اس نے بوتل ٹرڈمین کے سامنے رکھی اور خاموشی سے واپس چلی گئی۔
 پارس کا لڑکا اور وہ چھوٹی بچی پہلے ہی باہر چلے گئے تھے۔
 "تمہیں بیماری کیا ہے اور تم یہاں گھر میں کیوں پڑے ہو۔" ہسپتال میں کیوں داخل نہیں ہوئے۔" — ٹرڈمین نے چونٹ چبائے ہوئے کہا۔

"چھوڑو اس قصے کو۔ بلی کہا فی ہے۔ میری ٹانگوں پر زخم ہیں۔ اور مجھے دھمکی دی گئی تھی کہ اگر میں نے ان کا علاج کر لیا تو مجھے ہی نہیں بلکہ میری بیوی بچوں کو بھی ہلاک کر دیا جائے گا۔ اور وہ لوگ چونکہ ایسا کر سکتے تھے۔ اس لئے میں گھر پڑا ہوا ہوں۔ اور زخم اب تقریباً خواب ہو چکے ہیں۔" — پارس نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ کون لوگ ہیں وہ۔ اور انہوں نے ایسا کیوں کیا ہے۔ کیا تمہارا کسی سے جھگڑا ہو گیا تھا۔ تم تو ایسے معاملات میں آتے ہی نہیں تھے۔" — ٹرڈمین نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ بس مجھ سے معمولی سی گستاخی ہو گئی تھی۔ جس کی مجھے یہ انتہائی ہلکی سی مرزا دی گئی ہے۔ ورنہ وہ لوگ تو انسانوں کو اس

راس خلیڈ آئادہ پارس سے سزور مل کر جاتا تھا اور اب بھی ماسٹر ٹوڈی کو ختم کر کے وہ سیدھا پارس کے گھر اس لئے آیا تھا کہ اُسے یقین تھا کہ پارس لازماً اس رالف کے بارے میں کچھ نہ کچھ جانتا ہوگا کیونکہ ایسے لوگوں کی طرز زندگی ہی ایسی ہوتی ہے کہ چاہے اور کوئی ان کے بارے میں کچھ جانتا ہو یا نہیں۔ جوٹلوں سے متعلقہ افراد ضرور جانتے ہوتے ہیں۔ اور چونکہ اس بار وہ کافی طویل عرصے کے بعد راس خلیڈ آیا تھا۔ اس لئے اُسے معلوم ہی نہ تھا کہ پارس بیمار پڑا ہوا ہے۔

"آئیے اکل۔" — چند لمحوں بعد کچی نے کھڑکی سے باہر بھاگتے ہوئے کہا۔ اور ٹرڈمین جھبک کر بھاگنے کی اس چھوٹی سی کھڑکی میں داخل ہوا۔ اور کچی کے پیچھے چلتا ہوا اندر ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ جہاں ایک عورت اور ایک لڑکا بھی موجود تھے۔ اور لبرتر پر پارس ٹیکے سے پشت لگاتے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔

"ہیلو جولین۔" — ٹرڈمین نے پارس کی بیوی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور اس نے بھی اسی طور پر ہیلو کہا۔
 "کیا ہو گیا ہے تمہیں پارس۔" — ٹرڈمین نے اب پارس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بیمار ہوں۔ گزشتہ دو ماہ سے۔ آڈیٹھو۔ بڑے عرصے بعد آئے ہو۔ غیریت ہے۔" — پارس نے جبراً مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ٹرڈمین ساتھ رکھی کسی پر بیٹھ گیا۔

"میں نے تمہارا انتقام لایا ہے۔ میں لکی سٹار گیم کلب سے ہی آیا ہوں۔ اور وہاں ماسٹر ٹوڈی اور اس کے تین ساتھیوں کی لاشیں چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے ماسٹر ٹوڈی سے کچھ معلومات حاصل کرنی تھیں۔ اس نے اکڑ دکھانے کی کوشش کی۔ اور تم جانتے ہو کہ ٹرومین کے سامنے اکڑ دکھانے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ چنانچہ وہی نتیجہ لکی سٹار گیم کلب میں بھی نکل آیا۔ ٹرومین نے کہا۔

"ادہ ادہ۔ ماسٹر ٹوڈی کو تم نے مار ڈالا۔ ادہ گاڈ۔ وہ واقعی ورنہ تھا۔ انتہائی سفاک اور ظالم ورنہ۔ لیکن ٹرومین تم فوراً ناراگ واپس چلے جاؤ۔ کلرز کو جیسے ہی اس ٹوڈی کی موت کا پتہ چلے گا۔ وہ پاگل کتوں کی طرح تمہاری تلاش میں دوڑ پڑیں گے۔" پارسن نے کہا۔

"تم اس بات کی فکر نہ کرو۔ میں تمہارے پاس صرف یہ معلوم کرنے آیا تھا کہ کلرز کا چیف رالف کون ہے۔ کہاں رہتا ہے۔ یا کہاں مل سکتا ہے۔ مجھے اس کے بارے میں تفصیلات چاہئیں۔ ٹرومین نے کہا۔

"رالف کلرز کا چیف۔ ہاں میں جانتا ہوں اُسے۔ رالف کا نام فرضی ہے۔ اس کا اصل نام جیکب ہے۔ اور وہ اس فیلڈ کا پولیس کمشنر ہے۔" پارسن نے کہا تو ٹرومین بے اختیار اچھل پڑا۔

"پولیس کمشنر اور مجرم تنظیم کا چیف۔" ٹرومین نے

انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں۔ اور مجھے بھی پتہ نہ چلتا۔ لیکن اس کی ایک گول فریڈ ہے جس کے ساتھ وہ ہماری ہوش کے ایک مخصوص کمرے میں آکر رہتا تھا۔ اور اُسے بطور سپر وائزر میں ہی سروس کرتا تھا۔ کیونکہ ہر حال وہ پولیس کمشنر تھا اور ایک روز میں نے اتفاق سے اُسے فون کرتے ہوئے سنا لیا۔ وہ رالف کے طور پر کسی کو احکامات دے رہا تھا۔ تب مجھے اس کی اصلیت کا پتہ چلا۔ لیکن ظاہر ہے۔ میں کسی کو بتا نہ سکتا تھا۔ آج پہلی بار تمہیں بتا رہا ہوں۔" پارسن نے کہا۔

"اچھا۔ یہ بتاؤ کہ کلرز میں اس ماسٹر ٹوڈی کے علاوہ اور کتنے آدمی ہیں۔" ٹرومین نے پوچھا۔

"خاص آدمی چار ہیں۔ ایک ماسٹر ٹوڈی۔ جو رالف کے بعد نمبر ٹو تھا۔ دوسرا مارٹین ہے۔ ٹاپ بار کا مالک۔ تیسرا ٹونی ہے۔ گمرین گیم کلب کا مالک۔ اور چوتھا رانس ہے۔ وہ فری لانس ہے۔ بہر حال اس کا زیادہ اٹھنا بیٹھنا ٹاپ بار میں ہی رہتا ہے۔ باقی ان کے ماتحت سبجانے کتنے لوگ ہوں گے۔ بہر حال اصل گمر گئے ہی ہیں۔" پارسن نے کہا۔

"اد۔ کے۔ اب تم اپنا علاج کراؤ۔ اس لئے کہ آج شام تک کلرز نام کا گروپ لمس صفحہ ہستی سے ختم ہو چکا ہوگا۔ اس لئے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ تو یہ رقم رکھو۔ یہ میں دوستی کی وجہ سے دے رہا ہوں۔ خبردار اگر تم نے انکار کیا۔ کل میں

پھر آؤں گا۔ اور تمہیں فائنل خوشخبری سناؤں گا۔“ ٹردمین نے تیز لہجے میں کہا۔ اور حبیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اس نے پارس کے سر ہانے کے نیچے گھسیڑی اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پارس اُسے آوازیں دیتا رہ گیا۔ لیکن ٹردمین نے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ اور کمرے سے باہر نکل آیا۔

عمران کا رقبہ کی شمالی طرف ایک بڑی حویلی کے کھلے بھاگ سے اندر لے گیا۔ دکشا اس کے ساتھ تھی۔ یہ حویلی نواب اربلاں کی تھی۔ دکشا کو عمران پر دینسر عثمانی کے گھر لے گیا تھا۔ اور پر دینسر عثمانی بھی اس معصوم سی سیاح لڑکی سے مل کر بے حد خوش ہوا تھا۔ دو سرے روز دکشا پر دینسر عثمانی کے ایک ملازم کے ساتھ ان کنڈرات کا چکر لگا آئی تھی۔ لیکن واپسی میں اس کا چہرہ اترا ہوا تھا۔ کیونکہ اُسے ان کنڈرات میں سے کوئی سکھ یا نوادر نہ ملا تھا۔ اور بقول اس کے وہ کنڈرات ایسے تھے کہ دہان سے کسی نوادر کے ملنے کا کوئی امکان ہی نہ تھا۔ اور پھر اس نے اس رچرڈ کو کوسنا شروع کر دیا۔ جس کے کہنے پر اس نے خواہ مخواہ اتنا لمبا سفر بھی کیا تھا۔ چنانچہ جب عمران نے اُسے واپس دارالحکومت لے جانے کی آفر کی تو وہ بے حد خوش

کہ روک کر عمران نیچے اتر آیا۔ دوسری طرف سے ڈکشا بھی نیچے اتر آئی۔ اُسی لمحے ایک ملازم تیزی سے آگے بڑھا۔ اور اس نے عمران کو بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا۔

”لارڈ صاحب سے کہو کہ دارالحکومت سے ان کے دوست ریچرڈ نے ہمیں بھیجا ہے۔“ عمران نے ملازم سے مخاطب ہو کر کہا۔

”آئیے۔ تشریف رکھیے۔ میں لارڈ صاحب کو اطلاع کرتا ہوں۔“ ملازم نے کہا اور پھر وہ انہیں ایک ڈرائنگ روم نما کمرے میں لے گیا کہ وہاں ایس جلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اُسی ملازم نے مشرب کے دو گلاس لاکر انہیں دیتے۔ اور ساتھ ہی یہ اطلاع بھی دے دی کہ لارڈ صاحب تشریف لارہے ہیں۔ اور پھر جیسے ہی انہوں نے مشرب ختم کیا۔ دروازے کا پردہ ہٹا اور ایک بھاری جسامت کا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر مقامی لباس تھا۔ سر کے بال آدھے سے زیادہ غائب تھے۔ چہرہ بارعب تھا۔ لیکن عمران اس کی آنکھیں دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ اس کی آنکھوں میں کوہرے سانپ جیسی چمک تھی۔

”مجھے لارڈ ارسلان کہتے ہیں۔“ اس ادھیڑ عمر آدمی نے اندر داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”مجھ حقیر فقیر پر تقصیر بندہ ناچیز کو علی عمران ولد سر رحمان قوم چٹان کہتے ہیں اور جو کہتے ہیں وہ بالکل سچ ہی کہتے ہیں“

ہوئی اور عمران پر وفیر عثمانی سے اجازت لے کر دارالحکومت کی طرف واپسی کے لئے ان کے مکان سے باہر نکلا ہی تھا کہ اُسے اس نواب ارسلان کا خیال آگیا۔ اور عمران نے کارکارخ قبضہ کی طرف موڑ دیا۔ ایک آدمی سے پوچھ کر وہ نواب ارسلان کی حویلی پہنچ گئے۔ ڈکشا نے پہلے تو اس لارڈ ارسلان کے پاس جانے سے ہی انکار کر دیا کیونکہ نوادرات نہ ملنے کی وجہ سے اب اسے لارڈ ارسلان وغیرہ سے کوئی دلچسپی نہ رہی تھی۔ لیکن عمران نے اُسے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ ریچرڈ کا خط دینے کی وجہ سے لارڈ ارسلان اُسے نوادرات تحفے میں دے دے۔ کیونکہ وہ مقامی آدمی ہے۔ اس نے یقیناً کھنڈرات سے نوادرات پہلے ہی اکٹھے کر لئے ہوں گے تو ڈکشا آمادہ ہو گئی تھی۔ دیے عمران وہ خط پہلے ہی دیکھ چکا تھا۔ وہ ایک سادہ سا خط تھا۔ جس میں صرف اتنا لکھا ہوا تھا کہ اس ڈکشا میری دوست ہے۔ اس کی بھرپور مدد کی جائے۔ اور نیچے ریچرڈ نام کے آدمی کے دستخط تھے۔ اور نام لکھا ہوا تھا۔ لیکن عمران کے ذہن میں اس وقت سے جب سے ڈکشا نے یہ بات کہی تھی کہ وہ کھنڈرات ایسے ہیں کہ ان میں سے کسی نوادرات کے ملنے کا کوئی امکان ہی نہیں ہے۔ ایک خاص زاویے پر سوچنا شروع کر دیا تھا۔ اس کا مطلب تھا۔ کہ اس ریچرڈ نے اس ڈکشا کو کسی خاص مقصد کے لئے لارڈ ارسلان کے پاس بھیجا تھا۔ اور وہ اب اس مقصد کے بائے میں اپنے ذہنی تجسس کے لئے جاننا چاہتا تھا۔ حویلی میں

عمران نے اٹھ کر بڑے معصومانہ لہجے میں کہا۔ اور لاڈلہ ارسلان
عمران کا تعارف سن کر حیرت سے اُسے دیکھنے لگے۔ ان کا انداز
ایسا تھا جیسے وہ عمران کو کوئی پاگل نہ سہی بہر حال کریم فرد
سمجھ رہے ہیں۔

”میرا نام ڈکشا ہے۔ میں ایک برہمن ٹورسٹ ہوں۔ مسٹر ریچرڈ
مجھے ہوٹل میں ملے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ یہاں دولت گوڈھ
کے قریب گھنڈرات میں سونے کے کسے اور قیمتی نوادرات ملتے
ہیں۔ میں نوادرات کی شوقین ہوں۔ اس لئے یہاں آگئی۔ یہ صاحب
راتے میں ملے ہیں۔ انہوں نے ازراہ مہربانی مجھے یہاں تک پہنچا
دیا ہے۔ ریچرڈ نے یہ خط بھی دیا تھا۔ کہ آپ کو دے دوں۔ اس
نے کہا تھا کہ آپ نوادرات سے حصول میں میری مدد کریں گے“
ڈکشا نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی
وہ خط نکال کر بھی اس نے لاڈلہ ارسلان کی طرف بڑھا دیا۔

”ادہ اچھا۔ ریچرڈ نے بھیجا ہے آپ کو ٹھیک ہے۔ بیٹھیں۔ اور
مسٹر علی عمران آپ کی مہربانی آپ نے ہماری مہمان کو یہاں تک
پہنچا دیا۔ اب آپ اگر چاہیں تو واپس جاسکتے ہیں بس ڈکشا
تو ابھی چند روز یہاں ہماری مہمان رہیں گی۔“ لاڈلہ ارسلان
نے خشک لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”سوری۔ میں بھی واپس جا رہی ہوں۔ عمران صاحب مجھے
واپسی میں دارالحکومت ڈراپ کر دیں گے۔ میں نے گھنڈرات
دیکھے ہیں۔ دہان سے نوادرات ملنے کا کوئی امکان ہی نہیں ہے۔

آپ کے پاس بھی میں اس لئے آگئی تھی کہ چلو یہ خط آپ تک پہنچا دوں
عمران کے بولنے سے پہلے مس ڈکشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ارے آپ بے فکر رہیں مس ڈکشا۔ گھنڈرات میں واقعی جید
نوادرات موجود ہیں۔ لیکن ہر شخص انہیں حاصل کر سکتا آپ
ایک دو روز میرے پاس رہیں۔ میں خود آپ کے ساتھ جاؤں گا۔
اور میرا وعدہ کہ اگر آپ کو دہان سے نوادرات ملے تو میں آپ
کو اپنی ملکیت میں موجود نوادرات میں سے معقول حصہ دوں
گا۔ آپ ہماری مہمان ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ آپ ایک برہمن
واپس جاکر دہان پائیشیا کی مہمان نوازی کا گلہ کریں۔“
لاڈلہ ارسلان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”ادہ۔ اگر آپ نوادرات مل جانے کی گارنٹی دے رہے ہیں
تو پھر ٹھیک ہے۔ میں رک جاتی ہوں۔ کیوں عمران صاحب۔“
ڈکشا نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

”بالکل گارنٹی۔ اور ساتھ ہی آنے جانے کا خرچہ بھی دوں گا۔“
لاڈلہ ارسلان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اور۔ کے پھر مجھے اجازت۔“ عمران نے اٹھ کر کھڑے
ہوتے ہوئے کہا۔

”بے حد شکریہ عمران صاحب۔ میری وجہ سے آپ کو غاضبی
تکلیف اٹھانی پڑی۔“ ڈکشا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”خوب صورت خواتین کے لئے تکلیف اٹھانا پاکیشیا میں مردوں
کی ردایت رہی ہے۔ کیوں لاڈلہ ارسلان صاحب۔“ عمران

نے مسکراتے ہوئے لارڈ ارسلان سے کہا اور لارڈ ارسلان نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف دانت نکال دیئے۔ عمران تیز قدم اٹھاتا ہوا آیا۔ اور چند لمحوں بعد اس کی کار لارڈ ارسلان کی حویلی سے نکل کر تیزی سے دوبارہ قصبے کے اس بازار کی طرف جا رہی تھی جہاں ایک کیفے موجود تھا۔ عمران نے کار کیفے کے باہر دوکی۔ اور پھر قدم بڑھاتا وہ کیفے کے بل میں داخل ہو گیا۔ بل تقریباً سنسان بڑا ہوا تھا۔ اکا دکا مقامی لوگ وہاں بیٹھے چائے پینے میں مصروف تھے۔ ایک طرف کاؤنٹر بنا ہوا تھا۔ عمران قدم بڑھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر ایک فون موجود تھا۔

"دارالحکومت ایک کال کمر فی ہے۔" عمران نے کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان سے کہا۔

"کریجیجے۔" نوجوان نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے ریسور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا بلاؤس۔" رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف، جونا موجود ہے۔" عمران نے کہا۔

"ادہ باس آپ۔ جونا موجود ہے۔ بلاؤس اُسے باس۔" دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔ شاید صرف عمران کی آواز سن کر ہی اس کا دل مسرت سے بھر گیا تھا۔

"بلان بلاؤ۔" عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"ہیلو ماسٹر۔ میں جونا بول رہا ہوں۔" چند لمحوں بعد جونا کی آواز ریسور میں سنائی دی۔

"جونا جوزف کو ساتھ لے کر دارالحکومت کے قریبی قصبے دولت گڑھ آجاؤ۔ وہاں کسی سے بھی پروفیسر عثمانی کا مکان پوچھ لینا۔ میں وہیں موجود ہوں گا۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیس ماسٹر۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور عمران نے ادو کے کہہ کر ریسور رکھ دیا۔ اور پھر جیب سے ایک نوٹ نکال کر اس نے کاؤنٹر پر لوانے کی طرف بڑھا دیا۔ اس نے خاموشی سے نوٹ اٹھا یا اور اُسے کاؤنٹر کے نیچے بنے ہوئے خانے میں ڈال کر کال کی رقم کاٹ کر باقی رقم گننے لگا۔

"رہنے دو۔ باقی رقم خود رکھ لینا۔ بس ایک اچھی سی چائے مجھے پلوادو۔ یہیں کاؤنٹر پر ہی۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔ چند لمحے تو وہ اس طرح حیرت سے عمران کو دیکھتا رہا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو۔ کہ واقعی یہ فخرہ عمران نے کہا ہے۔ پھر اس کے چہرے پر یک لخت مسرت کے آثار نمودار ہو گئے۔

"ادہ ادہ۔ بے حد شکریہ جناب۔ میں آپ کے لئے خود چائے بنا کر لاتا ہوں۔" کاؤنٹر پر لوانے نے انتہائی ممنونانہ لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل کر ایک سائینڈ میں بنی ہوئی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے سائینڈ پر ہلکا سا

سٹول کھینچا اور اطمینان سے اس پر بیٹھ گیا۔

"ابھی آرہی ہے جناب۔ آپ پروفیسر صاحب کے مہمان ہیں۔
نوجوان نے واپس آکر کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر
کہا۔

"ہاں۔ پروفیسر صاحب کا خون خراب تھا اس لئے خون کمنے
یہاں آیا تھا۔ ویسے میں نے سنا ہے کہ یہاں کوئی لارڈ ارسلان
صاحب رہتے ہیں۔ اور خاصی دلچسپ شخصیت کے مالک ہیں کیا
تم انہیں جانتے ہو؟" عمران نے کہا۔ اسی لمحے دیوڑنے چائے
کے برتن لاکر میز پر رکھے اور واپس چلا گیا۔ نوجوان نے خود ہی
چائے بنانی شروع کر دی۔

"جی ہاں۔ آپ نے درست سنا ہے۔ وہ اس علاقے کے
بہت بڑے جاگیردار ہیں۔ کافی وسیع علاقہ ان کی ملکیت ہے۔
اس کے ساتھ ساتھ انتہائی مہمان نواز بھی ہیں۔ اکثر غیر ملکی ان
کے مہمان رہتے ہیں۔" نوجوان نے چائے بنا کر عمران کی طرف
بٹھائے ہوئے کہا۔

"غیر ملکی۔ کیا مطلب۔ یہاں اس نواحی علاقے میں غیر ملکیوں کی
آمد کا کیا تعلق؟" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جناب لارڈ ارسلان صاحب سال میں تقریباً آٹھ ماہ غیر ملک
میں ہی رہتے ہیں۔ یہاں وہ کم رہتے ہیں۔ اب بھی وہ ایک ماہ
پہنچے آئے ہیں۔ اس لئے ان کی ذاتی غیر ملکیوں سے زیادہ
ہے۔" نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن آپ کو ان کے بارے میں اس قدر تفصیل کیسے معلوم
ہوئی؟" عمران نے چائے کی چمکی لیتے ہوئے پوچھا۔

"میرے والد نواب صاحب کی زمینوں پر کاردار ہیں اور ہمارا
قیام بھی ان کی چوبلی کے ایک حصے میں ہے۔" نوجوان نے
جواب دیا اور عمران نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ادہ اچھا۔ پھر تو آپ ان کے گھر کے فرد ہی ہوئے۔ ویسے نواب
صاحب کو کس چیز کا زیادہ شوق ہے۔ میں نے سنا ہے کہ نواب
لوگوں کو بڑے عجیب عجیب ٹائپ کے شوق ہوتے ہیں۔" عمران نے
چائے کی چمکیاں لیتے ہوئے مسکرا کر کہا تو نوجوان بے اختیار منس بڑا
"جی ہاں۔ آپ نے درست سنا ہے۔ ویسے نواب صاحب کو کوئی
غیر معمولی یا عجیب قسم کا کوئی شوق نہیں ہے۔ البتہ وہ نوادرات اکٹھا
کرنے کے بے حد شوقین ہیں۔ ان کے پاس دنیا بھر کے عجیب و غریب
قسم کے نوادرات ہیں۔" نوجوان نے جواب دیا۔ تو عمران
چونک پڑا۔

"کس ٹائپ کے نوادرات۔ نوادرات کا تو مجھے بھی بے حد شوق
ہے۔" عمران نے کہا۔

"ہر قسم کے نوادرات۔ سکے۔ قدیم برتن۔ قدیم عیسے۔ قدیم تعمیراتی
سامان۔ قدیم ہتھیار۔ اور بنائے کیا کیا ہے ان کے پاس۔"
نوجوان نے کہا۔

"ادہ۔ ویسی گڈ۔ پھر تو ان سے ملاقات ضروری ہے تاکہ ان کے

نوادرات کا ذخیرہ دیکھا جاسکے۔۔۔ عمران نے چائے کا آخری گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔
 "بس ہی مسئلہ ہے جناب۔ وہ نوادرات کسی کو نہیں دکھاتے۔ انہوں نے جوئی کے نیچے خفیہ تہ خانے بنائے ہوئے ہیں۔ جہاں یہ نوادرات موجود ہیں۔ اور دہلی انہوں نے انتہائی زبردست سائنسی حفاظتی اقدامات کر رکھے ہیں۔ میں بچپن میں ایک بار وہاں گیا تھا۔ اس کے بعد آج تک نہیں جاسکا۔" نوجوان نے کہا۔
 اور عمران نے سر ہلا دیا۔
 "اوکے۔ بے حد شکریہ۔ چائے واقعی بے حد اچھی تھی۔"
 عمران نے کہا۔ اور مرکز تیز تیز قدم اٹھاتا ہیر دنی گریٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار بھجے سے نکلی کہ تیز رفتاری سے واپس دارالحکومت کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ اس کا خون ملتے ہی جوزف اور جوانا دونوں دارالحکومت سے چل پڑے ہوں گے۔ اور جوانا کی آٹھ سلسٹر کار کسی جیٹ جہاز کی طرح دولت گڑھ کی طرف بڑھ رہی ہوگی۔ اس لئے لازماً راستے میں ہی ٹکراؤ ہو جائے گا۔ اور وہی ہوا۔ دارالحکومت دارالمین روڈ تک پہنچے سے پہلے ہی اسے دور سے جوانا کی کار آتی ہوئی دکھائی دی تو عمران نے مخصوص انداز میں میٹلائٹس جلا کر انہیں رکنے کا اشارہ کیا۔ اور پھر کار ایک سائیڈ پور کے روک دی۔ چند لمحوں بعد ہی جوانا کی کار بھی اس کے قریب آکر رک گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوزف تھا۔ عمران کار سے نیچے اتر آیا تھا۔ اس نے

جوزف اور جوانا بھی کار سے نیچے اتر آئے تھے۔
 "بڑے عرصے بعد آپ نے مجھے کسی کام کے لئے یاد کیا ہے ماسٹر۔ ورنہ اس رانا لالہ دس میں رہ رہ کر مجھے تو حقیقتاً زنگ لگ گیا ہے۔" جوانا نے کار سے اتر کر عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
 "جوزف کی طرح خالص فولاد کے بن جاؤ۔ شین لیس سٹیل۔ پھر یہ زنگ وغیرہ کا مسئلہ ختم ہو جائے گا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔
 "باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو جوانا کو افریقہ کے قدیم معبدوں کی سیر کراؤں۔ پھر اسے یہاں زنگ لگنے کا خطرہ ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے گا۔" جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 اور عمران اس کی اس خوب صورت بات پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔
 "بہت خوب۔ جب سے تم نے شراب چھوڑی ہے متہارا ذہنی خاصائز جو تاجا جا رہا ہے۔ لیکن فی الحال تم افریقہ میں موجود قدیم معبدوں کے کھنڈرات کی بجائے یہاں اسے دولت گڑھ کے قدیم کھنڈرات کی سیر کراؤ۔ ہو سکتا ہے اسے افریقی چڑیلوں کی بجائے کوئی پاکیشیا فی چڑیل پسند آجائے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "چڑیل۔۔۔ گگ۔ گگ۔ کیا مطلب باس چڑیل بھی یہاں موجود ہے۔" جوزف نے ایک لخت خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔ وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا تھا جیسے اسے خور

درجہ ڈکا اس سے ملنا اور اُسے لاپرواہ دے کر دولت گزارا
نواب ارسلان کے پاس بھیجا۔ یہ سب کچھ مشکوک نظر آ رہا تھا۔
حالانکہ بظاہر کوئی خاص بات سامنے نہ تھی۔ اس لئے اس
نے جو زف اور جوانا کو یہاں بلایا تھا کہ چلو اگر کوئی بات سامنے
نہیں آئی۔ تب بھی وہ رانا کا دُوس سے نکلی کر کچھ سیر وغیرہ کر
لیں گے۔

ہو کہ ابھی کسی درخت کے پیچھے سے کوئی چڑیل نکل کر اس کی طرف
جھپٹ پڑے گی۔
سنو جوانا۔ میں نے تمہیں اس لئے بلوایا ہے کہ یہاں ایک
ایکویسین سیاح لو کی ڈکشا یہاں کے ایک مقامی نواب ارسلان
کی جوبلی میں میرے ساتھ گئی ہے۔ نواب ارسلان نے اُسے جس طرح
روکنے کی کوشش کی ہے اس سے مجھے شک سا پڑ گیا ہے کہ کوئی
نہ کوئی خاص بات ایسی ہے جس کی وجہ سے نواب ارسلان اُسے
روک رہا ہے۔ تم نے بظاہر یہاں موجود کھنڈرات کی سیر کر لی ہے۔
اور تم بھی سیاح ہو۔ اور یہاں نوادرات کی تلاش میں آئے ہو۔
لیکن تم نے دراصل اس لو کی ڈکشا کی نگرانی کر لی ہے۔ جب ڈکشا
واپس دارالحکومت جائے کسی بھی طرح سے جانے تو تم نے اُسے
اس وقت اغوا کرنا ہے جب وہ اکیلی ہو۔ اور پھر اُسے رانا کا دُوس
لے آکر بند کر دینا اور مجھے فون کر دینا۔ ” عمران نے جوانا
کو تفصیل سمجھاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے ڈکشا کے چلے
کے ساتھ ساتھ اُسے نواب ارسلان کا حلیہ اور اس کی جوبلی
کی بھی تفصیلات سمجھا دیں۔

”یس ماسٹر“ جوانا نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔
اور عمران واپس اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اور چند لمحوں بعد
اس کی کار ایک بار پھر دارالحکومت کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔
اُسے دراصل اس بات پر شک ہوا تھا کہ نواب ارسلان
نے آخر ڈکشا کو اس طرح روکنے کی کوشش کیوں کی تھی۔ پھر

اور کہا تھا کہ وہ ماراک سے آیا ہے اور کاؤنٹر گول نے اُسے دفتر
 بھیج دیا تھا۔ اس کے بعد اس آدمی کو واپس جاتے ہوئے کسی نے
 ماراک نہ کیا تھا۔ کاؤنٹر گول سے اس نے اس الفاٹسو کا بوجھلیہ
 معلوم کیا گیا تھا وہ غام سا تھا۔ اس میں کوئی خاص بات نہ تھی۔
 اس لئے تحقیقات کی گاڑی آگے نہ چل سکی۔ بہر حال پولیس نے
 قاتل کی تلاش کا کام شروع کر دیا تھا۔ لیکن پھر ابھی چند لمحے پہلے
 اُسے اطلاع ملی کہ ٹاپ ماراک ماراک ماریم۔ گرین کیم کلب کا مالک
 ٹوٹی اور ایک فری لانسر غنڈہ لارنس۔ ان سب کو یکے بعد دیگرے
 گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہ چاروں اس فیلڈ کے بڑے
 غنڈے تھے۔ اس لحاظ سے بحیثیت پولیس کمشنر جیکب کے لئے
 ان کی ہلاکت خاصی خوش آئند خبر تھی۔ لیکن یہ جیکب کا دل ہی جانتا
 تھا کہ ان خبروں سے اس کے دل پر کیا گز رہی تھی۔ وہ کلرز کا
 چیف تھا۔ اور یہ چاروں افراد بھی کلرز کے اہم اور سرکردہ
 لوگ تھے۔ اور ان کی اس طرح اچانک ہلاکت سے ایک لحاظ
 سے گردپ کا ہی خاتمہ ہو گیا تھا۔ اور وہ تمام مشنر جوان لوگوں
 کے ذمہ تھے ان سب پر یہی فوری طور پر کارروائی کر گئی تھی۔
 اور اب اُسے نئے سرے سے اس گردپ کو بنانا پڑے گا۔
 اُسے دراصل غصہ اس بات پر تھا کہ آج ان چاروں کو اس
 طرح کیوں اور کس نے ہلاک کیا ہو گا۔ صرف ماسٹر ٹوڈی کے قاتل
 کے بارے میں معلوم ہوا تھا۔ باقی کے متعلق تو کچھ بھی معلوم نہ ہو
 سکا تھا اور اب وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ یہ الفاٹسو کون ہو سکتا ہے۔

پولیس کمشنر جیکب کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑا
 ہوا تھا۔ وہ اس وقت اپنی سرکاری رہائش گاہ کے ایک کمرے
 میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہ کمرہ اس نے گھر پر سرکاری کام کرنے کی غرض
 سے دفتر کے انداز میں سجایا ہوا تھا۔ آج صبح سے اُسے مسلسل
 بُری خبریں مل رہی تھیں۔ گو بحیثیت پولیس کمشنر تو یہ خبریں
 اس کے لئے خوشگوار تھیں۔ لیکن یہ اس کا دل ہی جانتا تھا۔
 کہ یہ خبریں ذاتی حیثیت سے اس کے لئے کس قدر ناخوشگوار
 ثابت ہو رہی تھیں۔ پہلے اُسے اطلاع دی گئی کہ کلب ماریم
 پلاس میں ماسٹر ٹوڈی اور اس کے دو ساتھیوں کو اس کے دفتر
 میں کسی نے گولیوں سے اڑا دیا ہے۔ اور وہ پولیس فورس کے
 ساتھ دہان پہنچ گیا۔ دہان اسے صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ کوئی
 معزز آدمی کاؤنٹر پر آیا اور اس نے اپنا نام الفاٹسو بتایا تھا۔

کیا یہ اس فیملی کے کسی اور گروپ کا آدمی ہے۔ یا پھر واقعی ناراک
میں کسی بڑے گروپ نے کسی خاص مقصد کے لئے کلرز کا خاتمہ
کیا ہے۔

ابھی وہ غصے کے عالم میں بیٹھا مٹھیاں بھینچ رہا تھا کہ ایک تخت
دروازہ کھلا اور اس کا ملازم اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں
ایک کارڈ تھا۔

”یہ صاحب آپ سے ملنے آئے ہیں“ ملازم نے کارڈ
جیکب کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”اس وقت میں کسی سے نہیں مل سکتا۔ جو بھی ہو اُسے کہہ دو
کہ صبح دفتر آئے۔“ جیکب نے ملازم کے ہاتھ سے کارڈ لینے
کی بجائے اُسے انتہائی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
”جناب آپ کا رڈ دیکھ لیجئے۔ میں نے ان صاحب کو پہلے ہی
کہا تھا۔ لیکن انہوں نے کہا ہے کہ وہ سنٹرل انٹیلی جنس کے
آفیسر ہیں۔“ ملازم نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے
کہا۔

”سنٹرل انٹیلی جنس کا آفیسر۔“ جیکب نے چونکتے ہوئے کہا۔
اور پھر ملازم کے ہاتھ سے کارڈ لے لیا۔

”اوہ۔“ سپیشل آفیسر سنٹرل انٹیلی جنس ٹھیک ہے میں آ رہا
ہوں۔“ جیکب نے ملازم سے کہا اور ملازم خاموشی سے
واپس مڑ گیا۔

”یہ سنٹرل انٹیلی جنس کا سپیشل آفیسر کیوں ٹیک پڑا ہے۔“

جیکب نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اٹھ کر دو ایک سائڈ پرچہ جو دو
ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ وہ گھریلو لباس میں تھا اس
لئے سپیشل آفیسر سے ملنے کے لئے اُسے لباس تبدیل کرنا پڑا تھا۔
چند لمحوں بعد وہ ڈرائنگ روم سے نکلا اور تیز قدم اٹھاتا
ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ ڈرائنگ روم میں ایک معزز
سا آدمی بیٹھا سگار پینے میں مصروف تھا۔ ویسے جسمانی لحاظ سے
وہ خاصا مضبوط آدمی نظر آ رہا تھا۔
”میرا نام جیکب ہے۔“ جیکب نے اندر داخل ہوتے ہوئے
کہا۔

”مجھے ٹاڈر کہتے ہیں۔ میرا کارڈ آپ نے دیکھ ہی لیا ہوگا۔“
اس آدمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں فرمائیے۔ کیسے آنا ہوا۔ اور وہ بھی یہاں میری رہائش گاہ
پر۔“ جیکب نے رسمی انداز میں مصافحہ کرنے کے بعد صوفے
پر بیٹھتے ہوئے قدرے ناگوار سے لہجے میں کہا۔

”میں کلرز کے سلسلے میں آیا ہوں۔“ ٹاڈر نے کہا تو جیکب
بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں جیسے دھماکہ سا ہوا
تھا۔

”کلرز۔“ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔“ جیکب نے
اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

”آپ پولیس کمشنر جو کہ یہاں کے سب سے خطرناک مجرم گروپ
کلرز کے بارے میں مطلب پوچھ رہے ہیں۔“ ٹاڈر کا لہجہ

خاص سخت تھا۔

"میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میں اس گروپ کے بارے میں جانتا ہوں۔ لیکن آپ کا اس کلرز کے بارے میں پوچھنے کا کیا مقصد ہے۔" جیکب نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

"سنٹرل انٹیلی جنس کو خفیہ طور پر اطلاع ملی ہے کہ مقامی کلرز گروپ نے پاکیشیا میں کوئی خطرناک مشن مکمل کرنا ہے اور یہ خبر ہمارے لئے انتہائی تشویش ناک ہے۔ کیونکہ آج کل ایگریمیا اور پاکیشیا کے درمیان انتہائی دوستانہ تعلقات قائم ہیں اس لئے کہ مدت یہ بات پسند نہیں کر سکتی کہ ایگریمیا کا کوئی مجرم گروپ دہاں کوئی کارروائی کرے ان تعلقات میں رخنہ اندازی کرے۔" ٹاجر نے منہ بنا تے ہوئے کہا اور

جیکب کو حق تعاقب یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ ٹاجر بات کہنے کی بجائے اس کے جسم میں گولیاں اتار رہا ہو۔ پاکیشیا مشن کے بارے میں ابھی اس نے بحیثیت کلرز چیف، گروپ کے کسی آدمی کو تفصیل نہ بتائی تھی۔ اس نے ماسٹر ٹوڈی اور ٹونی دونوں کو صرف المرٹ کیا تھا کہ انہیں پاکیشیا مشن پر جانا ہے۔ اور یہ سنٹرل انٹیلی جنس کا پیش آفیسر اس طرح بات کر رہا تھا جیسے وہ سب کچھ جانتا ہو۔

"ادہ اچھا یہ بات ہے۔ لیکن کلرز گروپ کا تو آج ہی خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اس گروپ کے چار سرکردہ افراد تھے۔ اور ان چاروں کو ہی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔" جیکب نے اپنے

آپ کو سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔

"ہمیں معلوم ہے۔ لیکن اس گروپ کا چیف رالف ہے۔ میں اس کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔" ٹاجر نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"رالف کا صرف نام ہی سننا جاتا ہے۔ آج تک اُسے ٹریس نہیں کیا جاسکا۔" جیکب نے جواب دیا۔

"اس لئے کہ رالف پولیس کمشنر ہے۔" ٹاجر نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔ لیکن جیکب کے ذہن میں اس کا یہ فقرہ قیامت خیز دھماکے کا موجب بن گیا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ پولیس کمشنر تو میں ہوں۔" جیکب نے بڑتی طرح بوکھلا تے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور تم ہی رالف ہو۔ خبردار اگر کوئی غلط حرکت کی۔" دوسرے لمحے ٹاجر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اب اس کے ہاتھ میں ریوالتور نظر آ رہا تھا۔

"تت۔ تت۔ تت۔" جیکب بے اختیار بوکھلا کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ یک لخت اس نے اس ٹاجر کو اپنے آپ پر کسی چپتے کی طرح چھیٹتے ہوئے دیکھا اور اس کے سامنے ہی اس کی ناک پر ایک زرد دار لکڑی پڑی۔ یہ ٹاجر اس قدر شدید بھتی کہ اس کا منہ اس طرح بند ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اس کے احساسات یک لخت فنا ہو کر رہ گئے۔

”ادہ۔ سچا آدمی بول رہا ہے۔ سچ تو خود کھڑا ہوتا ہے۔ اس لئے اس پر چچا رہی میری آواز کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ اس لئے بلیک اپنے دونوں کانوں کے وایوم کھول کر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور دوسری طرف سے ٹرومین کے جننے کی آواز سنائی دی۔

”عمران صاحب۔ پہلے یہ بتائیں کہ کیا پاکیشیا میں کوئی سائنسدان سردار نامی بھی ہیں؟“ — دوسری طرف سے ٹرومین نے ہنستے ہوئے پوچھا۔ تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”سردار — ہاں ہیں کیوں؟“ — عمران کا لہجہ یک لحظہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔ کیونکہ ٹرومین کی طرف سے سردار کے بارے میں پوچھے جانے سے اس کے ذہن میں بے اختیار خطرے کا ساثرن بچ اٹھا تھا۔

”کیسے سائنسدان ہیں؟“ — ٹرومین نے دوسرا سوال کیا۔

”تمہاری طرح سائنس دانوں کے ٹرومین ہیں۔“ — عمران نے جواب دیا تو ٹرومین ایک بار پھر ہنس پڑا۔

”عمران صاحب۔ تو آپ فوراً سردار کی حفاظت کے خصوصی انتظامات کر لیجئے کیونکہ انہیں اغوا کئے جانے کا مشن یہاں ایچیویا میں بنایا جا رہا ہے۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں۔“ — دوسری طرف سے ٹرومین نے کہا اور پھر اس نے اس فیلڈ سے اپنے آدمی ڈنسی کی کال سے لے کر اس فیلڈ جانے اور دماں کلرز کے خلعے کے بعد اس پولیس کمشنر جبکہ تک پہنچنے کی پوری تفصیل

عمران نے دولت گڑھ سے واپسی پر ابھی فلیٹ میں پہنچائی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ سلیمان فلیٹ میں موجود نہ تھا اس لئے عمران خود ہی تالا کھول کر اندر آیا تھا۔ فون کی گھنٹی بجنے پر اس نے ہاتھ بڑھا کر دیسور اچٹھا لیا۔

”علی عمران۔ ایس۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) با آواز خود بول رہا ہوں۔ اور کہا تو یہی جاتا ہے کہ میری آواز بے حد میٹھی ہے۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھیں زیادہ مٹھا س کوڑی معلوم ہونے لگتی ہے۔ اس لئے کم سے کم میری باتیں سنیں۔ تو آپ کے حق میں بہتر ہو گا۔“ — عمران کی زبان پوری رفتار سے چل رہی تھی۔

”ٹرومین بول رہا ہوں۔“ — دوسری طرف سے ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

دونوں کی طرف سے شکریہ قبول کرو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہہ۔

"ارے نہیں عمران صاحب۔ آپ کی وجہ سے تو اب پاکیشیا بھی مجھے اپنا وطن لگتا ہے۔ بہر حال میں اس سارے سیٹ اپ کو ٹریس کر کے آپ کو پھر کال کروں گا۔ گڈ بائی۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسور رکھ دیا۔ سردار کو اغوا کئے جانے کا سن کر عمران کو واقعی ذہنی دھچکا پہنچی تھی۔ کیونکہ وہ سردار کی پاکیشیا کے لئے اہمیت سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس نے جلدی سے ریسور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کیس۔" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں۔ سردار سے بات کر لیتے۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ میں ڈاکٹر نذیر بول رہا ہوں۔ سردار نے دو روز بعد پاکیشیا میں ہونے والی ایک بین الاقوامی سائنس کانگریس میں ایک خصوصی ریسرچ مقالہ پڑھنا ہے۔ اس لئے وہ گزشتہ ایک ہفتے سے چھٹی پر ہیں۔ تاکہ اطمینان سے اپنے ریسرچ مقالے پر کام کر سکیں۔" دوسری طرف سے ڈاکٹر نذیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور کئے۔ ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لیتا ہوں شکریہ۔" عمران

بتا دی۔

"اس پولیس کسٹمر جیکب نے میرے انتہائی سخت تشدد کے بعد زبان کھولی تھی۔ بحیثیت کلر ز چیف اُسے یہ مشن دیا گیا تھا کہ وہ اپنے قاتل پاکیشیا بھیجے۔ اور وہاں ایک غیر ملکی گروپ کو انہوں نے قتل کرنا تھا۔ اور اس غیر ملکی گروپ نے پاکیشیا کے سائنسدان سردار کو اغوا کر کے ایجوکیمیا بھجوانا تھا۔ مطلب ہے جب سردار کو یہ گروپ اغوا کر کے ایجوکیمیا بھجوا دے تو کلر ز اسس گروپ کا خاتمہ کر دیں۔ انہیں اس گروپ کی نشاندہی وہیں پاکیشیا میں ہی کرنی جانی تھی۔ اور اُسے یہ کہا گیا تھا کہ وہ پہلے گروپ کو الٹ رکھے۔ کسی بھی وقت انہیں پاکیشیا بھیجنے کا اشارہ دیا جاسکتا تھا۔ اور یہ مشن اُسے ایجوکیمیا کی کسی خفیہ تنظیم نے جس کا نام وہ نہ جانتا تھا سونپا تھا۔ یہ مشن اُسے رائگنٹس کے ایک آدمی کے ذریعے ملا تھا۔ میں اسس جیکب کی کوٹھی سے ہی آپ کو فون کر رہا ہوں۔ میں نے اُسے بھی ہلاک کر دیا ہے۔ اور اب میرا پروگرام ہے کہ میں رائگنٹس جاؤں اور وہاں اس آدمی کو ٹریس کروں۔ جس نے یہ مشن جیکب کے سپرد کیا تھا۔ باقی تفصیلات وہیں سے ہی معلوم ہو سکتی ہیں۔" فرد میں نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی سردار کو اغوا نہیں کیا جاسکا۔ ورنہ وہ لوگ کلر ز کو پاکیشیا بھیجنے کا کہہ دیتے۔ ٹھیک ہے۔ میں اب سنبھال لوں گا۔ تم اپنی اس کارروائی پر میری اور پاکیشیا

نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کمریٹل دیا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ وہ اب سردار کی کوٹھی پر فون کر رہا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ سردار کوٹھی میں ہی ہوں گے۔
 "کون صاحب؟" رابطہ قائم ہوتے ہی سردار کے ذاتی ملازم کی آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں۔ سردار سے بات کر دو۔"

عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "اوه۔ عمران صاحب آپ۔ صاحب تو لیبا دثری میں ہیں یہاں کوٹھی پر تو نہیں آئے۔" دوسری طرف سے ملازم نے کہا۔
 اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن لیبا دثری سے تو وہ ایک ہفتہ ہوا چھٹی پر ہیں۔ انہوں نے کوئی ریسرچ مفہوم کھنڈا تھا۔ اس لئے انہوں نے چھٹی کی ہے۔ اگر وہ کوٹھی پر نہیں ہیں تو کہاں جا سکتے ہیں؟" عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوه عمران صاحب۔ پھر وہ یقیناً دامان گئے ہوں گے۔ کیونکہ جب بھی انہوں نے کھنڈے پڑھے گا کوئی طویل کام کرنا ہوتا ہے وہ دامان ہی جاتے ہیں۔ دماغ چنار داس نامی کوٹھی ان کی ذاتی ہے۔ زیر و پوائنٹ پر۔" ملازم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "دماغ خون ہے۔" عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ ایک منٹ رکھئے۔ میرے پاس کھٹا ہوا ہے۔ میں دیکھ کر بتاتا ہوں۔" دوسری طرف سے ملازم نے کہا اور

ریسیور پر خاموشی طاری ہو گئی۔ چند لمحوں بعد ملازم کی آواز دوبارہ سنائی دی اور اس نے عمران کے جواب دینے پر فون نمبر بتا دیا۔ عمران نے شکریہ کہہ کر کمریٹل دیا اور پہلے انکوٹری کو رنگ کر کے اس نے دامان کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور پھر وہ رابطہ نمبر ملا کر اس نے سردار کے ملازم کا بتایا جو نمبر ڈائل کر دیا۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ریسیور اٹھ گیا۔

"چنار داس۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔
 "میں دارالحکومت سے علی عمران بول رہا ہوں۔ سردار کا بھتیجا۔ ان سے بات کرائیں۔" عمران نے کہا۔

"اوه جناب۔ صاحب تو پریسوں واپس دارالحکومت چلے گئے ہیں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"انہوں نے تو ابھی وہیں رہنا تھا۔ پھر کیسے پتہ گئے ہیں۔" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی۔ ان کا رہنے کا پر دہ گرام تو تھا۔ لیکن پریسوں یہاں پہلے کا پٹر پر اچانک کوئی سرکاری آدمی آئے تھے۔ وہ صاحب کے ساتھ خاص کمرے میں کافی دیر بائیں کرتے رہے۔ پھر صاحب ان کے ساتھ ہی اسی پہلے کا پٹر پر بیٹھ کر بیٹھے۔ جاتے ہوئے صاحب نے مجھے کہا کہ وہ ایک ضروری کام کی وجہ سے واپس دارالحکومت جا رہے ہیں۔" دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"مہنیں کیسے پتہ کہ وہ سرکاری آدمی تھے؟" عمران نے پوچھا۔

نے خلاف معمول انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”یہ سب — دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور چند لمحوں بعد سلطان کی آواز سنائی دی۔“

”سلطان بول رہا ہوں۔ خیریت“ — سر سلطان نے پوچھا۔

”جناب۔ مجھے ایک بری میاں سے ایک ایجنٹ نے اطلاع دی تھی کہ وہاں کوئی گروپ پاکستانیہ کے سائنس دان سیرداد کو اغوا کرنے کا سوچ رہا ہے۔ چنانچہ ان کی حفاظت کا انتظام کر لیا جائے۔“

اس پر میں نے لپیٹا وٹری فون کیا تو معلوم ہوا کہ دروازہ بعد یا کیشیا میں کوئی بین الاقوامی سائنس کا نگریں جو رہی ہے۔ جس میں سردار نے کوئی خصوصی دیسرج پیپر پڑھنا ہے۔ اس لئے وہ ایک ہفتے سے چھٹی پر ہیں۔ تاکہ دیسرج پیپر تیار کر سکیں۔ اس پر میں نے کوئی فون کیا تو پتہ چلا کہ وہاں وہ میرے سے آئے ہی نہیں۔ ملازم نے البتہ مجھے دھان کے چٹاؤ کا سیٹ بتایا جو سردار کی ملکیت

”ویری بیڈ نسر داور تو پاکیشیا کے انتہائی اہم سائنسدان

”جناب۔ انہوں نے خود مجھے بتا دیا تھا کہ وہ سرکاری آدمی ہیں۔ اور صاحب سے انہوں نے فوری ملنا ہے۔ میں نے صاحب سے جا کر کہا تو صاحب نے انہیں کمرے میں بلالیا تھا۔“ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

ہیلی کا پیکس قسم کا تھا۔ ”عمران نے پوچھا۔
 ”ہیلی کا پیکس فوجی تھا جناب۔ لیکن وہ دونوں صاحبان فوجی وردی
 میں نہ تھے۔ سوئوں میں تھے۔“ دوسری طرف سے جواب دیا
 نگب۔

”اُن کے چلے بتاؤ۔ یہ ضروری ہے۔ صبح صبح بتانا۔ کیونکہ خطرہ ہے کہ مرداد کو کہیں اغوا نہ کر لیا جائے۔“ عمران نے کہا۔
”اوہ صاحب۔ اغوا انہیں کیا گیا۔ میرے سامنے وہ خود اپنی مرضی سے گئے ہیں۔“ ملازم نے جواب دیا۔ اور پھر اس نے چلے بتا دیئے۔ لیکن وہ عام سے چلے تھے۔ باد و عمران کے پوچھنے کے کوئی خاص بات وہ ملازم نہ بتا سکا تھا۔ اور عمران نے ریسور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر نگہری خمیدگی کے آثار نمایاں تھے۔ کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ مرداد کو اغوا کیا جا چکا ہے۔ وہ کچھ دیر صوفے پر بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے ریسور اٹھایا اور تیزی سے غمر ڈاکل کرنے شروع کر دیئے۔

”بی۔ اے۔ ٹیوٹیکریٹری خارجہ۔“ دوسری طرف سے
ہر سلطان کے بی۔ اے کی آواز سنائی دی۔

میں عمران بول رہے ہوں۔ سر سلطان سے بات کراؤ۔“ — عمران

کو اغوا کیا جا چکا ہے۔ تاکہ وہ دہلیاں اپنا کام تیزی سے مکمل کر سکے۔
اُسے ٹرومین کی صلاحیتوں کا علم تھا۔ کہ اگر سردار کو ایگریمیا
پہنچا دیا گیا ہے۔ تو ٹرومین بہر حال انہیں ٹریس کرے گا۔ چنانچہ
وہ اٹھا اور خصوصی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ ٹرومین کو پشیل
ٹرانسمیٹر پر کال کر سکے۔

ہیں۔ انہیں تو بہر صورت میں برآمد ہونا چاہیے۔ پھر تم نے کیا کیا ہے
سر سلطان نے انتہائی پریشان بلجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"میں تو بہر حال ان کی برآمدگی پر کام کر رہا ہوں۔ آپ کو میں نے
فون اس لئے کیا ہے کہ دامن سے جس میبل کا پٹر سے انہیں لے
جایا گیا ہے۔ وہ فوجی میبل کا پٹر بتایا گیا ہے۔ آپ ملٹری انٹیلی جنس
کے چیف کو اپنے طور پر جس قدر ضروری سمجھیں بریف کر کے اس
میبل کا پٹر کا سراغ لگانے کا حکم دے دیں۔ کیونکہ یہ ان لوگوں
کی مخصوص فیلڈ ہے۔ جلدی اس کا سراغ لگالیں گے۔ پھر آپ
مجھے بتا دیں گے۔" عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی بات کرتا ہوں۔ یہ تو انتہائی اہم اور
سیریس مسئلہ بن گیا ہے۔" دوسری طرف سے سر سلطان نے
پریشان بلجے میں کہا۔ اور عمران نے ریسپور رکھ دیا۔

صورت حال واقعی بے حد الجھی ہوئی تھی۔ کیونکہ سردار کو
دور و قریب دامن سے اغوا کیا گیا تھا۔ اس لحاظ سے تو اب تک
انہیں پاکیشیا سے باہر لے جایا گیا ہوگا۔ لیکن ادھر ٹرومین کی
کال سے یہی پتہ چلتا تھا کہ سردار کو ابھی اغوا نہیں کیا گیا۔
کیونکہ اُسے اغوا کرنے والے گروپ کے خاتمے کے لئے کلرز
کو پاکیشیا جانے کا ابھی اشارہ نہیں دیا گیا تھا۔ اس لئے
وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ وہ اس سلسلے میں کیا اقدامات کرے۔
پھر کافی دیر تک سوچنے کے بعد آخر کار اس نے یہی فیصلہ کیا
کہ وہ ٹرومین کو کال کر کے اُسے بتا دے کہ سردار

رہتا ہے۔ اور جبکب کے گھر ہی ٹھہرنا دیا ہے۔ وانگش میں اس کے
زیر زمین گودیس سے انتہائی گہرے تعلقات ہیں۔ اور وہ ٹڈل میں
کا گمراہ دارا کرتا ہے۔ دوسری طرف سے تفصیل بتاتے
ہوئے جواب دیا گیا۔

"اور کے۔ اسے اغوا کر کے ہمیشہ کو اڑے آؤ۔ میں دیں آ رہا
ہوں۔" ٹرومین نے کہا اور ریسور رکھ کر وہ اٹھا اور پھر
تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے ہی
لگا تھا کہ ایک سخت اس کے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی سے کلائی پر
ضربیں لگنی شروع ہو گئیں۔ تو وہ بے اختیار چونک کر مڑا۔ اور پھر
عقبی دیوار میں ایک دروازہ کھول کر وہ طبقہ کمرے میں آ گیا۔ اس
نے جلدی سے دیوار میں موجود ایک الماری کھولی اور اس میں موجود
ایک جدید ماڈل کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر کا ایک بشن پریس کیا۔ تو
اس کی کلائی پر ضربیں لگنی بند ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر
سے ایک آواز نکلنے لگی اور ٹرومین چونک پڑا۔ کیونکہ کالی عمران
کی طرف سے کی جا رہی تھی۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھبپ کا لانگ اور۔" —
مسلل ہی کال دی جا رہی تھی۔ اور ٹرومین نے جلدی سے ایک
ادر بشن پریس کر دیا۔
"یس۔ ٹرومین اسٹینڈنگ یو اور۔" ٹرومین نے بیٹھ دیا
کہ جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹرومین۔ تم کہاں سے کال ریسو کر رہے ہو اور۔" عمران

اسٹرکام کی گھنٹی بجتے ہی ساتھ بیٹھے ہوئے ٹرومین نے
ہاتھ بڑھا کر ریسور اٹھا لیا۔

"یس۔" ٹرومین نے سکھانہ ہاتھ میں کہا۔
"باس۔ کنگ ٹام بول رہا ہوں۔ مگر کن سرائنگ لگا لیا گیا ہے۔
وہ نواحی قصبے آر جینڈ میں ایک چھوٹی سی بار کا مالک ہے۔ دوسری
طرف سے کہا گیا تو ٹرومین چونک کر کسی پر سیدھا ہو گیا۔
"کیا اس بات کا یقین کر لیا گیا ہے کہ یہ دی گئی ہے جس نے
کلرز کے چیف رالف کو پائیکشیا والا کیس دیا تھا۔ ٹرومین
نے سخت ہاتھ میں پوچھا۔

"یس۔" اس کا پتہ چلنے پر اس کے خلاف مکمل انکوائری کی
گئی ہے۔ مگر پہلے اس فیلڈ میں ہی رہتا تھا۔ جبکب کے ساتھ اس
کا گہرا دوستانہ تعلق رہا ہے۔ اور اب بھی یہ اس فیلڈ آتا جاتا

نے پوچھا۔

"راگنٹھ سے کیوں ادور" — ٹردمین نے حیرت بھرے ہلچے

میں پوچھا۔

"تمہاری اطلاع کے بعد میں نے یہاں پڑنا لیا کی ہے۔ سائنسدان سردار کو دور دراز قبل اغوا کر لیا گیا ہے ادور" — عمران نے کہا تو ٹردمین بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ کیسے۔ ابھی تو ان کا منصوبہ بن رہا تھا ادور" — ٹردمین نے حیرت بھرے ہلچے میں کہا۔ ادور دوسری طرف سے عمران نے اُسے سردار کی لیبارٹری سے چھٹی اور پھر دامان سے فوجی ہیلی کاپٹر کے ذریعہ ان کے اغوا کی پوری تفصیل بتا دی۔

"ابھی آپ کی کال آنے سے پہلے میرے آدمی نے مجھے کال کی ہے کہ اسس نے اس درمیان واسطے کو ٹریس کر لیا ہے۔ جس نے کلر کے چیف کو پاکیشیا والا مشن دیا تھا۔ ادوین اسس سے پوچھ گچھ کے لئے جا بھی رہا تھا کہ آپ کی کال آگئی۔ بہر حال اب میں اس پوائنٹ کو سامنے رکھ کر بھی اس سے معلومات حاصل کروں گا اور اگر سردار کو ایئر میا لایا گیا ہے تو آپ بے فکر رہیں۔ میں انہیں ٹریس کر لوں گا ادور" — ٹردمین نے با اعتماد ہلچے میں کہا۔

"ٹردمین۔ سردار پاکیشیا کے انتہائی اہم ترین سائنسدان ہیں۔ یوں سمجھو کہ وہ پاکیشیا کی ناک ہیں۔ ویسے بھی ذاتی طور پر وہ میرے استاد بھی ہیں اور بزرگ بھی۔ اس لئے میں ان کے اغوا کو میرے سے برداشت ہی نہیں کر پا رہا۔ مجھے چاہے پوری دنیا میں قیامت

کیوں نہ بپا کر فنی پڑے۔ میں سردار کی زندگی اور ان کی برآمدگی کے لئے ایسی قیامت توڑنے سے بھی دریغ نہ کروں گا۔ تم صرف مجھے اتنی معلومات مہیا کر دو کہ سردار کو پاکیشیا سے اغوا کر کے کہاں لے جایا گیا ہے۔ اس کے بعد میں باقی کام خود ہی کر لوں گا ادور" — عمران نے انتہائی سنجیدہ ہلچے میں کہا۔

"آپ مجھ پر اعتماد کریں عمران صاحب۔ میں جلد ہی سردار کا اتہیتہ معلوم کر لوں گا ادور" — ٹردمین نے کہا۔

"اوکے۔ میں تمہاری کال کا شدت سے منتظر رہوں گا اور اینڈ آف" دوسری طرف سے عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

ٹردمین نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اُسے اٹھا کر دوبارہ الماری میں رکھ کر اس نے الماری بند کی اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران نے جس انداز میں سردار کو ڈکرائی تھا اس سے اُسے یہ بات صحیحی طور پر سمجھ آگئی تھی۔ کہ سردار پاکیشیا کے لئے کس قدر اہم آدمی ہے۔ اور اُسے یقین تھا کہ عمران کو جیسے ہی معلوم ہوا کہ سردار کو کہاں رکھا گیا ہے۔ وہ قیامت بن کر دیوں ٹوٹ پڑے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کے ذہن کے مطابق عمران پر اپنی صلاحیتوں کو ثابت کرنے کا اُسے یہ بہترین موقع ملا تھا۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتے ہوئے سردار کو خود ہی برآمد کر کے پاکیشیا پہنچا دے گا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار راگنٹھ کی وسیع اور ذراخ مٹرکوں پر

دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ راگنٹن میں اس کی نئی تنظیم بلیک ایگل کا باقاعدہ سیکشن موجود تھا اور کنگ ٹام اس سیکشن کا انچارج تھا۔ اور چونکہ جیکب نے درمیانی آدمی کا نام گرن لیا تھا اور اس کی دلکاش نگاہ کے سلسلے میں راگنٹن کا ہی پتہ دیا تھا۔ اس لئے ٹرومین اس خلیڈ سے براہ راست راگنٹن ہی پہنچی تھا۔ یکم جیکب کا بتایا ہوا پتہ بے سود ثابت ہوا تھا۔ کیونکہ گرن دلایل نہ دے رہا تھا۔ اور نہ ہی اس علاقے کے لوگ گرن نام کے کسی آدمی سے واقف تھے۔ چنانچہ ٹرومین نے کنگ ٹام کے ذمے لگایا تھا کہ وہ فوری طور پر اس گرن کا کھوج لگائے اور اب کنگ ٹام نے ہی اُسے بتایا تھا کہ اس نے گرن کا کھوج لگالیا ہے۔ اور عمران کی کال نے اُسے بہر حال یہ فائدہ ضرور دیا تھا کہ وہ اب گرن سے مکمل تفصیلات حاصل کر سکتا تھا۔ بخوشی دیر بعد وہ سیکشن ہیڈ کو وارنر پہنچی گیا۔

”وہ گرن آگیا ہے“ ٹرومین نے سیکشن چیف کنگ ٹام سے جواب دیا۔ گرن نے قد کیلئے پھر تیلے جسم کا نام فوجان تھا دیا۔ پتہ بھی پوچھا۔

”یس باس۔ ابھی چند منٹ پہلے ہی پہنچا ہے۔ میں نے اُسے ڈارک روم میں پہنچا دیا ہے۔“ کنگ ٹام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین سر ملتا ہوا ڈارک روم کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس میں تشدد کے جدید ترین آلات کے ساتھ ساتھ قعدہ آلات بھی موجود تھے۔ ایک لمبا فٹے یہ مکمل ٹاڈ پرسیل ہی نظر آ رہا تھا۔ کمرے کے درمیان فرش میں نصب لوہے کی مخصوص کمرسی پر

ایک فوجان بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی اور جسم راڈز سے جکڑا ہوا تھا۔

”اسے ہوش میں لے آؤ۔“ ٹرومین نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے کنگ ٹام سے کہا اور کنگ ٹام نے ڈارک روم میں موجود ایک پہلوان نما آدمی کو اشارہ کیا کہ وہ تیزی سے کمرسی کی طرف بڑھا اور اس نے جاتے ہی اس بے ہوش آدمی کے چہرے پر زوردار ہتھکڑیوں کی بارش کر دی۔ چند تھپتھپانے کے بعد اس آدمی کے حلق سے کراہ نکلی اور وہ ہوش میں آ گیا۔ وہ پہلوان نما آدمی پیچھے جٹ گیا۔ اس آدمی کا چہرہ لمبو ترا اور ٹھوڑی آٹھ کونکلی ہوئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں سرخی تھی۔ اس کے چہرے کی ساخت تباہی بھی کہ وہ فطری طور پر انتہائی لالچی آدمی ہے۔ دولت کے لئے اپنے آپ کو بھی فروخت کر دینے سے دریغ نہ کرے گا۔

”گنگ۔ گنگ۔ کون ہو تم۔ میں کہاں ہوں۔“ اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی حیرت سے سامنے کھڑے ٹرومین اس کے پیچھے کھڑے کنگ ٹام اور سائیڈ پر کھڑے اس پہلوان نما آدمی اور کمرے کی ساخت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”تمہارا نام گرن ہے اور تم راس خلیڈ کے کلر ز چیف رالف عرف جیکب کے دوست ہو۔“ ٹرومین نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ ”میرا نام واقعی گرن ہے۔ لیکن یہ رالف جیکب۔ کلر ز۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میرا ان سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔“ گرن نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

گمن کو جواب دینے کی بجائے لنگ ٹام سے مخاطب ہو کر کہا اور لنگ ٹام نے گڈیاں خرش پر گمن کے سامنے رکھ دیں اور پھر پیچھے ہٹ آیا۔

سنو میں وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ اور وقت بچانے کے لئے ہی تمہیں اتنی کثیر دولت بھی دے رہا ہوں۔ ورنہ تم ہمارے قبضے میں ہو۔ ہم تشدد کر کے بھی تم سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اس طرح کچھ وقت لگ جائے گا۔ اس لئے اسے میری طرف سے مہربانی سمجھو اور یہ بھی سن لو کہ میں نہ ہی فضول سوالات سننے کا عادی ہوں اور نہ اپنی بات دوہرانے کا۔ اس لئے پہلے میری بات کو غور سے سن لو۔ اس کے بعد جواب دے دو۔ ورنہ پھر یہ دولت والی آخر خم ہو جائے گی۔ اور ہولناک تشدد کا آغاز ہو جائے گا۔ ٹرومین نے سر دلوچے میں کہا۔

"یقین کرو۔ اگر مجھے معلوم ہوگا تو میں ضرور بتا دوں گا۔ گمن نے کہا۔ اور اس کی آنکھوں میں چمک آگئی تھی۔

"درمیان میں مت بولنا اور نہ کوئی سوال کرنا۔ سنو تم نے کسی تنظیم کی طرف سے مل میں کا کردار ادا کرتے ہوئے پولیس کسٹرن جیک کو کلرز کے لئے ایک مشن دیا ہے۔ کہ کلرز نے یاکیٹیا میں ہتھیار اس گروپ کو قتل کرنا ہے۔ جو دہاں سے ایک سائنس دان کو اغوا کرے گا۔ جیکب ہلاک ہو چکا ہے۔ اور اس نے تمہاری نشانہ بنی کر دی ہے۔ اور جیکب کے ساتھ ساتھ کلرز کا بھی خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ تم مجھے بتاؤ گے کہ تمہیں یہ مشن کس تنظیم نے دیا ہے۔

"جاؤ اور سیف سے دس لاکھ ڈالر رکال لاؤ۔" ٹرومین نے لنگ ٹام کو اس کا نام لئے بغیر ہدایت دیتے ہوئے کہا اور لنگ ٹام خاموشی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"دس لاکھ ڈالر۔ کیا مطلب۔ یہ رقم تم نے کیوں منگوائی ہے۔ تم کون ہو۔" گمن نے اور زیادہ حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔ "تمہارے لئے منگوائی ہے۔ مجھے چند معلومات چاہئیں اور بالکل درست معلومات۔ اور میں یہ معلومات باقاعدہ خریدنا چاہتا ہوں۔ اگر تم یہ معلومات خریدا کر دو گے تو دس لاکھ ڈالر تمہیں مل جائیں گے اور تمہیں یہاں سے زندہ واپس بھی بھجوا دیا جائے گا۔ دوسری صورت میں تم یہاں موجود آلات تو دیکھ ہی رہے ہو۔ تمہاری روح بھی ان آلات کی وجہ سے معلومات مہیا کرنے پر مجبور ہوگی لیکن اس صورت میں نہ ہی تمہیں دولت مل سکے گی اور نہ زندگی جب کہ انتہائی ہولناک عذاب بھی تمہیں بھگتنا پڑے گا۔" ٹرومین نے سپاٹ دلچے میں کہا۔ اسی لمحے لنگ ٹام واپس آیا تو اس نے دونوں ہاتھوں میں بٹسی مالیت کے نوٹوں کی دس گڈیاں اٹھائی ہوئی تھیں۔

"ایک گڈی گمن کے قریب ہے جاؤ۔ یہ جو شیار آدمی ہے۔ دیکھ کر ہی سمجھ جائے گا کہ یہ اصلی نوٹ ہیں۔" ٹرومین نے کہا اور لنگ ٹام گڈیاں اٹھائے گمن کی طرف بڑھ گیا۔

یہ اصلی ہیں بالکل اصلی ہیں۔ تم کیسی معلومات چاہتے ہو۔ گمن نے انتہائی چرخش دلچے میں کہا۔

"یہ گڈیاں اس کے سامنے خرش پر رکھ دو۔" ٹرومین نے

بعد ایک گزشت سی آواز سنائی دی۔

”بالڈ دن۔ میں گرن بول رہا ہوں۔ راکٹسٹ سے۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ کسی گروپ نے اس فیلڈ میں کلرز کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اس لئے وہ مشن جو تم نے مجھے کلرز کے لئے دیا تھا اب پورا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اب یہ مشن کسی دوسری تنظیم کو دینا ہو گا۔ اس لئے پوچھا ہے کہ تم اس کے لئے کس کو پسند کر دو گے۔“

”یاں۔ مجھے بھی کلرز کے خاتمے کی اطلاع مل چکی ہے۔ لیکن اب مشن کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ کیونکہ جس پارٹی نے مجھے مشن دیا تھا اس نے یہ مشن کسی وجہ سے فوری طور پر منسوخ کر دیا ہے۔ اور جو رقم ایڈوانس کے طور پر دی گئی وہی ہمارا معاوضہ طے ہوا ہے۔ اس لئے اب اس مشن کو بھول جاؤ۔“ دوسری طرف سے تیز پلچے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”اور۔۔۔ تم نے چونکہ تعداد بڑھ گیا ہے۔ اس لئے تمہاری زندگی بھی محفوظ ہو گئی ہے اور رقم بھی تمہاری ہو گئی۔ لیکن کیا تم بتا سکتے ہو کہ بالڈ دن کو یہ مشن کس پارٹی نے دیا ہو گا۔ کوئی اندازہ۔“

”مردمیں نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”کیا کہو! بے شمار تنظیمیں ہو سکتی ہیں۔“ گرن نے جواب دیا۔
”ابھی تم یہیں رہو گے۔ ابھی میں نے کچھ کام مکمل کرنے ہیں۔“

”وائٹ لیس فون لے آؤ۔“ ٹرومین نے کنگ ٹام سے کہا اور کنگ ٹام ایک بار پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ وائٹ لیس فون پیس لے آیا۔ ٹرومین نے اس سے فون پیس لے لیا۔

”سنو۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سے اس سائنسدان کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ اس لئے تم نے بالڈ دن سے یہ معلوم کرنا ہے کہ اس سائنس دان کو اغوا کر کے کہاں پہنچایا گیا ہے یا کس تنظیم کے حوالے کیا گیا ہے۔ اس صورت میں تمہیں یہ دس لاکھ ڈالر مل سکتے ہیں۔ ورنہ پھر یہ رقم بالڈ دن کے حوالے کر دی جائے گی۔“ ٹرومین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گرن کے بتائے ہوئے نمبر پر پیس کر دیئے۔ ساتھ ہی اس نے اس میں موجود پیشل لاء ڈوسٹم بھی آن کر دیا۔

”سیر ٹاپ کلب۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اور ٹرومین نے آگے بڑھ کر فون پیس گرن کے کان کے ساتھ لگا کر اسے اس کے کان اور کاہ سے کے درمیان پھنسا دیا اور خود پیچھے ہٹ گیا۔

”ہیلو۔ گرن بول رہا ہوں۔ بالڈ دن سے بات کراؤ۔“ گرن نے کہا۔

”ہولڈ آن کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور آواز بخوبی سب کو سنائی دے رہی تھی۔

”ہیلو۔ بالڈ دن بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔“ چند لمحوں

ٹرومین نے کہا۔ اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ گنگ ٹام بھی اس کے پیچھے باہر آ گیا۔
 "باس۔ اسے گولی سے نہ اڑادیں۔" گنگ ٹام نے باہر آ کر کہا۔
 "نہیں۔ اُسے رقم دے کر اس اڈے سے باہر نکال دو۔ کیونکہ میں کوئی وعدہ خلافی نہیں کرنا چاہتا۔ اس کے بعد میری ذمہ داری ختم ہو جائے گی۔ پھر تہا دار سیکشن جانے اور گرن جانے۔ میں نے اب فوری طور پر نادر اک جانا ہے تاکہ اس بالڈون سے مزید معلومات مہیا ہو سکیں۔ میں ایرد چارٹرڈ کمپنی سے خصوصی جیٹ طیارہ چارٹرڈ کرنا کرنا داک جاؤں گا۔ تم کارڈوں سے واپس مٹکوا لینا۔" ٹرومین نے کہا۔ اور پھر وہ کارڈ کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بٹھا کر ریسید اٹھا لیا۔

"علی عمران پول رٹ ہوں۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ سردار کے اغوا کی وجہ سے وہ ذہنی طور پر بڑی طرح الجھ گیا تھا۔ ایک تو سردار کے اس طرح اغوا کرنے جانے سے اُسے شدید ذہنی دھچکا پہنچا تھا۔ دوسرا اغوا کرنے والوں کا کوئی سراغ بھی نہ لگ رہا تھا۔ ملٹری انٹیلی جنس تو اس جہلی کا پڑ کا بھی سراغ نہ لگا سکی تھی۔ جس سے دامان سے سردار کو اغوا کیا گیا تھا۔ لیکن عمران نے دامان میں ایک اور آدمی کے ذریعے یہ معلوم کر لیا تھا کہ وہ جہلی کا پڑ فوجی نہ تھا بلکہ فوجی کمریس ضرور تھا۔ اور اُسے وہاں ایک کمپنی سیاحوں کو کرائے پر دیتی تھی۔ اور اس کمپنی کے مطابق جہلی کا پڑ ان سے دو سیاحوں نے کرائے پر لیا تھا اور نقد رقم

”آپ دامان سے جیسی کا پیڑ پر بیٹھ کر کہاں گئے تھے“ — عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تو تم نے تو واقعی میرے لئے باقاعدہ جاسوسی کر ڈالی ہے۔ دامان میں میرے پاس شوگر ان کے ایک سائنسدان کی طرف سے پیغام آیا تھا۔ پاکیشٹانی سرحد سے قریب ہی وہ ایک لیبارٹری میں کام کرتے ہیں اور انہیں کسی سائنسی مسئلے میں مشکل پیش آگئی تھی۔ وہ میرے گھر سے دوست بھی ہیں۔ اور چونکہ وہ یہ نہ جانتے تھے کہ حکومت شوگر ان یا حکومت پاکیشٹیا کو اس بات کا سرکاری طور پر علم ہو سکے کہ میں نے ان کی لیبارٹری میں جا کر ان کی مدد کی ہے۔ اس لئے انہوں نے باقاعدہ جاسوسوں والا کام کر ڈالا۔ جیسی کا پیڑ کے ذریعے مجھے دامان سے کچھ دور ایک تفریحی مقام پٹ گارے جایا گیا۔ اور وہاں سے جیپ میں سوار ہو کر ہم پہاڑی علاقوں میں سفر کرتے ہوئے ایک خاص مقام پر پہنچے جہاں وہ سائنس دان جن کا نام ستونو ہے۔ موجود تھے۔ ان سے بات چیت ہوئی۔ پھر وہ مجھے غصہ طور پر اپنی لیبارٹری میں لے گئے۔ جہاں میں ایک رات رہا۔ بہر حال ان کی مشکل دور ہو گئی۔ چنانچہ اسی طرح جیپ پر سوار ہو کر ہم واپس پٹ گار پہنچے اور وہاں سے کار کے ذریعے وہ مجھے دارالحکومت میری رہائش گاہ پر چھوڑ گئے۔ یہاں میں ابھی تھوڑی دیر پہلے پہنچا ہوں تو مجھے ملازم سرور نے بتایا کہ متہارافون آیا تھا۔ میں نے لیبارٹری اپنے اسسٹنٹ ڈاکٹر نذیر سے بات کی تو اس نے بھی یہی بتایا کہ تم نے وہاں فون کیا تھا۔ چنانچہ میں نے سوچ کوئی خاص

بطور ضمانت جمع کرادی تھی۔ پھر ایک گھنٹے بعد انہیں فون پر اطلاع دی گئی کہ جیسی کا پیڑ خراب ہو گیا ہے۔ اور دامان سے تقریباً چالیس کلومیٹر دور ایک اور تفریحی مقام پٹ گار میں کھڑا ہے۔ لیکن جب کمپنی کے ماہرین وہاں پہنچے تو جیسی کا پیڑ درست حالت میں تھا۔ اس کے بعد کسی کمپنی سے رابطہ نہیں کیا۔ اور ان سیاحوں کا اور کوئی پتہ نہ چل سکا ہے۔ اور ان کی دی ہوئی رقم بھی ابھی تک کمپنی کے پاس ہی بطور امانت موجود ہے۔ چنانچہ عمران نے بطور ایکسٹو سیکرٹ سرورس کے ممبران کو وہ جیلے بتا کر جو اس کمپنی سے ان سیاحوں کے معلوم ہوتے تھے۔ انہیں تلاش پر لگا دیا تھا اور ساتھ ہی اس نے بلیک زبرہ کو بھی کہہ دیا تھا کہ جیسے ہی ان کے بارے میں کوئی اطلاع ملے وہ اُسے یہاں فلیٹ میں فون کر دے۔ اور اب گھنٹی بجنے پر اُسے فوری خیال یہی آیا تھا۔ کہ کال بلیک زبرہ کی طرف سے ہی ہوگی۔

”داور بول رہے ہوں۔ تم نے لیبارٹری میں بھی فون کیا تھا اور رہائش گاہ پر بھی۔“ — دوسری طرف سے سر داور کی برہمی مہمندی سی آواز سنائی دی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ سر سے لے کر پیر تک برف کے سمندر میں ڈوبتا چلا جا رہا ہو جس سر داور کے لئے وہ اس قدر پریشان تھا وہ پوچھ رہے تھے کہ غیریت ہے۔

”آپ کہاں سے فون کر رہے ہیں“ — عمران نے پوچھا۔

”رہائش گاہ سے۔ کیوں“ — سر داور نے کہا۔

کا م ہی ہو گا۔ کیا بات تھی۔ کیا کوئی مسئلہ درپیش تھا۔ سردار نے کہا۔

"اب کیا بتاؤں۔ آپ لی اس پرسکون آواز سننے کے لئے بجائے میں نے کتنا خون جلا یا ہے۔ اور سیکرٹ سروس کا چیف ایک ٹوکٹا پریشان رہا ہے۔ اس دقت بھی پوری سیکرٹ سروس آپ کی تلاش کے لئے حرکت میں ہے۔" عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ دیکھو۔ مجھے کیا ہوا تھا۔" سردار نے حیران ہو کر پوچھا۔

"پہلے یہ بتائیے کہ کیا پاکستان میں کوئی اور سائنس دان آپ کے ہم نام ہیں۔ میرا مطلب ہے۔ نام بھی آپ کا اور ساتھ ہی انہیں سر کا بھی خطاب ملا ہو جو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہم نام بھی کوئی نہیں ہے۔ آخر تم کیا پیمائیاں کھجوا رہے ہو۔ کھل کر بتا دیکر مسئلہ ہے۔" سردار نے اس بار قدرے جھنجھلائے ہوئے بلے میں کہا۔

"چیف کو ایکرمیا سے ایک خفیہ اطلاع ملی تھی کہ پاکستان کے سائنس دان سردار کو اغوا کرنے کے لئے ایک خفیہ تنظیم پاکشیا پنچ پکلی ہے۔ اور ان کا منصوبہ یہ ہے کہ وہ لوگ آپ کو اغوا کریں انہیں ایک دوسری پیشہ در قابل تنظیم کے ذریعے وہیں پاکستان میں ہی ختم کر دیا جائے تاکہ آپ کے اغوا کا کلیو ہی نہ مل سکے۔ چنانچہ چیف نے سیکرٹ سروس کو الرٹ کو دیا اور ساتھ ہی مجھے بھی حکم سنا دیا کہ اپنے

بزرگوار کی حفاظت کرو۔ کہیں اس عمر میں پھسل نہ جائیں۔" عمران نے کہا۔

"تم۔ شمر یہ آدمی ہو۔ اچھی بھلی بات کرتے کرتے پٹری سے کیوں اتر جاتے ہو۔ اب میری عمر یہی ہے پھسلنے کی۔" سردار نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

"اس عمر میں تو پھسلنے کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ جناب۔ کیونکہ جوانی کا زور تو ہوتا نہیں کہ پیر چھریں۔" عمران نے جواب دیا۔ اور سردار ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"اب میں سمجھ گیا ہوں کہ تم اتنے پریشان کیوں تھے۔ بہر حال میری طرف سے چیف کا شکریہ ادا کر دینا کہ انہیں مجھ جیسے عام سے آدمی کے لئے اس قدر پریشانی اٹھانی پڑی۔ میں ان کا بے حد ممنون ہوں۔" سردار نے کہا۔

"ادہ۔ میں نے جو خون جلا یا ہے اس کا کیا ہو گا۔" عمران نے روٹھ جانے والے انداز میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں جس مسئلے کے لئے شو نو سائنس دان کے پاس گیا تھا وہ مصنوعی خون کا ہی مسئلہ تھا۔ جیسے ہی وہ اسے بنالینے میں کامیاب ہو گئے۔ میں کنستریٹر کو لے آؤں گا تمہارے لئے۔" سردار نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"مصنوعی خون۔ کیا مطلب۔ مصنوعی خون بنانے سے کیا فائدہ ہو گا۔" عمران نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"عام سا فائدہ تو ظاہر ہے کہ خون کی بیماریوں والے مریضوں کو یہ

مصنوعی خون کام دے گا۔ زخمیوں اور آپریشنوں کے سلسلے میں بھی کام آئے گا۔ میرا مطلب ہے۔ انسانی جان بچانے کے لئے اہم ایجاد ہے۔ لیکن اس کا ایک دفاعی استعمال بھی ہو چکا ہے۔ ہمیں تو معلوم ہی ہو گا کہ ایسی لیبارٹریاں جن میں ایٹمک تابکاری کا خطرہ موجود ہوتا ہے۔ وہاں سائنس دان اور دوسرے کام کرنے والا عملہ باوجود زبردست حفاظتی اقدامات کے متاثر علاج بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اس تابکاری کا سب سے زیادہ اثر خون کے خلیات پر ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ ان لیبارٹریوں اور حساس جگہوں پر کام کرنے والے سائنس دانوں اور دوسرے عملے کے افراد کے جھوس میں مصنوعی خون جس میں خاص طور پر یہ تاثیر رکھی جائے گی کہ وہ تابکاری سے اثر پذیر نہ ہو سکے۔ ٹرانسفر کر دیا جائے گا۔ اس لئے ایسے دفاعی آلات کی پیداوار کو زیادہ سے زیادہ تیز رفتار سے حاصل کیا جانا ممکن ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس مصنوعی خون میں ایسے کیمیکلز بھی ملا دیئے جائیں گے جو ذہنی فعالیت کی طاقت کو بے حد بڑھا دیں گے۔ اس طرح عام سائنس دان بھی ذہنی طور پر انتہائی طاقتور ہو جائے گا۔ بس یوں سمجھو کہ سپر سائنسدان بناد ہو سکیں گے۔ بہر حال یہ تو ابتدائی امکانات ہیں۔ جب اس پر کام آگے بڑھے گا۔ تو اور سچانے کتنے اہم امکانات سامنے آئیں گے۔

مرد اور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”بہت خوب۔ واقعی یہ تو ایک انقلابی ایجاد ہوگی۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ انقلابی بھی اور سپر بھی۔ اس لئے اس کا نام بھی سپر بلڈ رکھا

”کیا ہے۔“ مرد اور نے جواب دیا۔

”او۔ کے۔ مرد اور۔ اب یہ آپ کے اغوا والا مسئلہ تو بہر حال ختم ہو گیا۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ سائنس کا ٹکریس کے دوران آپ کو اغوا کئے جانے کا پلان بنایا جائے۔ چنانچہ آپ نے محتاط بھی رہنا ہے ویسے میں ایسے انتظامات کر دوں گا جس سے اگر کوئی خطرہ پیدا ہوا بھی یہی تو اس سے نمٹ لیا جائے گا۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اس کی فکر مت کرو۔ وہ کافر نس فی الحال کسی وجہ سے ملتی ہوئی ہو گئی ہے۔ اب دوبارہ اس کی ڈیٹ دی جائے گی۔ اب میں واپس لیبارٹری جا رہا ہوں۔ اور تم جانتے ہو کہ وہاں کسی قسم کے خطرے کا کوئی امکان نہیں ہے۔“ مرد اور نے کہا۔ اور عمران نے او۔ کے کو کہہ دیا۔ پھر مرد اور نے جب ریسور رکھا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ اور کرڈیلر دبا کر اس نے بلیک زیر کو ساری بات بتائی۔ تاکہ وہ سیکرٹ مرد دس کے ممبران کو واپس بلائے اور ریسور رکھ دیا۔

”مجھے اس ٹرمین کو بھی کال کر دینی چاہئے۔ وہ بیچارہ سچا آدمی بھی خواہ مخواہ خوار ہونا پھر رہا ہوگا۔“ عمران نے اچانک نیال آتے ہی بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور خصوصی کمرے سے ٹرمین کو ٹرانسفر کال کرنے کے لئے وہ صوفے سے اٹھنا ہی چاہتا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی آہٹ باد پھر بج اٹھی۔

”علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) بزبان خود تکلم پذیر ہے۔ فرمائیے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے

منصوص پہلے میں کہا۔ کیونکہ سردار کی بازیابی کے بعد اس کے ذہن پر موجد و بوجہ نعمت ہو چکا تھا۔ اس کا موڈ خوشگوار ہو چکا تھا۔

”جوانا بول رہا ہوں ماسٹر۔۔۔ دوسری طرف سے جوانا کی آواز سنائی دی۔ تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اُسے مس ڈکشا اور نواب ارسلان والا قصہ یاد آگیا۔ حالانکہ سردار کے چکر میں الجھ کر وہ اس بات کو میرے سے ہی بھول گیا تھا کہ اس نے جوزف اور جوانا کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے۔

”ہاں۔ کیا رہا۔ کیا وہ کھنڈرات میں رہنے والی روح قابو میں آئی یا نہیں۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ماسٹر۔ ایک زمین لڑکی اس نواب ارسلان کے گھر میں ہی رہی وہ دوبارہ کھنڈرات میں گئی ہی نہیں۔ اور پھر نواب ارسلان خود اُسے اپنی کا رہیں وارا حکومت لے آیا اور اس نے اس کے لئے ہوائی جہاز کا ٹھکانہ خریدا۔ اور اُسے لائن میں بھجوا کر وہ اس وقت تک دھان رکا رہا جب تک فلائٹ پرواز نہ کر گئی۔ اس کے بعد وہ واپس دولت گڑھ چلا گیا۔۔۔ جوانا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”مطلب ہے کہ روح پرواز بھی کر گئی اور تم دونوں صرف اُسے پرواز کرتے دیکھتے ہی رہ گئے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں ماسٹر۔ تم نے جو حکم دیا تھا اس کی تعمیل تو بہر حال ہوئی ہی تھی۔ اس لئے مس ڈکشا اس وقت رانا لاؤس میں بے ہوش پڑی ہوئی ہے۔۔۔ دوسری طرف سے جوانا نے کہا۔ تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”تو کسی سپر مین کی طرح اڑتے ہوئے جہاز میں پہنچ کر اُسے واپس اڑا لئے ہو۔“ عمران نے واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں ماسٹر جب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ نواب ارسلان فلائٹ کی روانگی تک یہاں سے واپس نہ جائے گا۔ تو میں نے کارروائی شروع کر دی۔ فلائٹ مقررہ وقت سے آدھا گھنٹہ لیٹ تھی۔ چنانچہ میں سیدھا ایئر پورٹ مینج کے پاس پہنچ گیا۔ اس کے بعد ایئر پورٹ مینج کو میری یہ بات مانتی پڑی کہ وہ مس ڈکشا کا کھٹ حکومت کے احکامات کی بنا پر کینسل کر لے اور مس ڈکشا کو جہاز سے اُتار کر اس طرح واپس لے آئے۔ کہ ایئر پورٹ پر موجود باقی عملے کو اس کا علم بھی نہ ہو سکے۔ چنانچہ مینج نے کھٹ کینسل کر دیا۔ اور پھر مجھے جب میں ساتھ بٹھا کر وہ جہاز کی روانگی سے دس منٹ پہلے جہاز تک پہنچا۔ پائلٹ اور

سٹیورٹ سے بات چیت کی اور اس کے بعد مس ڈکشا کو یہ کہہ کر اُتار لیا گیا کہ اس کے کاغذات جلی ثابت ہوئے ہیں۔ مس ڈکشا نے شور مچانے کی کوشش کی۔ لیکن پھر یہی ایک گھر کی سے وہ ہم کو چپ میں ہمارے ساتھ بیٹھ گئی۔ اس کے بعد ایئر پورٹ مینج نے اپنے ساتھ فلائٹ روانہ کرائی۔ اس کے بعد وہ اسے اپنے دفتر میں لے آیا۔ جب جوزف نے مجھے آکر اطلاع دی کہ نواب ارسلان واپس جا رہا ہے۔

تو میں نے ات اس کے پیچھے جانے کے لئے کہا۔ اور اس کے بعد میں مس ڈکشا کو لے کر رانا لاؤس پہنچ گیا۔ جوزف دے ابھی تک واپس نہیں لوٹا۔۔۔ جوانا نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ جوانا نے اس ایئر پورٹ مینج کو کس انداز میں مجبور کیا

”نام دچر ڈے اور کمرہ نمبر چوبیس تیسری منزل — جوزف نے جواب دیا تو عمران کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔
”کمال ہے۔ حیرت ہے۔ تم دونوں تو گھاگ جاسوس لگ رہے۔“

”ماں۔ اس کا نام جو اتنا ہے اور یہ پاکویشیا فی نوادرات کا محافظ ہے۔ یہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ تم پاکویشیا فی نوادرات اس طرح سمجھ لی کہ اسے ایک مریضی لے جاؤ۔ اس لئے یہ تمہیں جہاز سے اتار کر لے آیا۔ بس شک کر دو کہ اسے غصہ نہیں آگیا۔ ورنہ تمہارا جسم بے شمار ٹکڑوں میں بکھیرا دے پر ہی پڑا جو اتنا۔۔۔ عمران نے بڑے سادہ سے پلو میں کہا اور ڈکشا کے چہرے پر شدید خوف کے

کچھ کے مطابق پاکیسٹیا کے جرائم پیشہ افراد اس پر عملہ بھی کر سکتے ہیں۔
 کیونکہ اس کے پاس بے شمار قیمتی نوادرات ہیں۔ چنانچہ دوسری صبح
 وہ مجھے کار میں بٹھا کر ایئر پورٹ لے آیا۔ مکملٹ بھی اس نے مجھے لاکر دیا۔
 اور پھر وہ مجھے لاڈلج میں چھوڑنے گیا تو اس نے مجھے ایک چھوٹی سی
 ڈبیادے کر کہا کہ لاڈلج میں ایک ایکری میٹر کا لی موجود ہوں گے۔
 یہ ڈبیائیں اُسے دے دوں اور صرف اتنا کہہ دوں کہ یہ نواب
 ارسلان نے بھیجی ہے۔ اس نے مجھے اس کا علیہ بھی بتادیا۔ لاڈلج میں وہ
 واقعی موجود تھا۔ میں نے ڈبیاد اس کو دے دی۔ اس کے بعد میں جہاز
 میں سوار ہوئی۔ تو وہ کارل میرے ساتھ والی سیٹ پر ہی موجود تھا۔ پھر
 مجھے نیچے اتار لیا گیا۔ اور اب میں یہاں موجود ہوں۔“ _____ ڈکشا نے
 پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کارل کا حلیہ کیا تھا۔ پوری تفصیل بتاؤ۔۔۔ عمران نے ہونٹ چبائے ہوئے کہا اور جواب میں ڈکٹانے علیہ بتادیا۔

"جوانا، تم اس کا خیال رکھو۔ میں آرہا ہوں۔۔۔ عمران نے کمرے سے اٹھتے ہوئے جوانا سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس کمرے سے نکل کر اس طرف کو بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے ریسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ۱۷۸ کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹنٹ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ جوئل شیرون کے کمرہ نمبر چوبیس۔ تیسری منزل پر ایک غیر ملکی رہتا ہے۔ رچرڈ۔ اُسے فوڈ انوائسز اکرا کر رانا بلاؤں سبھو ادو۔ ادرا یکڑ مسامں فانان ایکشنس کو الٹ کر دو کہ آج

صبح جو فلائٹ پاکیشٹیا سے ایکرمیا روانہ ہوتی ہے وہ اب ایکرمیا پہنچنے والی ہوگی۔ اس پر ایک ایکرمین سوار ہے۔ اس کا نام کارل ہے۔ اُسے ایکرمیا پہنچتے ہی گھیر لیا جائے۔ اس کے پاس ایک گرو فلم رول ہوگا۔ وہ اس سے حاصل کرنا ہے۔ — عمران نے تیز بچے میں کہا۔

”کس رول کی بات کر رہے ہیں آپ؟ — دوسری طرف سے بیک زمرہ نے حیران ہو کر کہا۔

”ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ تم احکامات دے دو۔ اور پھر ڈھیلے ہی اغوا ہو کر دانش منزل پہنچے۔ مجھے یہاں رانا کا دس میں فون کر دینا۔ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

ٹرڈ میسن نے کارپس ٹاپ کلب کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتار کر وہ عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اس وقت میک اپ میں تھا۔ سکارتین کا نام اس نے سنا ہوا تھا۔ لیکن اُس نے کبھی اس کی طرف توجہ نہ کی تھی۔ کیونکہ ایسے گروپ ایکرمیا میں لاکھوں نہیں تو ہزاروں تو لیتھینا موجود ہوں گے۔ ٹرڈ میسن کا واسطہ چونکہ صرف بین الاقوامی تنظیموں سے رہتا تھا۔ اس لئے وہ ان مقامی اور چھوٹے گروپوں کے بارے میں تفصیلات نہ جانتا تھا۔ کلب کے بال میں داخل ہو کر وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

”جی صاحب — کاؤنٹر پر موجود نوجوان نے کارڈ باری انداز میں ٹرڈ میسن سے پوچھا۔

”بالڈون سے کہو کہ رانگلش سے وائر آیا ہے۔ وائرنگروپ کا چیف — ٹرڈ میسن نے سر دہلچے میں کاؤنٹر میں سے مخاطب ہو

کہو کہہا۔

"یس سون۔ کاؤنٹر میں ٹرومین کی شخصیت اور بچے کے ساتھ ساتھ اس کے چیف ہونے کا سن کر خاصا مرعوب نظر آنے لگ گیا تھا۔ اس نے کاؤنٹر کے نیچے خانے میں رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کا ایک نمبر پریس کر دیا۔

"باس۔ کاؤنٹر سے جا رہی بولی رٹ ہوں۔ رانگٹن سے وائرنگ روپ کے چیف جناب وائر نہاں آئے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ کاؤنٹر میں نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ دوسری طرف سے سننے کے بعد کاؤنٹر میں نے رسیور رکھا۔ اور پھر ایک طرف کھڑے ایک نوجوان کو بلایا۔

"صاحب کو باس کے پیدل آفس میں پہنچا دو۔" کاؤنٹر میں نے اس نوجوان سے کہا۔

"آئیے جناب۔" نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں ٹرومین سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر ایک سائیڈ پر موجود لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ٹرومین سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ وائرنگ روپ رانگٹن کا خاصا معر ف گروپ تھا اور ٹرومین اس کے چیف وائرنگ روپ کو کچھ اچھی طرح جانتا تھا اس لئے اس نے اس بالڈ دن سے ملنے کے لئے وائرنگ روپ کا ہی میک اپ کیا تھا۔ کیونکہ اُسے یقین تھا کہ وائرنگ کا نام سن کر وہ فوری ملاقات کے لئے تیار ہو جائے گا۔ اور ہوا بھی ایسے ہی تھا۔

تھوڑی دیر بعد کلب کے نیچے تہ خانوں میں اُسے ایک کمرے کے دروازے پر سے جایا گیا۔ ساتھ آنے والے نے دروازے کی

سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا۔

"جناب وائر صاحب آئے ہیں باس۔" اس نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اور کے۔" اس بٹن کے نیچے لگی ہوئی جالی میں سے ایک کرنٹ سی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی کمرے کا دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔

"تشریف لے جائیں جناب۔" ٹرومین کے ساتھ آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ٹرومین سر ہلاتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ لیکن کمرے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ جیسے ہی ٹرومین اندر داخل ہوا۔ اس کے عقبنہ میں دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی چھت پر ایک تخت تیز روشنی کا جھماکا ہوا۔ اور اس سے پہلے کہ ٹرومین کچھ سوچتا دوسرے لمحے چھت سے نیلے رنگ کی تیز روشنی کا دھارا

ٹرومین پر پڑا اور ٹرومین کیوں محسوس ہوا جیسے اس روشنی کے دھارے نے اسے اندھا کر دیا ہو۔ یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے ہزار دین حصے کی حد تک ٹرومین کو ہوا۔ اس کے بعد اس کے تمام احساسات ہی فنا ہو کر رہ گئے۔ پھر جس طرح انتہائی گہرے اور اندھیرے کنویں کی تہہ میں روشنی کا نقطہ چمکتا ہے۔ اس طرح اس کے ذہن کی لعید گہرائی میں روشنی کا نقطہ چمکا اور پھر آہستہ آہستہ روشنی پھیلنے لگی۔ جب اس کا شعور جاگا تو ٹرومین کے ذہن میں پہلا منظر اُسی دفتر نما کمرے کا ابھرا۔ لیکن دوسرے

لے یہ دیکھ کر اس کے ہونٹ پہنچ گئے کہ وہ ایک ستون کے ساتھ اس کی جڑ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ اس گول ستون کے عقب میں لپکتے ہوئے تھے۔ چونکہ وہ بے ہوش تھا۔ اس لئے ظاہر ہے خود کھڑا نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن اب ہوش میں آنے کے بعد وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ایک نظر اپنے لباس اور خاص طور پر پیروں میں موجود جوتوں پر ڈالی اور دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ رہ گئی۔ اس کے جسم پر اپنا ہی لباس اور پیروں میں اپنے ہی جوتے موجود تھے۔ اور اس صورت میں اُسے اپنے بندھے ہونے کی کوئی فکر نہ تھی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ اور ہر قسم کے ساز و سامان سے خالی تھا۔ کمرے کی ساخت بتا رہی تھی کہ یہ بہت غائب ہے۔ اور اس کا صرف ایک ہی دروازہ تھا۔ ٹرومین نے دایاں پیر اوپر کے پیر کے پچھلے حصے کو مخصوص انداز میں فرش پر مارا تو بوٹ کے اندر سے ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔ اور ٹرومین دائیں پیر کو موڑ کر ستون کی عقبی طرف لے گیا۔ پوری طرح پیر کو عقبی طرف لے جانے کے لئے اُسے ایک ٹانگ پر نیچے کی طرف جھٹکنا پڑا۔ لیکن جیسے ہی یہ عقبی طرف گیا۔ ٹرومین نے ایڑی کو فرش پر مارا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ستون کے عقبی حصے کی طرف مڑے ہوئے بازوؤں کو ہلکا سا جھٹکا لگا۔ اس کے ساتھ ہی فرش پر لوہا گرنے کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے دونوں بازو کھل گئے۔ اور ٹرومین نے ہاتھ اُگے کی طرف کئے۔ کھاتیوں میں جھٹکڑی کے کلپ موجود تھے اور ٹرومین کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ

رہ گئی۔ وہ ستون کے عقب کی طرف مڑا۔ ستون کے عقب میں فرش پر جھٹکڑی کا درمیان فی حصہ بٹھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں سرے اس طرح کئے ہوئے تھے جیسے کسی نے آری سے کاٹ دیئے ہوں۔ ٹرومین نے اُسے اٹھا کر جیب میں ڈالا۔ اور پھر اپنی چپوں کو ٹوٹا بنا ٹروین کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر ایک بار بھر مسکراہٹ رہ گئی۔ کیونکہ سائید جیب میں موجود مشین پستل تو غائب تھا۔ لیکن کوٹ کی اندر دنی جیب میں ایک مخصوص پستل موجود تھا۔ اس نے وہ چپٹا سا پستل نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اُسی لمحے اُسے بند دروازے کی دوسری طرف قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے دوبارہ ستون کی طرف بڑھا۔ اور پہلے والی جگہ پر کھڑے ہو کر اس نے دونوں بازو ستون کے عقب میں کمرے کے دونوں کھاتیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیا۔ چھوٹا اور چپٹا پستل اب اس کی ایک ہتھیلی میں چھپا ہوا تھا۔ وہ اس طرح کھڑا تھا جیسے ابھی تک اس کے عقب میں ہاتھ جھٹکڑی میں بندھے ہوئے ہوں۔ وہ جانتا تو اندر آنے والوں کو فوری طور پر چھاپ سکتا تھا۔ لیکن وہ پہلے چیک کرنا چاہتا تھا کہ کیا یہ سارا کام اس بالذند کا ہے۔ یا بالذند نے اُسے پیرا سر اور پیرے پر بے ہوشی کو کے کسی اور تنظیم کے حوالے کر دیا ہے۔ اُسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک لمبے قد اور بھرے ہوئے جسم کا آدمی جس کے جسم پر چمپت لباس تھا اندر داخل ہوا۔ اس آدمی کا چہرہ زخموں کے مندرجہ شدہ نشانات سے پر تھا۔ آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اور اس کی پیشانی کے گرد زرد رنگ کی پٹی باندھی ہوئی

تھی۔ اس زرد پٹی پر جگہ جگہ سرخ رنگ سے خوف ناک بچھوئے ہوئے تھے۔ اور اس پٹی پر بنے ہوئے بچھوؤں کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا کہ یہ بالڈون ہے۔ سکارپین کا چیف۔ اس کے ہاتھ میں ایک خاردار کوڑا تھا۔ جبکہ سائیڈ ہولسٹروں میں بھادی دستوں والے دیوالو ابھی موجود تھے۔ اس کے پیچھے مشین گنیں اٹھائے دو آدمی بھی اندر آئے۔ بالڈون تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا۔ اور پھر ٹردمین سے چند قدم کے فاصلے پر رک کر اس نے پہلے زور سے کوڑے کو فضائیں پٹھایا۔ جیسے ٹردمین پر کوڑے کا دعب ڈالنا چاہتا ہو۔ اور ٹردمین کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی۔ بالڈون کے اس انداز سے ہی وہ سمجھ گیا تھا یہ آدمی انتہائی تھرڈ ریٹ مجرم ہے۔

"تم وادربین کر میرے پاس آئے تھے۔ کیوں؟" بالڈون نے بڑے دعب دار لہجے میں پوچھا۔

"اس لئے کہ میرا خیال تھا کہ تم وادرب کو ملنے سے انکار نہ کر دے گے اور میرا خیال درست ثابت ہوا۔" ٹردمین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو اور کیوں مجھ سے ملنا چاہتے تھے؟" اس بار بالڈون نے جو ٹھٹھکتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کے چہرے پر ٹردمین کا اطمینان دیکھ کر انہیں کے تاثرات ابھرائے تھے۔

"اس لئے تاکہ تم سے پوچھ سکوں کہ تم نے پاکیشیا کے سائنسدان کو اغوا کرنے کا مشن کس پارٹی سے حاصل کیا تھا اور تم نے اس سائنسدان کو پاکیشیا سے اغوا کر کے کہاں بھجوانا تھا؟" ٹردمین

نے اُسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا تو بالڈون بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم۔۔۔ تمہارا کیا تعلق ہے اس اغوا سے۔ کیا تم پاکیشیا کی ہو۔ کیا تم ڈبل میک اپ میں ہو؟" بالڈون نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ایکرمین ہوں اور یہاں ایکرمیا میں پاکیشیا کے مفادات کا نگہبان ہوں۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ تم نے گرن کے ذریعے اغوا کر لے والوں کو ہلاک کرانے کا مشن اس فیلڈ کے کلرز کو دیا تھا۔ کلرز اور اس کے چیف پولیس کمشنر جب تک کو بھی میں نے ہلاک کیا ہے۔ پھر جب تک سے مجھے گرن کا پتہ چلا۔ اور گرن کے ذریعے تمہارا۔ اس لئے انکار کرنے کی ضرورت نہیں۔ تم مجھے وہ بارٹی بتا دو۔ جس نے تمہیں یہ مشن دیا تھا کیونکہ تمہاری ذہنی سطح دیکھ کر اتنا تو میں سمجھ گیا ہوں۔ کہ گرن کی طرح تم بھی مڈل میں ہو۔ تمہارے اندر ایسی صلاحیتیں نہیں ہیں کہ تم کو بین الاقوامی کام کرو۔ اور سو اگر تم مجھے تفصیل بتا دو تو میرا وعدہ کہ گرن کی طرح تمہیں بھی زندہ بھجوڑ دوں گا ورنہ دوسری صورت میں تم نہیں جانتے کہ تمہارا کیا حشر ہو سکتا ہے۔"

ٹردمین نے انتہائی بااعتماد اور ٹھنڈے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم۔۔۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم مجھے دھکیاں دو۔ میں تمہاری کھالی اتار دوں گا مرام زادے۔" بالڈون نے یک نعت پاکوں کی طرح چیخے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا کوڑے

آدمی موجود رہتے ہوں گے جنہیں اس نے ہلاک کر دیا ہے۔ اور بالڈون
اس کار میں آیا ہوگا۔ اور انہی میں سے کسی نے یقیناً اُسے بے ہوشی ختم
کرنے والا انجکشن وغیرہ لگایا ہوگا۔ کیونکہ وہ بالڈون کے دفتر میں کسی
ریزکری کے وجہ سے بے ہوش ہوا تھا۔ اور ظاہر ہے ریزس بے ہوش ہونے
والا خود بخود ہوش میں نہیں آسکتا۔ اور بالڈون نے انہیں خون
پر حکم دیا ہوگا کہ وہ اس سے پوچھ گچھ کے لئے آ رہا ہے اس لئے اسے
ہوش میں لایا جائے اور وہ لوگ اُسے انجکشن لگا کر باہر بالڈون کے
استقبال کے لئے چلے گئے ہوں گے۔ اس طرح ٹرڈمین کو بوٹ میں موجود
مخصوص ریزکری مدد سے ہتھکڑی کاٹنے کا موقع مل گیا تھا۔ وہ یہی سوچتا
ہو ادا پس اس تہ خانے میں پہنچ گیا۔ بالڈون ابھی تک بے ہوش پڑا
تھا۔ ٹرڈمین ایک نظر اس پر ڈال کر کمرے کی عقبی دیوار میں موجود
الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی تو اس کے اندر ویسی
ہی کئی ہتھکڑیاں موجود تھیں۔ جیسی اس کے ہاتھ میں ڈالی گئی تھی اور
جس کے کوڑے ابھی تک اس کی دونوں کلائیوں میں موجود تھے۔ ٹرڈمین
نے ایک ہتھکڑی اٹھائی اور اُسے جب میں ڈال کر وہ بالڈون کی طرف
بڑھا۔ بالڈون کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا وہ ستون کے قریب
لے آیا۔ اور اُسے اس ستون کے ساتھ جھکا کر اس کے دونوں بازو عقب
میں کر کے ہتھکڑی اس نے اس کی دونوں کلائیوں میں ڈال کر جانی
لگا دی۔ اب بالڈون بالکل اُسی طرح بندھا ہوا تھا جیسے اس کے
آدمیوں نے ٹرڈمین کو باندھا تھا۔ اس چابی کی مدد سے اس نے
اپنی دونوں کلائیوں پر موجود کوڑے بھی کھول کر فرش پر پھینک دیئے۔

والا بازو تیزی سے اوپر اٹھایا تھا کہ ایک سخت ٹرومین کا دایاں ہاتھ
آگے کی طرف آیا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا کوڑا ٹرومین کے جسم
پر پڑتا۔ یکے بعد دیگرے تین دھماکے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی کمرہ
انسانی جیٹوں سے گونج اٹھا۔ مشین گنوں سے مسلح دونوں آدمی چیختے
ہوئے نیچے گرے تھے اور پھرتے گئے۔ جب کہ بالڈون کے اس ہاتھ پر
گولی بڑی تھی۔ جس میں اس نے کوڑا پکڑا ہوا تھا اور گولی نے اس کی
تین انگلیاں ہی اڑا دی تھیں۔ اور وہ جبری طرح چیختا ہوا بے اختیار
تیچھے بٹھا۔ اور پھر نیچے گرے ہوئے اپنے ساتھیوں سے ٹکرا کر پشت کے
بل فرش پر جا گرا۔ اس کی دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے خون بہہ رہا
تھا۔ کوڑا اس کے ہاتھ سے نکلی کر ایک طرف جا گرا تھا۔
” اچھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ ورنہ دوسری کوئی ٹھیک پیشانی پر پڑے گی۔“
ٹرڈمین نے غرائے بولے کہا۔ اور بالڈون تیزی سے اٹھایا تھا۔ کہ
ٹرڈمین کا ہاتھ کبکی کسی تیزی سے گھوما اور بالڈون کنبشی پر ضرب
کھا کر چیخا ہوا اچھل کر کسی گیند کی طرح سائیکڈ کی دیوار سے ٹکرا کر نیچے
گرا اور بے حس و حرکت ہو گیا۔ ٹرڈمین چند لمحوں خاموش کھڑا رہا۔
دیکھتا رہا۔ پھر اس نے پسٹل واپس جیب میں ڈالا اور اس کے ایک
ساتھی کے ہاتھ سے نکلنے والی مشین گن اٹھا کر وہ تیزی سے کھلے
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی عمارت تھی۔ لیکن عمارت
خالی تھی۔ صرف پورچ میں ایک نئے ماڈل کی بڑی سی کار موجود تھی۔
باقی ڈال کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ٹرڈمین سمجھ گیا کہ اس عمارت کو
انہوں نے پوچھ گچھ کے لئے مخصوص کیا ہوا ہوگا۔ اور یہاں وہی دو

ہوں کہ سب کچھ کھل کر بتا دو۔ ورنہ پھر تمہارے جسم پر ایک بوٹی بھی سلامت نہ رہے گی۔" ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے کہا ہے کہ میں نے ایسا کوئی مشن نہیں لیا۔ اور نہ گمن کو دیا۔ اس نے بکواس کی ہے اور اب تم بھی بکواس کر رہے ہو۔ سجانے تم کون ہو۔ اور کیوں زبردستی مجھ سے کچھ اگلا ناچاہتے ہو۔" بالڈون نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا۔

"اور۔۔۔۔۔ اب میں کچھ نہ پوچھوں گا۔ جب تمہارا دل چاہے بت دینا۔" ٹرومین نے مہربانے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کا ماتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور پھر کوڑے کی سڑاک سڑاک کے ساتھ ہی تہہ خانہ بالڈون کے حلق سے بھگنے والی بے اختیار چیخوں سے گونجنے لگا۔ بالڈون کے جسم پر مسلسل کوڑے برس رہے تھے۔ اور اس کا جسم جگہ جگہ سے شدید زخمی ہو گیا تھا۔ تیسری یا چوتھی ضرب سے ہی وہ بے ہوش ہو گیا لیکن ٹرومین کا ماتھ نہ رکا۔ دوسرے کوڑے برسائے چلا جا رہا تھا۔ بالکل اس انداز میں جیسے وہ کسی انسان پر کوڑے نہ برس رہا ہو۔ بلکہ کسی ریت کے قیلے پر مشن کر رہا ہو۔ بالڈون صہیں کھا کر خود ہی ہوش میں آ گیا۔

"بتاتا ہوں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔" ہوش میں آتے ہی اس نے بذیادگی انداز میں چیخے ہوئے کہا۔

"بس ابھی سے کچھ اور حوصلہ دکھانا تھا۔ آخر تم بہت بڑے مجرم ہو۔ بولو۔ ورنہ اس بار ماتھ نہ رو کوں گا۔" ٹرومین نے

اور پھر وہ واپس مڑا اور اس نے فرش پر چڑھا ہوا کوڑا اٹھایا اور دوسرے لمحے سڑاک کی آواز کے ساتھ کوڑا استون کے ساتھ بھگڑے۔ بیٹھے بالڈون کے جسم سے ٹکرایا۔ پہلی ضرب ہی اس قدر زوردار تھی کہ بالڈون کو بے ہوشی کی وادی سے کھینچ کر ہوش کی دنیا میں لے آئی۔ بالڈون کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ ہوش میں آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم سے پھٹنے کی کوشش کی۔ لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ کسمسا کر رہ گیا۔ لیکن اس کے چہرے پر شدید ترین تکلیف کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ بالڈون۔" ٹرومین نے ہوا میں کوڑا پٹختاتے ہوئے مرد لہجے میں کہا تو بالڈون تیزی سے اٹھ کر استون کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"تم۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ کیسے آزاد ہو گئے تھے۔ تم تو بندھے ہوئے تھے۔" بالڈون نے تکلیف اور حیرت سے ملے جلے لہجے میں کہا۔

"یہ باتیں تم جیسے تھوڑا ریٹ بد معاش کی سمجھ میں نہیں آ سکتیں۔ اس لئے اسے چھوڑو اور مجھے بتاؤ کہ باکشیہ والا مشن کس نے تمہیں دیا تھا۔" ٹرومین نے سرد لہجے میں کہا۔

"کون سا مشن۔ اس گمن نے بکواس کی ہو گی۔ میں نے کوئی مشن اُسے نہیں دیا۔" بالڈون نے ہونٹ بیچتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو بہادر اور نڈر رہنے کی کوشش کر رہے ہو بہت خوب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ گمن نے میرے سامنے تمہیں فون کیا تھا اور تم نے اُسے بتایا تھا کہ مشن کیسٹل ہو چکا ہے۔ اب آخری بار کہہ رہا

غراتے ہوئے کہا۔
 ”مجھے — مجھے گرن والا مشن دیا گیا تھا۔ میں نے وہ مشن کمیشن رکھ کر گرن کے حوالے کر دیا تھا۔ میرا اس سائنس دان کے اغوا سے براہ راست کوئی تعلق نہ تھا۔“ بالڈون نے کراہتے ہوئے جواب دیا۔
 ”کس نے دیا تھا مشن“ — ٹرومین نے غراتے ہوئے پوچھا۔
 ”بگ باس نے۔ اس کا ایک آدمی متھیوز میرا دوست ہے۔ اس کی معرفت ایسے مشن مجھے پہلے بھی ملتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ مشن ایکریمیا کے اندر ہی ہوتے تھے۔ اس لئے میں خود کر لیتا تھا۔ اس بار مشن دو درواز ملک باکیشیا کا تھا۔ جہاں میں کبھی نہ گیا تھا اس لئے میں نے یہ مشن خود کرنے کی بجائے گرن کے ذریعے کلر کو دے دیا۔ متھیوز نے مشن دیتے وقت مجھے صرف اتنا بتایا تھا کہ بگ باس یہ اغوا پاکیشیا کے کسی مقامی گروپ سے مکمل کرائے گا۔ لیکن بگ باس نہیں چاہتا کہ اغوا کے بعد اس کا کوئی کھوسا منے آئے۔ اس لئے وہ اس مقامی گروپ کا خاتمہ کروا دے گا۔ لیکن پھر مجھے متھیوز نے کال کر کے بتایا کہ مشن کینسل ہو گیا ہے اور یہی بات میں نے گرن کو بتا دی تھی۔“ بالڈون نے کراہتے ہوئے اور نیم غشی کی حالت میں تفصیل بتائی۔
 ”اس متھیوز کا پتہ“ — ٹرومین نے پوچھا۔
 ”وہ جاکنی بار میں اٹھنا بیٹھا ہے۔ بظاہر کوئی دھندہ نہیں کرتا“ بالڈون نے جواب دیا۔

”اس کا حلیہ کوئی خاص نشانی“ — ٹرومین نے پوچھا اور بالڈون نے حلیہ اور نشانی بھی بتا دی
 ”او۔ کے۔ تم نے مجھ پر کوڑا اٹھایا تھا۔ اس لئے اس کی سزائیں تمہیں بہر حال موت ہی مل سکتی ہے۔“ ٹرومین نے سرد بلجے میں کہا۔
 اور موت کا لفظ سن کر بالڈون کے جسم نے جھلکا کھایا جی جھلکا کر ٹرومین نے بجلی کی سی تیزی سے وہی جھوٹا اور چپٹا پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے گولی بالڈون کی پیشانی میں گھس گئی۔ اس کا جسم ٹہری طرح تڑپا اور پھر وہ اسی بندھی ہوئی حالت میں سی ریت کے خالی ہوتے ہوئے بونے کی طرح کستون کی جڑیں ڈھیر ہو گیا۔ ٹرومین نے پسٹل جبب میں ڈالا اور تیزی سے مڑ کر وہ اس تہہ خانے سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کونٹھ میں کھڑی ہوئی کار میں بیٹھا اس کونٹھ سے نکلے اور پھر اس کا لونی سے باہر نکل کر اس نے ایک ایسی جگہ کار روک دی۔ جہاں سے اُسے آسانی سے ٹیکسی مل سکتی تھی۔ اس کی اپنی کار کلب کی پارکنگ میں موجود تھی۔ لیکن وہ بالڈون کی کار میں اس کے کلب نہ جانا چاہتا تھا۔ اس لئے ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ کلب سے کچھ دور پہلے ہی اترا۔ اور پھر بیدل چلتا ہوا وہ اپنی کار تک پہنچا اور چند لمحوں بعد اس کی کار واپس اس کے میڈ کو اور ٹرکی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ کیونکہ بگ باس نامی تنظیم کے متعلق وہ اچھی طرح جانتا تھا۔ یہ بین الاقوامی اور انتہائی منظم اور با د سائل تنظیم تھی۔ اس لئے اس کا نام سامنے آنے کے بعد اُسے اب اس تنظیم سے کوئی دلچسپی نہ رہی تھی۔ اُسے معلوم تھا کہ متھیوز اس تنظیم کا کوئی عام

سا کا دندہ ہی ہوگا۔ اس جیسا عام بد معاش اتنی بڑی تنظیم کا کوئی اہم
 دکن نہیں ہو سکتا۔ اور اب یہ بات بھی یقینی تھی کہ سائنس دان سر
 واد کو اغوا کر کے یقیناً اس بگ باس نمک ہی پہنچا یا گیا ہوگا۔ اس
 لئے اب وہ بیڈ کو ارنر پہنچ کر اس بگ باس تنظیم کے کسی اہم دکن یا
 اس کے چیف کو ٹریس کرانا چاہتا تھا۔ تاکہ اس پر ہاتھ ڈال کر اس جگہ
 کا پتہ چلا جائے کہ جہاں سر واد کو رکھا گیا ہوگا۔

عمرائے ڈکشا سے بیٹھا ادھر ادھر کی باتیں کر رہا تھا۔ وہ دراصل
 بلیک زبرد کی طرف سے کال کا منتظر تھا۔ تاکہ اس کال کے نتیجے کے
 طور پر وہ یہ فیصلہ کر سکے کہ اس ڈکشا کا کیا کیا جائے۔ اُسے اس بات
 پر حیرت ہو رہی تھی کہ آخر اس ڈبیا کو جس میں یقیناً مائیکرو فلم رول ہو
 سکا۔ اتنا لمبا چوڑا پیکر چلا کر اس ڈکشا کے ذریعے لائسنس نمک کیوں
 پہنچا یا گیا۔ جب کہ یہ رول اس کال تک کوئی بھی آدمی پہنچا سکتا تھا۔
 اس کے ذہن میں دو سوالیہ نشان موجود تھے۔ ایک تو یہ کہ اس مائیکرو
 فلم میں کیا تھا۔ کیا کوئی خامو لا تھا یا کوئی اور دستاویز تھی۔ اس کی
 اصل اہمیت کیا تھی۔ اور دوسرا یہ کہ اس سارے پیکر میں ڈکشا کو کیوں
 استعمال کیا گیا۔ اس کی کیا خاص وجہ تھی۔ یہ بات تو ظاہر تھی کہ
 ڈکشا کو استعمال کرنے کا فیصلہ اس رپر ڈن نے کیا تھا۔ اس لئے
 رپر ڈی بتا سکتا تھا کہ اس نے ڈکشا کو کیوں اور کس مقصد کے لئے

استعمال کیا۔

پھر تھوڑی دیر بعد جوزف نے اُسے آکر بتایا کہ کال آئی ہے تو عمران اٹھا اور تیز قدم اٹھاتا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں فون موجود تھا۔ ریسپو ایک طرف دکھا ہوا تھا۔ اس نے ریسپو دیکھا لیا۔

”یس۔۔۔ عمران نے مختصر ایچ میں کہا۔

”ظاہر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ ابھی ابھی صفدر نے رپورٹ دی ہے کہ ریچرڈ اس کے ہوٹل پہنچے سے پہلے کمرہ چھوڑ کر جا چکا ہے۔ صفدر نے اس کمرے کی تلاشی بھی لی ہے۔ لیکن کمرہ بالکل خالی ہے۔ وٹاں کاغذ کا ایک پرزہ تنگ نہیں ہے۔“ بلیک زیرو نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”تم ایسا کر دو کہ تمام ممبرز کو اس کا حلیہ وغیرہ بتا کر اس کی تلاش میں حرکت میں لے آؤ۔ خاص طور پر ایڈیٹورٹ۔ اور دارا انگو مت سے باہر جانے والے دوسرے راستوں کو بھی چیک کر دو۔ دوسرے ہوٹل وغیرہ بھی چیک کئے جائیں۔ اس کا ٹریس کیا جا حاضر ذریعہ ہے۔ اور فادرن ایجنٹ کو الٹ کر دیا تھا۔“ عمران نے تیز بولتے ہوئے کہا۔

”یس سر۔ ابھی فلاسٹ پہنچے ہیں کافی وقت رہتا ہے۔ وہ اُسے کو کر کے رپورٹ دیں گے۔ ظاہر ہے جواب دیتے ہوئے کہا۔“ اور کے۔ اب اگر ریچرڈ نے تو اُسے دانش منزل منگو انگریٹن روم میں پہنچا دینا۔ میں اس پر اسرار کہا فی کے ایک ادکر درار کے پاس جا رہا ہوں۔ واپسی میں دانش منزل آؤں گا۔ تو پھر تفصیل بتاؤں۔ باتیں ہوں گی۔“ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ریسپو رکھ کر

وہ واپس ڈکشا کے پاس پہنچا۔

”مس ڈکشا۔ ابھی تم نہیں رہو گی۔ اور یہ بھی سن لو کہ تم یہاں محفوظ رہو گی۔ لیکن اگر تم نے فرار ہونے کی کوشش کی تو پھر تمہیں گولی مار دی جائے گی۔ سمجھیں۔ ویسے تمہیں یہاں کوئی تکلیف نہ ہو گی۔“ عمران نے تیز لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی سوال کرتی عمران تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ پھر اس نے جوزف کو ڈکشا کا خیال رکھنے کا کہہ کر جونا کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

”جونا کے ساتھ جانے کا مطلب ہے کہ آپ کہیں دور جا رہے ہیں“ جوزف نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ ریچرڈ چونکہ فوری طور پر دستیاب نہیں ہو سکا۔ اس لئے میں اس نواب ارسلان کے پاس جا رہا ہوں۔ کیونکہ فوری طور پر اب یہی بتا سکتا ہے کہ یہ سارا چکر کیا ہے۔ ایک منٹ۔ اس کے پاس یقیناً فون ہو گا۔ پہلے میں چیک کر لوں کہ وہ دولت گڑھ میں موجود ہے یا نہیں۔ خواہ خواہ کا چکر نہ بڑھ جائے۔“ عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھا۔ انکو اتنی سی سے اُسے نواب ارسلان کا نمبر معلوم ہو گیا۔ چنانچہ اس نے نمبر ڈائل کر دیا۔

”نواب ارسلان ہاؤس۔“ رابطہ قائم ہونے ہی دوسری طرف سے ایک مودبانہ سی آواز سنائی دی۔ اور بولنے والے کا انداز اور لہجہ سن کر ہی عمران سمجھ گیا کہ بولنے والا ملازم ہے۔

”میں دارا انگو مت سے مرزا عبدالصمد بول رہا ہوں۔ انٹیک ورلڈ

سوسائٹی کا چیئرمین نواب ارسلان صاحب سے بات کرائیں۔
 عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”جی اچھا۔ ہو لڈ آن کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر
 چند لمحوں بعد دوسری آواز سیدو پر ابھری۔

”نواب ارسلان بول رہا ہوں۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں۔“
 نواب ارسلان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

”نواب صاحب۔ میں دارالحکومت سے مرزا عبدالصمد بول رہا ہوں۔
 اٹلیک ورلڈ سوسائٹی کا چیئرمین۔ سوسائٹی یہاں دارالحکومت میں
 آئندہ جتنے نوادرات پر ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کرنا چاہتی
 ہے۔ اور سوسائٹی کے بورڈ آف گورنرز نے اس بین الاقوامی کانفرنس
 کی صدارت کے لئے آپ کا نام تجویز کیا ہے۔ کیونکہ بورڈ آف گورنرز
 کے مطابق اس وقت پاکیشیا میں آپ سے زیادہ نوادرات کا ماہر
 اور جمع کنندہ دوسرا نہیں ہے۔“ عمران نے لہجہ اور آواز بدل کر
 بات کرتے ہوئے کہا۔

”آپ کا اور آپ کی سوسائٹی کے بورڈ آف گورنرز کبے حد شکریہ۔
 کہ انہوں نے مجھے اتنی عزت دی ہے۔ لیکن میں تو ایک دور دراز میں
 ایک انتہائی ضروری کام کے لئے ایکریمیا جا رہا ہوں۔“ دوسری
 طرف سے نواب ارسلان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ سے دولت گڑھ میں آکر ذاتی
 طور پر ملاقات کروں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کو جب اس بین الاقوامی
 کانفرنس کی تفصیلات کا علم ہوگا تو آپ یقیناً اس کی صدارت

کے لئے حامی بھر لیں گے۔ دیئے آپ کے مشورے سے تاہم رنج میں رد و بدل
 بھی کیا جاسکتا ہے۔ میرا مطلب ہے آپ کے ایکریمیا جانے سے پہلے
 بھی یہ کانفرنس ہو سکتی ہے۔ اور آپ کے ایکریمیا سے واپس آنے کے
 بعد بھی۔ پلز آپ مجھے چند منٹ کے لئے شرف باریابی بخش دیں۔ میں
 ابھی دارالحکومت سے روانہ ہو کر آپ تک زیادہ سے زیادہ آدھے
 گھنٹے تک پہنچ جاؤں گا۔“ عمران نے بڑے بلجابت بھرے لہجے
 میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ آجائیں۔ میں آپ کا منتظر ہوں۔ ہو سکتا ہے۔
 واقعی کوئی پروگرام طے ہو جائے۔“ دوسری طرف سے نواب
 ارسلان نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔
 ”بہت بہت شکریہ۔ نواب صاحب۔“ عمران نے مسکراتے
 ہوئے کہا اور ریسورس رکھ دیا۔

”میں میک اپ کروں۔ کیونکہ اصل شکل میں پہلے ہی میں اس سے
 مل چکا ہوں۔ اور مجھے اصل شکل میں دیکھ کر وہ تو ڈانک جانے لگا۔
 عمران نے کہا اور تیز قدم اٹھنا ڈانک دم کی طرف بڑھ گیا۔
 تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی دولت
 گڑھ کی طرف اڑی جلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوانا تھا۔ تب
 کہ اس کے ساتھ عمران مقامی میک اپ میں بیٹھا ہوا تھا۔ جوانا نے جبر
 رفتار سے کار چلائی تھی اس کی وجہ سے کاریں منٹ بعد ہی نواب
 ارسلان کی چوٹی میں داخل ہو رہی تھی۔

”میرا نام مرزا عبدالصمد ہے۔ نواب صاحب نے مجھے ملاقات کا

وقت دیا ہوا ہے۔“ عمران نے نیچے اتر کر کار کی طرف آنے والے ملازم سے کہا۔

”ادھ ہاں۔ انہوں نے حکم دیا ہوا ہے کہ آپ کا استقبال کیا جائے آئے ادھر ڈرائنگ روم میں تشریف رکھئے۔“ ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور جوئی کی عمارت کے شمالی طرف دالے سے کی طرف بڑھ گیا۔

”جوانا۔ تم یہیں رکو۔ جب میں تمہیں واپس ٹرانسمیٹر پر ریڈ کاشن دوں تو تم جوئی میں موجود تمام ملازموں کو بوش کر کے ڈرائنگ روم میں آجانا۔“ عمران نے آہستہ سے جوانا سے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور عمران لمبے لمبے قدم اٹھاتا آگے جاتے ہوئے ملازم کے پیچھے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر اُسی ڈرائنگ روم میں موجود تھا۔ جہاں پہلے اُسے مس ڈکشا کے ساتھ بٹھایا گیا تھا۔ ملازم اُسے ڈرائنگ روم میں چھوڑ کر باہر چلا گیا۔ اور عمران نے ماکہ میں بندھی ہوئی گھڑی کا نڈبٹن کھینچ کر اُسے ریڈ کاشن سپاٹ پر فکس کر دیا۔ تاکہ صرف ونڈیشن کو ذرا سا دبائے یہی جوانا کی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی ریڈ کاشن وصول کرنا شروع کر دے۔ چند لمحوں بعد وہی ملازم مشروب کی ایک بوتل اٹھائے اندر داخل ہوا۔ بوتل ٹشو پیر میں لپیٹی ہوئی تھی۔

”نواب صاحب کو اطلاع دے دی گئی ہے۔ وہ ابھی تشریف لا رہے ہیں۔“ ملازم نے بوتل عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”بہت بڑی جوئی ہے۔ ملازم بھی سینکڑوں کی تعداد میں ہوں گے۔“ عمران نے بوتل لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”سینکڑوں تو نہیں جناب۔ دس ملازم ہیں۔ لیکن آج مجھ سمیت چار موجود ہیں۔ کیونکہ فصل کی کٹائی شروع ہو گئی ہے اور ان دنوں میں اکثر ملازم کٹائی کے لئے ایک ہفتہ کی چھٹی کر جاتے ہیں۔“ ملازم نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور ملازم خاموشی سے مڑ کر باہر چلا گیا۔

ابھی عمران نے بوتل ختم کر کے میز پر رکھی ہی تھی کہ اندر دنی دروازے کا پردہ ہلا اور نواب ارسلان اندر داخل ہوئے۔ عمران چونکہ اس وقت مرزا عابد الصمد کے روپ میں تھا اس لئے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ ”مجھے مرزا عابد الصمد کہتے ہیں۔ تفصیلی تعارف تو میں فون پر کرا چکا ہوں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ادھ ہاں۔ لیکن آپ کی سوسائٹی کا نام میں نے پہلی بار سنا ہے۔ حالانکہ آپ کہہ رہے تھے کہ بین الاقوامی سوسائٹی ہے۔“ نواب ارسلان نے مصافحہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”ابھی حال ہی میں سوسائٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اور یہ ہماری سوسائٹی کی پہلی کانفرنس ہے۔“ عمران نے بے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”ادھ اچھا۔ یہ بات ہے۔ تشریف رکھئے۔ پہلے تو مجھے یہ بتائیے۔ کہ آپ کی سوسائٹی کے بورڈ آف گورنرز میں کون کون لوگ ہیں۔ اور انہیں میرے متعلق معلومات کیسے مل گئیں۔ میں تو بہانہ پاکیشیا پر

کھڑا ہوا۔ عمران کا بازو گھوما اور نواب ارسلان بڑی طرح چختا ہوا
 اچھڑا کر ایک طرف فرخش پر جا گرا۔ اس نے بچے گر کر اٹھنے کی کوشش
 کی لیکن عمران کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور نواب
 ارسلان کے حلق سے نکلنے والی چغ سے ڈراننگ روم گونج اٹھا۔ چند
 لمحے ٹوٹ کر وہ ساکت ہو گیا۔ عمران نے پہلے اس کے گادَن کی تلاشی
 لی۔ گادَن کی جیب میں ریوا لور موجود تھا۔ اس نے ریوا لور نکال کر
 ایک طرف رکھا تو اُسی لمحے جوان ڈراننگ روم میں داخل ہوا۔
 "چار مسلزم تھے۔ چار دیکو بھڑوس کر دیا ہے۔" جوان نے اندر
 داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے اٹھا کر صوفے پر ڈالو۔ اور پھر اسے جوش میں
 لے آؤ۔" عمران نے اٹھ کر دوبارہ پہلے والے صوفے پر بیٹھتے
 ہوئے کہا۔ اور جوان نے جھاک کر نواب ارسلان کو گودن سے بکڑا
 اور جھٹکا دے کر اسے صوفے پر پڑا دیا۔

"ایک منٹ۔ ابھی اسے جوش میں مت لاؤ۔ یہ اس دوران
 اس حویلی کی تلاشی ہو رہی ہے۔ اگر یہ جوش میں آنے لگے تو پھر جوش
 کر دینا۔" عمران نے اچانک صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا اور
 پھر تیزی سے قائم اٹھا۔ ڈراننگ روم سے باہر آ گیا۔ حویلی خاصی
 بڑی تھی۔ لیکن جلد ہی عمران نے نواب ارسلان کا وہ خاص کمرہ
 دریا فت کر لیا۔ جیسے باقاعدہ دفتر کے انداز میں سجایا گیا
 تھا۔ کھوڑی دیر بعد وہ میز کی آگ پر تھکا ہوا ایک جھٹکا

ڈانری تلاش کھیلنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے دہری

بہت کم رہتا ہوں۔" نواب ارسلان نے کہا اور صوفے پر بیٹھ گیا
 عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے گھڑی کا ونڈیشن دبا دیا۔

"بھر ڈاورس ڈکشانے آپ کے متعلق معلومات ہیا کی ہیں۔"
 عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون کا نام لے رہے ہو تم۔"
 نواب ارسلان حیرت کی شدت سے بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تشریف رکھئے۔ نواب صاحب۔ جوٹل شیرون میں رہائش پذیر
 ایکریمین بھر ڈاور ایکریمین سیاح لڑکی مس ڈکشانے کے ذریعے
 آپ نے مسٹر کول کو مائیکروفلم رول لاؤنچ میں بھجوا دیا تھا۔ جساری
 تحویل میں ہیں۔" عمران نے اس بلہ سرد اور سخت لہجے میں کہا۔
 "کیا۔ کیا۔ کون ہو تم۔ کیا کہہ رہے ہو۔" نواب

ارسلان نے بڑی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کا تیزی
 سے ہاتھ گادَن کی جیب کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہاتھ جیب سے علیحدہ رکھیں نواب صاحب۔" عمران نے
 غراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ریوا لور
 نظر آنے لگ گیا۔

"سک۔ سک۔ کون ہو تم۔ کیا کہہ رہے۔ کیا کیا مطلب۔"
 نواب ارسلان بڑی طرح بوکھلا گیا تھا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔" عمران نے اس کی بات کا جواب
 دینے کی بجائے انتہائی گھٹ لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی
 وہ اٹھ کر نواب ارسلان کی طرف بڑھا اور جیسے ہی نواب ارسلان

کوئی ہیں۔ عمران نے کہا اور جوان سر ہلانا ہوا ڈرائنگ روم سے باہر نکل گیا۔ اور عمران نے ایک سائیکل پر بڑی میز پر موجود ٹیلی فون کا ریسیور اٹھالیا۔ اہذا اس کے ساتھ ہی اس نے دانش بمنزل کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

”ایکسٹو۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں۔ ریپرڈ کے متعلق کچھ پتہ چلا۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ وہ کہیں بھی نہیں مل رہا۔ سیکرٹ سروس مسلسل اس کی تلاش میں ہے۔ اور ایکویٹین فادر انجینئرس سے بھی رپورٹ مل گئی ہے۔ کارل راستے میں ہی کہیں ڈراپ ہو گیا ہے۔“

بلیک زیرو نے جواب دیا۔

”ریپرڈ کی تلاش جاری رکھو۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور ریپرڈ دکھ دیا۔ اسی لمحے جوتا ایک بڑی سی دسی اٹھا لے ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ اور اس نے صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے نواب ارسلان کے دونوں بازو اس کے عقب میں کمرے اچھی طرح باندھ دیئے۔

”ٹھیک ہے۔ اب اسے جوش میں لے آؤ۔“ عمران نے کہا۔ اور جوان نے نواب ارسلان کے چہرے پر تھپتھپانے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد نواب ارسلان چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔ اس کے چہرے پر نواب انتہائی خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

ڈائری مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ لیکن اس ڈائری میں ان نوادرات کے بارے میں تفصیلات درج تھیں جو نواب ارسلان نے حاصل کی تھیں۔ ان میں ان کے حصول کی تاریخ، ان کی مالیت اور ان کی اہمیت کے بارے میں اشارات موجود تھے۔ ساری ڈائری انہی تفصیلات سے بھری ہوئی تھی۔ لیکن پھر آخری صفحے پر پہنچ کر عمران کی نظریں صغیر جم گئیں۔ اس پر ایک نام کو پڑھٹس لکھا ہوا تھا۔ اس سے آگے بگ باس کے الفاظ درج تھے۔ یہی الفاظ ڈائری میں موجود باقی تحریر سے مختلف تھے۔ بگ باس کے متعلق تو عمران ابھی طرح جانتا تھا کہ یہ ایک ریما کی ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے۔ جو زیادہ تر اسلحے کی منتقلی میں ملوث رہتی ہے۔ لیکن اس کا دائرہ کار ایکویٹیا اور افریقی ممالک میں تھا۔ براعظم ایشیا اس کے دائرہ کار میں نہ آتا تھا۔ عمران نے ڈائری بند کی اور پھر اُسے واپس خانے میں رکھ کر اس نے دروازہ بند کی اور اس کمرے سے نکل کر واپس ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جس مقصد کے لئے اس نے تلاشی لی تھی۔ وہ مقصد حل نہ ہوا تھا۔ زیادہ سے زیادہ یہی کہا جاسکتا تھا۔ کہ اس نواب ارسلان کا تعلق بگ باس کے کسی آدمی کو پڑھٹس سے ہے۔ لیکن وہ مائیکرو فلم دولی اور اس پر اسرار انداز میں اس کی ملک سے باہر ترسیل ان باتوں کا کوئی اشارہ وہ تلاشی کے دوران حاصل نہ کر سکا تھا۔

”کوئی دسی لے آؤ۔ اور اس کے ہاتھ عقب میں باندھ دو۔ تاکہ یہ زیادہ اچھل کود نہ کر سکے۔ میں نے اس سے کافی معلومات حاصل

نواب ارسلان جوہلی میں دو روزہ تہارے چاروں ملازموں کی گزین توڑ دی گئی ہیں۔ اور تم اس جوانا کو دیکھ رہے ہو۔ یہ ایک لمحے میں تہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ سکتا ہے۔ اس لئے تہارے حق میں جتہ یہی ہے کہ تم اپنی ہڈیاں توڑوانے کی بجائے نیچے تفصیل بتا دو کہ تم نے اس ڈبیا میں کس موضوع پر مائیکرو فلم رول دکشا کی معرفت کارل تک پہنچایا ہے۔“ عمران نے مرد پہلے میں کہا۔

”کون دکشا۔ کیا رول۔ تم یہ سب کیا کہہ رہے ہو۔“

نواب ارسلان نے حیرت بھرے پہلے میں کہا۔

”جوانا۔ اسے سمجھاؤ۔ کہ میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں۔“ عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور جس طرح کوئی عقاب اپنے شکار پر چھپتا ہے۔ اس طرح جوانا نواب ارسلان پر چھپتا۔ دوسرے لمحے پھنی پھنی آواز میں چلتا ہوا نواب ارسلان فضائی بری طرح ماکہ پیر مار رہا تھا۔ جوانا نے ایک لمحہ سے اسے گم دن سے پکڑ کر فضائیں اٹھالیا تھا۔ گم دن پر بے پناہ دباؤ کی وجہ سے اس کے حلق سے پھنی پھنی خفیں نکل رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی جوانا کا دوسرا ماکہ گھوما اور نواب ارسلان کا جسم اس بری طرح فضائی پھرنے لگا جیسے اسے لاکھوں دلیچ کا کرٹ لگ گیا ہو۔ اس کی ناک اور منہ سے خون بہہ نکلا۔ کئی دانت ٹوٹ کر باہر آکر لے پڑے۔

”بب — بب — بتانا ہوں۔ بب — بب —“

نواب ارسلان نے انتہائی دہشت زدہ پہلے میں کہا۔ اور عمران کے اشارے پر جوانا نے اسے ایک پھٹکے سے واپس صوفے پر بٹخ دیا۔

”ایک ہی پھٹکڑ پر بول پڑے ہو۔ کم از کم دو چار ماکہ تو لگانے دیتے۔“ جوانا نے اس طرح برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ جیسے اسے نواب ارسلان کی اتنی جلدی آمادگی پر مایوسی ہوئی ہو۔

”اس بار جوانا کے ماکہ نہیں دے سکتے۔ نواب ارسلان۔ اور یکے بعد دیگرے تہارے ماکہ دی ہڈیاں ٹوٹی چلی جاتی ہیں۔ اور پھر تم جانتے ہو۔ کہ باقی تہارے ساری عمر معذور کی حالت میں ہی گزرے گی۔ میرا وعدہ کہ اگر تم سب کچھ سچ سچ اور تفصیل سے بتا دو تو نہ صرف تم زندہ رہو گے بلکہ ہم تہارا نام بھی بھول جائیں گے۔“

عمران نے مرد پہلے میں کہا۔

”میں نے کوئی فارمولا اس ڈبیا میں نہیں بھجویا۔ اس ڈبیا میں ایک مائیکرو ڈیٹپ تھا۔ جو مجھے رچوڑنے دیا تھا۔ تاکہ میں اسے ملک سے باہر نکال دوں۔“ نواب ارسلان نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”مائیکرو ڈیٹپ — کیا مطلب۔ پوری تفصیل سے بتاؤ۔ ابھی بات مت کرو۔ سمجھے۔ ورنہ میں جوانا کو اشارہ کر کے خود کمرے سے باہر چلا جاؤں گا۔“ عمران نے انتہائی مرد پہلے میں کہا۔

”پپ — پپ — پلیر۔ مجھے وعدہ کرو کہ مجھے چھوڑ دو گے۔ اور کسی کو نہ بتاؤ گے کہ میں نے تمہیں کچھ بتایا ہے ورنہ تک باس مجھے پاتال میں سے بھی گھسیٹ کر نکال لائے گا۔ اور مجھے دہ زندہ

جلادیں گے۔ وہ انتہائی ظالم لوگ ہیں۔ نواب ارسلان نے دہشت زدہ بچے میں کہا اور عمران چونک پڑا۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ بین الاقوامی تنظیم بگ باس یہاں پاکیشیا میں کوئی پراسرار دیکم کیسٹل رہی ہے۔

”ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ شرط وہی کہ تم سب کچھ تفصیل سے بتاؤ۔“ عمران نے کہا۔

”میں تفصیل سے بتاتا ہوں۔ ورنہ بگ باس تو بعد میں مجھے مارے گی تمہارا یہ دیوا بھی مجھے مار ڈالے گا۔ سو میرے پاس نوادرات کا بہت بڑا خزانہ ہے۔ اور پوری دنیا میں نوادرات کی خریداری اور اس میں جہازت کے لحاظ سے مجھے بڑا آدمی سمجھا جاتا ہے۔ نوادرات کے حصول کے شوق کی وجہ سے میرا دنیا کے ہر طبقے سے گہرا تعلق رہتا ہے۔ بہر حال ایکویمیا میں ایک بہت بڑی مجرم تنظیم ہے۔ بگ باس اس کا ایک خاص آدمی ہے کہ پورے دہشت گردانہ میرا گہرا دوست ہے۔ وہ بھی نوادرات کا بے حد شوقین ہے۔

اس کے پاس نوادرات کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ اس ذخیرے میں ایک ایسا نوادر ہے جو میرے نقطہ نظر سے پوری دنیا کے نوادرات میں سے سب سے قیمتی ہے۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کیونکہ تمہارا تعلق نوادرات سے نہیں ہے۔ اس لئے تم اس کی اہمیت اور مالیت کو نہ سمجھ سکو گے۔ بہر حال میں وہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن کوپر ہڈی اسے دینے پر کسی صورت آمادہ نہ تھا۔ حتیٰ کہ میں نے اس کی بڑی سے بڑی قیمت بھی لگا دی۔ لیکن بے سود۔

اور میں بے حد مایوس ہو گیا۔ لیکن پھر اچانک کوپر ہڈی نے مجھے رابطہ کیا۔ میں ان دنوں ایکویمیا میں تھا۔ اس نے مجھے اپنے پاس بلایا اور کہا کہ اگر وہ میرا ایک کام کر دے تو وہ یہ نوادر مجھے تحفے میں دے دے گا۔ ظاہر ہے یہ میرے لئے بہت بڑی تجربی میں فوراً رضامند ہو گیا۔ اس نوادر کے لئے اگر مجھے وہ ایک ہزار آدمیوں کو بھی قتل کرنے کے لئے کہتا تو میں دریغ نہ کرتا۔ لیکن اس نے انتہائی معمولی سا کام بتا دیا کہ بگ باس تنظیم پاکیشیا کے ایک سائنس دان سردار کو اغوا کر کے اس طرح ایکویمیا لے آنا چاہتی ہے کہ کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ اور اس کے لئے انہوں نے یہ منصوبہ بندی کی تھی کہ سردار کو اغوا کر کے یہاں دولت گرٹھ لایا جائے۔ یہاں میرے نوادرات میں مصر کی حنوط شدہ میاں بھی موجود ہیں۔ جس کا باقاعدہ حکومت کو علم ہے۔ اور وزارت آثار قدیمہ سے ان کے بارے میں باقاعدہ سرٹیفکیٹس میں نے لے رکھے ہیں کیونکہ دیے لاش رکھنا جرم ہے۔ بہر حال یہ طے ہوا کہ سردار کو اغوا کر کے دولت گرٹھ لایا جائے۔ یہاں مصر کے ایک قدیم بادشاہ کی مومی کو اس کے مخصوص صندوق سے نکال کر علیحدہ رکھ دیا جائے۔ سردار کے چہرے پر اس بادشاہ کی لمبی عیسا میک اپ کیا جائے انہیں طویل عرصے کیلئے بیہوش کر دیا جائے گا اس صندوق میں لے لے انتظام کر دیے جائیں گے کہ انہیں تازہ ہوائی رہے پھر حکومت کی اجازت سے یہ صندوق یہاں سے باقاعدہ ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ایکویمیا لے جایا جائے گا۔ کہ وہ نوادرات کی ایک نمائش میں اسے رکھنا ہے۔ اس طرح وہ سائنس دان سردار کسی کو پتہ چلے بغیر ایکویمیا پہنچ جائیں گے۔ میں اس پر

فوراً تیار ہو گیا۔ کیونکہ میں ہر صورت میں وہ نوادر کو پرھٹسٹن سے حاصل کرنا چاہتا تھا۔ بگ باس نے اس کے لئے اس کام کے ماہر ایک اور گروپ کی خدمات حاصل کیں جس کا سربراہ ریچرڈ ہے۔ ریچرڈ اپنے گروپ کے ساتھ یہاں پہنچ گیا اور میں سردار کے اغوا ہو کر یہاں پہنچنے کا انتظار کرتا رہا کہ اچانک ریچرڈ اکیلا یہاں میرے پاس آ گیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اب سردار کو اغوا کر کے لے جانے کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ اس نے اس سردار کو تلاش کر کے ان کے جسم میں ایک مخصوص آڈٹ کر دیا تھا تاکہ مناسب موقع دیکھ کر وہ انہیں اس طرح اغوا کر سکے کہ کسی کو ان کے اغوا کا علم نہ ہو سکے۔ سردار یہاں کے ایک پُر فضا ہاؤس مقام دامن میں رہ رہے تھے۔ لیکن ابھی ریچرڈ موقع ہی تلاش کر رہا تھا۔ کہ اس آلے کی مدد سے اُسے پتہ چلا کہ سردار کو دو آدمی جیلی کا پٹر پٹھا کر پہاڑوں میں لے گئے ہیں۔ پھر پہاڑوں کے اندر ہی اس سردار کی ملاقات شوگران کے ایک مشہور سائنسدان سے ہوئی اور ان دونوں کے درمیان کسی اہم سائنسی معاملے پر تفصیلی بات چیت ہوتی رہی۔ اس آلے کی مدد سے یہ تمام بات چیت ریچرڈ نے ٹیپ کر لی۔ پھر جب اس نے اس بارے میں بگ باس کو ٹرانسمیٹر پر تفصیلات بتائیں تو بگ باس نے سردار کے اغوا والا مشن کینسل کر دیا۔ کیونکہ اس سائنسی مسئلے کے سلسلہ میں ان کا پروگرام سردار کو اغوا کرنا تھا۔ بقول ریچرڈ کے بگ باس نے اُسے بتایا تھا کہ انہیں یہ اطلاعات ملی تھیں کہ شوگران کا ایک

سائنسدان اس اہم سائنسی مسئلے پر کوئی انقلابی ایجاد کر رہا ہے۔ اور اس سلسلے میں اس کی بات چیت سردار سے فون پر ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ یہ پروگرام بنایا گیا کہ پہلے سردار کو پالیکیٹ سے اغوا کر لیا جائے۔ کیونکہ بگ باس کے نقطہ نظر سے سردار کا اغوا آسان تھا جب کہ شوگران کے اس سائنسدان کا اغوا مشکل تھا۔ پھر سردار سے اس شوگرانی سائنسدان کو ایک کیمیا کال کر لیا جاتا اور سردار کی وجہ سے وہ خود ہی چل کر دلوں پہنچ جاتا۔ اس طرح دونوں قابو میں آ جاتے اور پھر ان سے یہ اہم انقلابی ایجاد دلوں بگ باس کی ایک خفیہ لیبارٹری میں مکمل کر لی جاتی۔ لیکن یہ اتفاق ہے کہ سردار کے اغوا سے پہلے ہی سردار اور اس شوگرانی سائنسدان کی ملاقات ہو گئی۔ اور ان کے درمیان ہونے والی تفصیلی بات چیت دیکھاؤ بھی کر لی گئی۔ اس میں اس فائدے کے بارے میں پوری تفصیلات بھی آگئی تھیں۔ اس لئے اس بات حیرت کو بھی کافی سمجھا گیا اور اغوا والا مشن کینسل کر دیا گیا۔ اب ریچرڈ نے وہ ٹیپ یہاں سے نکال کر لے جانا تھا۔ لیکن اُسے اطلاع ملی کہ یہاں کی مقامی سیکورٹ سروس کو اطلاع مل چکی ہے کہ سردار کو اغوا کیا جا رہا ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ یہاں کا ایک آدمی جس کا نام علی عمران ہے۔ وہ سیکورٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ اور انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ ریچرڈ نے اس کا فون ٹیپ کر لیا تھا تاکہ اگر یہ ایجنٹ اغوا کے خلاف حرکت میں آئے تو اُسے اطلاع مل جائے۔ اور اس فون ٹیپ سے پتہ چل گیا کہ کسی ٹرو میں

نے فون پر اُسے بتا دیا کہ سردار کو اغوا کیا جا رہا ہے۔ اور علی عمران نے سردار کی تلاش شروع کر دی ہے۔ چنانچہ اس نے مجھے کہا کہ میں یہ مائیکروفون کسی غیر متعلق آدمی کے ذریعے اس کے آدمی کارل تک پہنچا دوں۔ اس کے لئے اس نے ایک باقاعدہ پلاننگ بنائی۔ ایک عام سی ایکویمین سیاح لڑکی کو نوادرات کا لالچ دے کر اس نے میرے پاس بھیجا۔ اس کا نام ڈکشا تھا۔ سیدھی سادھی اور عام سی لڑکی تھی وہ۔ میں نے اُسے ملانی سکے دیئے اور پھر پھر ڈے بات کر کے میں اُسے ایئر پورٹ خود چھوڑنے گیا۔ جہاں لاؤنچ میں رچرڈ کا آدمی کارل موجود تھا۔ رچرڈ کا خیال تھا کہ اس کے آدمیوں کی گولنی نہ ہو رہی ہو۔ اس لئے وہ ٹیپ لاؤنچ سے باہر چیکنگ سے پہلے کارل کے حوالے نہ کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس کی پلاننگ کے مطابق میں نے وہ ٹیپ ڈکشا کو دیا۔ ڈکشا نے لاؤنچ میں جا کر وہ کارل کو دے دیا اور پھر وہ دونوں اسی فلائٹ کے ذریعے پاکیشا سے پرواز کر گئے۔ میں اس وقت تک ویٹن ٹھہرا رہا۔ جب تک فلائٹ روانہ نہیں ہو گئی۔ اس کے بعد میں نے ہوٹل جا کر رچرڈ کو ٹیپ سمجھاؤت کارل تک پہنچنے اور ڈکشا اور کارل کے پرواز کر جانے کی تفصیل بتا دی۔ اور اس کے او۔ کے کہنے پر میں واپس یہاں دولت گڑھ آ گیا۔ اب میرا خیال ہے کہ میں چند روز تک ایکرمیا واپس جاؤں گا۔ اور کورپوریشن سے وہ نوادرات حاصل کروں گا۔ کیونکہ بہر حال میں نے اس کا کام کر دیا ہے۔ لاش نہ رہی ٹیپ سہی۔

نواب ارسلان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے

بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ نواب ارسلان کے اس تفصیلی بیان سے اب تک ہونے والے واقعات کی کڑیاں ایک سلسلے میں جڑ سکی تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ اگر سردار اس شوگر فانی سائنسدان کے پاس نہ لے جاتے تو یقیناً انہیں اغوا کر لیا جاتا۔ اور جو شاندار پلاننگ ان کی یہاں سے نکالنے کی کئی کئی تھی ظاہر ہے اس پر کسی کو ذرا برابر بھی شک نہ پڑتا۔ اور بگ باس نے مزید ہوشیار رہی یہ کی تھی کہ اپنے پروگرام کے مطابق وہ اس فیلڈ کے کلر کے ذریعے رچرڈ اور اس کے ساتھیوں اور نواب ارسلان سب کا خاتمہ کر دیتا۔ اس طرح عمران اور پاکیشا سیکرٹ ہروس لاکھ مہنگی کسی طرح بھی اس بات کا سراغ نہ لگا سکتی۔ کہ سردار کو کس پارٹی نے اغوا کیا اور انہیں کہاں لے جایا گیا۔ اور اب اُسے یہ بات بھی معلوم ہو گئی تھی۔ کہ بگ باس کو دراصل اس سپر بلڈ کا فارمولہ چاہیئے تھا۔ جو اب سردار اور اس شوگر فانی سائنسدان کے درمیان ہونے والی بات چیت کی وجہ سے اُسے ٹیپ کی صورت میں مل گیا تھا۔ اور وہ یہ بات بھی اچھی طرح سمجھتا تھا کہ اس بین الاقوامی مجرم تنظیموں کو یہ فارمولہ لایوں چاہیئے کیونکہ اس مصنوعی سپر بلڈ کی تیاری اور اس پر اجارہ داری سے وہ منافع سے بھی زیادہ کما سکتے تھے۔ بہر حال اُسے یہ ساری تفصیل سن کر ایک اطمینان ضرور ہوا تھا کہ اس طرح کم از کم سردار کے فوری اغوا کا خطرہ یقیناً مٹ گیا تھا۔

”سو پانچ دن کے بارے میں پوری تفصیل بتاؤ۔ کہاں رہتا

ہے کیا کرتا ہے۔ اس کی شکل و صورت اس کا خون منبر سب کچھ
تفصیل سے بتا دو۔ اس کے بعد تم آزاد ہو جاؤ گے۔۔۔۔۔ عمران
نے کہا اور نواب ارسلان نے پوری تفصیل بتا دی۔
"اد۔ کے۔ تمہارے کتے بچے ہیں۔ یہاں تو بلی میں کیوں نہیں رہتے؟
عمران نے پوچھا۔

"میرے بچے۔ وہ تو ایک بری میا میں مستقل رہائش پذیر ہیں۔ وہاں
کے شہری ہیں۔ وہ یہاں بہت کم آتے ہیں۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے
ہو؟۔۔۔۔۔ نواب ارسلان نے چونک کر پوچھا۔ اس کے چہرے پر عمران
کے اس غیر متعلق سوال پر حیرت کے تاثرات ابھرا آئے تھے۔
"کیا تم نے کوئی وصیت نامہ بھی تحریر کر رکھا ہے؟۔۔۔۔۔ عمران
نے دوسرا سوال کیا۔

"وصیت نامہ نہیں۔ مجھے کیا ضرورت ہے وصیت نامے کی؟۔
نواب ارسلان نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"ضرورت ہے۔ اور تم نے اس وصیت نامے میں یہ تحریر کرنا ہے۔
کہ تمہارے تمام نوادرات کی ملکیت تمہارے مرنے کے بعد حکومت
پاکستان ہوگی۔ تاکہ تمہارے ان نوادرات کو عجائب خانے میں رکھا
دیا جائے اور ان پر باقاعدہ ریسرچ کی جا سکے۔ بولو۔ تیار ہو۔ ایسا
وصیت نامہ لکھنے پر۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"نہیں نہیں۔ یہ ظلم ہے۔ یہ میری زندگی بھر کی کھائی ہے۔ میں اسے
کسی کو نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔ نواب ارسلان نے تیز بچے
پس کہا۔

"میں یہ تو نہیں کہہ رہا کہ تم ابھی یہ نوادرات دے دو۔ میں نے بھی
تمہاری موت کے بعد کی بات کی ہے۔۔۔۔۔ عمران نے مرد بچے
میں کہا۔

"کچھ بھی ہو۔ میں نوادرات کسی کو نہیں دے سکتا۔۔۔۔۔ نواب
ارسلان نے کہا۔

"اور۔ کے۔ جوانا۔ اس کی گردن توڑ دو۔ وصیت نامہ اس کی
طرف سے میں خود ہی تحریر کر دوں گا۔ اور صرف نوادرات ہی نہیں
بلکہ اس کی جائیداد بھی اب حکومت کے پاس چلی جائے گی۔۔۔۔۔
عمران نے انتہائی مرد بچے میں کہا۔ اور جوانا تیزی سے ایک بار پھر
نواب ارسلان پر چھپٹا۔ اور نواب ارسلان بڑی طرح چیخنے لگا۔
"رک جاؤ۔۔۔۔۔ میں لکھ دیتا ہوں۔ رک جاؤ۔۔۔۔۔ نواب
ارسلان ہڈیاں انداز میں چیخ رہا تھا۔ اور عمران کے اشارے پر جوانا
ایک طرف مڑ گیا۔

"سغنو نواب ارسلان۔ تم نے پاکستان کے ایک بہت بڑے
سائنسدان کو اغوا کرنے اور انہیں یہاں سے نکال لے جانے کے
جرم میں معافیت کر کے قومی جرم کیا ہے۔ اور اس جرم کی سزا
موت ہے۔ لیکن چونکہ تم صرف نوادرات کے شوق میں اس جرم
میں ملوث ہوئے ہو۔ اور پھر یہ جرم وقوع پذیر بھی نہیں ہوا۔ اس
لئے تمہیں صرف اس صورت میں معافی مل سکتی ہے کہ تم یہ
باقاعدہ وصیت نامہ لکھ دو کہ تمہاری موت کے بعد تمہارے
نوادرات کی ملکیت حکومت پاکستان کے پاس چلی جائے گی تمہاری

تاکہ دہان سے سرد اور کو برآمد کر کے واپس پاکر شیا بچوایا جاسکے۔
 "واہ۔ واقعی تم نے تو بڑا کام کر دکھایا ہے۔ اب میں تمہیں ایک
 واقعہ سناتا ہوں۔" دوسری طرف سے عمران نے جھپٹے ہوئے
 کہہ۔ تو ٹرومین بے اختیار چونک پڑا۔

"واقعہ کیا واقعہ؟" ٹرومین نے حیران ہو کر پوچھا۔
 "پہلے بس لو کسی ملک کے بادشاہ کی گھڑی چوری ہو گئی۔ اس نے
 پولیس چیف کو بلا کر حکم دیا کہ فوراً گھڑی برآمد کی جائے۔ ورنہ
 پولیس چیف کو گولی سے اڑا دیا جائے گا۔ جس پر پولیس چیف نے
 کارروائی شروع کر دی۔ اس دوران بادشاہ کو وہ گھڑی ملنے لگی
 میں بڑی مل گئی۔ وہ غسل کرتے ہوئے اُسے دہیں چھوڑ آیا تھا چنانچہ
 اس نے پولیس چیف کو پیغام بھجوایا کہ گھڑی مل گئی ہے۔ اب مزید
 تفتیش کی ضرورت نہیں ہے۔ اس پولیس چیف نے حاضر ہو کر کہا
 جناب یہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔ میں نے آپ کی گھڑی کے دس چور
 گرفتار کر لئے ہیں۔ اور ان دس کے دس چوروں نے علیحدہ علیحدہ
 گھڑی کی چوری کا اقرار بھی کر لیا ہے۔ اور ان میں سے چار گھڑیاں
 برآمد بھی ہو چکی ہیں۔" عمران نے واقعہ سناتے ہوئے کہا۔
 "کیا کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔" ٹرومین نے حیران
 ہو کر کہا۔

"مطلب یہ ہے کہ سرد اور سرے سے اغوا ہی نہیں ہوئے۔ وہ
 واپس آ گئے ہیں۔" عمران نے جھپٹے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین
 کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے سر پر ایٹم بم مار دیا ہو۔

تھا۔ اور ٹرومین نے اپنے خاص آدمیوں کو اس بالڈونے کو تلاش کرنے
 اور اُسے اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر لے آنے کے احکامات دے دیئے
 تھے۔ اور اب اُسے بیک وقت دو اطراف سے کالوں کا انتظار تھا۔
 ایک عمران کی طرف سے اور دوسری اپنے خاص آدمیوں کی طرف
 سے۔ اور پھر ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی اس نے ٹیلی فون کا رسیڈر اٹھا
 لیا۔
 "یس۔" ٹرومین نے محتاط انداز میں کہا۔

"ہمارے ہاں تو تین بار" یس کہنا پڑتا ہے۔ تب جا کر نکاح ہوتا
 ہے۔" دوسری طرف سے عمران کی چمکتی ہوئی آواز سنائی دی۔
 اور ٹرومین کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رنگ گئی۔
 "عمران صاحب! میں گذشتہ دو گھنٹوں سے آپ کی طرف سے
 کال کا منتظر تھا۔ میں نے سرد اور کے اغوا کے سلسلے میں خاصی
 پیش رفت کر لی ہے۔" ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ دیر ہی گزرتی۔ کیا پیش رفت کی ہے۔" دوسری طرف
 سے عمران کی چمکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور ٹرومین نے پوری
 تفصیل سے اُسے بتاتا شروع کر دی۔ کہ پہلے اس نے گرگن کو اغوا
 کر لیا۔ اس پر تشدد سے بالڈون سامنے آیا۔ اور پھر بالڈون کو
 کس طرح اس نے گور کیا۔ اور اب بالڈون سے اُسے معلوم ہوا
 ہے کہ یہ سارا سیٹ اپ بگ باس کا ہے۔ اور اس نے بگ باس
 کا ایک اہم آدمی بھی ٹریس کر لیا ہے۔ اس لئے اب اس آدمی
 سے وہ یہ معلوم کرے گا کہ سرد اور کو اغوا کر کے کہاں رکھا گیا ہے۔

لبے میں کہا۔

”کیا بات ہے۔ اس قدر غصہ کس بات پر آ رہا ہے۔“ دوسری طرف سے عمران کی مسکراہٹ جوئی آواز سنائی دی۔

”غصہ تو نہیں عمران صاحب۔ دراصل آپ کی بات سے مجھے بچہ شک پہنچا ہے۔ اگر سہرا اور اغوا انہیں جوئے تھے تو آپ کم از کم مجھے تو اطلاع کر دیتے۔ میں خواہ مخواہ اس بچہ میں سبکا گھبراہٹوں کو اغوا کرتا رہا اور انہیں گولیاں مارتا رہا۔ اپنے سب کام چھوڑ کر۔“

ٹرمین سے نہ رہا گیا تو آخر کار وہ بیٹ پڑا۔

”اوہ۔ آئی۔ ایم۔ سو ری ٹرمین۔ مجھے دراصل یہ خیال نہ رہا تھا۔

کہ تمہارا وقت بے حد قیمتی ہوتا ہے۔ تم میری طرف غارغ اور بے کاو آدمی نہیں ہو۔ بلکہ بہت بڑے آدمی ہو۔ اور ایک ایک لمحے کا حساب

رکھتے ہو۔ بہر حال دیر ہی سو رہا۔ اس بھگدڑ میں تمہارا جو وقت

ضائع ہوا ہو۔ تمہارا جو خرچہ آیا ہو۔ وہ سب کچھ اور اس کے ساتھ

ساتھ اپنا معاوضہ۔ یہ سب بل بنا کر مجھے بھجوا دو۔ میں تحیث کر دوں

گا۔ ابھی میں اس تاغریب بھی نہیں ہوا کہ تمہارا یہ دہلی میں سبیل بھی ادا

نہ کر سکوں۔“ دوسری طرف سے عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے

میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور ٹرمین کے

چہرے پر عمران کی یہ بات سن کر نہایت سے پسینا بھر آیا۔ اُسے اب

احساس ہوا کہ اس نے ایسی بات کہنے واقعی ایک گھٹیا اور لوٹینڈ

بات کی ہے۔ بالکل اس طرح جس طرح کوئی گھٹیا پیشہ ور آدمی کرکے

اُسے تو مسرت کا اظہار کرنا چاہتا تھا کہ سہرا اور اغوا ہونے سے بچ

وہ اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر مجرم تنظیموں کے خلاف مسلسل ایکشن میں

رہا تھا۔ اور اب عمران کہہ رہا تھا کہ سہرا اور اغوا ابھی نہیں ہوئے اس

کے ہونٹ پہنچ گئے۔ اور اس نے بے اختیار دسیور کمریڈل پر ہنچ دیا۔

”میں خواہ مخواہ احمقوں کی طرح لوگوں سے لڑتا ہوں اور انہیں قتل

کرنا پیرا۔“ ٹرمین نے انتہائی غصیلے لہجے میں

بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے تمہارا تھا جتن

میں اُسے عمران کی بات سے بے حد شک پہنچا تھا۔

اُسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ٹرمین نے ہاتھ بڑھا کر

ریسور اٹھالیا۔

”یس۔“ ٹرمین نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”باس۔ میں کینیڈی بول رہا ہوں۔ آپ کے حکم کی تعمیل میں بالٹے

سواغوا کر کے جیل کو اور پھر بچا دیا گیا ہے۔“ دوسری طرف سے

نمودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”لعنت بھیج اس پر۔ اگر اسے بے ہوش کر کے لایا گیا ہے۔ تو

اُسے جیل کو اور ٹرم سے دور کسی باغ میں پھینک دو۔ اور اگر اسے جیل

کو اور ٹرم کا علم ہو گیا ہے تو کوئی مارکر لاش کسی گٹر میں پھینک دو۔“

ٹرمین نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے

کوئی بات سے بغیر ہی اس نے رسیور کمریڈل پر ہنچ دیا۔ لیکن جیسے

جی رسیور کمریڈل پر ہنچا ٹیلی فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی۔ اور ٹرمین

نے ہونٹ پھینچتے ہوئے رسیور اٹھالیا۔

”اب کیا بات ہے۔“ ٹرمین نے پہلے سے زیادہ غصیلے

گئے ہیں۔ وہ ہونٹ بیٹھنے کچھ دیر بیٹھا رہا۔ پھر اس نے لیسور اٹھایا۔ اور عمران کے فلیٹ کے بیئر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکس) بول رہا ہوں۔ دوسری طرف سے عمران کی اُسی طرح پہنکتی ہوئی آواز سنائی دیتی۔ اور اس کی اسی پہنکتی ہوئی خوشگوار آواز سن کر ٹرومین کو اور زیادہ مزاحمت محسوس ہونے لگی۔ وہ نہ اس کا خیال تھا کہ عمران بھی اس کی طرح غصے میں ہوگا۔ لیکن عمران واقعی غلیظ آدمی تھا۔ کہ اس نے اس بات کی ذرا برابر پروا نہ کی تھی۔

"عمران صاحب۔ میں ٹرومین بول رہا ہوں۔ میں سخت شرمندہ ہوں۔ آپ نے واقعی میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ میرا غصہ اور میرا لہجہ واقعی انتہائی گھٹیا تھا۔ اور میں نے ایسی بات کر کے ذہنی گھٹیا پن کا ثبوت دیا ہے۔ میں آپ سے دلی طور پر معذرت خواہ ہوں۔" ٹرومین نے کھسک کر بات کرتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے عمران کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"تمہارا اسی سچائی نے تو مجھے تمہارا گردیدہ بنا رکھا ہے ٹرومین۔ تم نے جس طرح کھل کر معذرت کی ہے اس سے تمہارے کردار کی عظمت پر بے دل میں اور زیادہ غور ہو گئی ہے۔ اور ایک اور فائدہ بھی ہو گیا ہے۔ بلکہ میرے خیال میں وہی اصل اور نقد فائدہ ہے۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کون سا فائدہ؟" ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے بل کی ادائیگی سے بچ گیا ہوں۔ اب کم از کم سلیمان

کو آئندہ سال کے کسی مہینے کی تنخواہ ملنے کا سکوپ تو بن گیا ہے۔

عمران نے جواب دیا اور ٹرومین بے اختیار تہقیر مان کر ہنسنے لگا۔

"عمران صاحب۔ کیا واقعی سردار کو سرے سے اغوا ہی نہ کیا

گیا تھا۔ حالانکہ کلرگز کو باقاعدہ یہ مشن سونپا گیا تھا اور مجھے پہلی

بار جو اطلاع ملی تھی۔ اس میں باقاعدہ سردار کا نام بھی لیا گیا تھا۔

حالانکہ میں تو کسی سردار کو کو جانتا ہی نہ تھا۔" ٹرومین نے کہا۔

"انہیں اغوا نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن اغوا کرنے کا باقاعدہ پلان

ضرور بنایا گیا تھا۔ مگر چونکہ اغوا کئے بغیر ان کا مقصد حل ہو گیا تھا۔

اس لئے انہوں نے پلان کینسل کر دیا۔" عمران نے کہا۔ اور پھر

ٹرومین کے اصرار پر اس نے نواب ارسلان سے حاصل کی گئیں

معلومات تک پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ٹیپ جس میں سپر بلڈ کا فوٹو لا

ہے وہ اب بگ۔ باس ٹیپ پہنچ گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مشن

ختم نہیں ہوا۔ اب ہمیں یہ ٹیپ ان سے واپس لینا ہوگا۔"

ٹرومین نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ فوٹو لا پاکیشیا کا نہیں ہے۔ شوگران کا ہے۔ اس لئے

مجھے تو اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تم اگر چاہو تو اپنے طور پر یہ فوٹو

حاصل کر کے اسے چاہے ضائع کر دو چاہے مجھے بھجوا دینا میں شوگران

حکومت کو بھجوا دوں گا۔ یہ سب تمہارا ہی اپنی مرضی پر منحصر ہے۔

عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ میں خود اس بارے میں فیصلہ کر لوں

گا۔ گڈ بائی۔" ٹرومین نے کہا اور ریسو در رکھا اور کرسی کی پشت سے سر ہٹکا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ سیریلٹ کے اس فارولے کے بائے میں غور کر رہا تھا۔ اس کے ذہن میں یہ بات آ رہی تھی کہ اس صورت میں جب عمران اس فارولے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔ تو کیوں نہ وہ اس بگ باس سے یہ فارولا خود حاصل کرے اور پھر اسے کسی بھی بڑی یا رٹی کو فروخت کر دے۔ اس طرح اُسے انتہائی بھاری معاوضہ مل سکتا ہے۔ چونکہ اس نے آج سے پہلے ایسا کام کبھی نہ کیا تھا۔ اس لئے وہ ذہنی طور پر اسی ادھیڑ میں تھا۔ کہ اس پرانے میں باٹھ ڈالے یا نہ۔ اور تقوڑی سی سوچ بچار کے بعد آخر کار اس نے فیصلہ کر لیا۔ کہ بہر حال وہ یہ فارولا اس بگ باس سے لازماً حاصل کرے گا۔ اس کے بعد اس کا کیا کرنا ہے۔ یہ اس وقت ہو چکا۔ چنانچہ اس نے فیصلہ کرتے ہی باٹھ بٹھایا۔ اور ریسو اٹھا کر اس نے تیزی سے منبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ کنڈی بول رہا ہوں۔" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر ایجاد کنڈی کی آواز سنائی دی۔

"اس باٹھ لے کا کیا ہوا۔" ٹرومین نے پوچھا۔

"باس۔ آپ کے حکم کے مطابق میں نے اُسے گولی مار کر اس کی لاش برقی بندھن میں ڈالوا دی تھی۔ کیونکہ ہمارے ایک ساتھی کو اس نے پہچان لیا تھا۔ حالانکہ وہ میک اپ میں تھا۔" کنڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور۔۔۔ اب یہ بتاؤ کہ کسی دوسرے گروپ کو جانتے ہو۔"

ٹرومین نے پوچھا۔

"میں باس۔ ایکرمیا کی ریاست جو نو لو کا بدنام گروپ ہے بڑی بڑی تنظیموں کے لئے اکثر کام کرتا رہتا ہے۔" دوسری طرف سے کنڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا سنو۔ اس گروپ نے پاکیشیا سے ایک اہم سائنسی فارولا اڑایا ہے۔ یہ فارولا دو سائنس دانوں کے درمیان ہونے والی گفتگو کے ایک مائیکرو ٹیپ میں بند ہے۔ یہ ٹیپ اس دوسرے بگ باس کے لئے اڑایا ہے۔ لیکن پاکیشیا سے اس کا آدمی کارل اسے لے کر آیا ہے۔ وہ آدمی پاکیشیا سے براہ راست ایکرمیا نہیں پہنچا۔ بلکہ راستے میں ہی کہیں ڈراپ ہو گیا ہے۔ اور اب ہم نے ہائیڈرو ٹیپ واپس حاصل کرنا ہے۔ اس سلسلے میں کیا لائن آف ایکشن قائم کی جائے۔" ٹرومین نے کنڈی کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ ٹیپ اگر بگ باس کے لئے حاصل کیا گیا ہے تو لازماً اسے بگ باس کے حوالے کر دیا گیا ہوگا۔ لیکن بگ باس کے متعلق بڑی مشکل ہے اس باٹھ سے کا پتہ چلایا گیا تھا۔ جواب ہلاک ہو چکا ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم اس بار جو نو لو جا کر اس دوسرے گروپ کو کور کر لیں۔ وہ خود بتائیں گے کہ انہوں نے ٹیپ کسے دیا ہے۔ پھر اس سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔" کنڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس دوسرے گروپ کا کوئی خاص ٹھکانہ۔" ٹرومین نے پوچھا۔

”دھڑ بدار ہونو لو کی بدنام ترین بار ہے۔ اور اس گروپ کا ہیڈ کوارٹر بھی وہیں ہے۔ خاصہ تیز فعال ادراجی دار لوگ ہیں۔ اس گروپ کے۔۔۔ کنڈیٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”اد۔ کے۔۔۔ فوری طور پر ہونو لو کے لئے پیارہ چارٹرڈ کراؤ۔ اور خود بھی میرے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔“ ٹرمین نے کہا اور ریسر رکھ دیا۔

عمرانؑ اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھ
 بلیک زیرو سے مختلف موضوعات پر باتیں کرنے میں مصروف تھا۔ کہ
 ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے پر عمران نے ہاتھ بڑھا کر دسیور اٹھالیا۔
 ”ایک سو۔۔۔“ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”سلطان بول رہا ہوں۔ عمان جہاں بھی جو اس سے بات کراؤ۔“
دوسری طرف سے سرسلطان کی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

سورہی جناب۔ ابھی عالم بالائیک فون کی لائنیں نہیں پہنچ سکیں۔ — عمران نے اس بار اپنے اصل بیوے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

اودہ - عمران تم خود تھے - مذاق چوڑا - ایک اہم ترین مسئلہ ورپیش ہے - تم نے مراد کو یہ بتایا ہے کہ سپر بلڈ کا فائدہ لایکھو میا کی کسی مجرم تنظیم کے پاس پہنچ چکا ہے ۔۔۔۔۔۔ سلطان نے انتہائی

گھیر لیے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے انہیں تفصیل بتا دی تھی۔ لیکن ہمارا اس فارمولے سے کیا تعلق ہے۔ یہ تو شوگر انیوں کا فارمولا ہے۔ اور وہی اس پر کام کر رہے ہیں۔" — عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"سردار نے تمہارے والی بات اس شوگر فی سائنس دان تک پہنچا دی۔ اور شوگر فی سائنس دان نے اپنی حکومت تک۔ اور تم جانتے ہو کہ شوگر ان کے ساتھ ہمارے کیسے تعلقات ہیں۔ چنانچہ حکومت شوگر ان کے ساتھ باقاعدہ سرکاری طور پر درخواست کی ہے کہ اس گروپ سے نہ صرف یہ فارمولا واپس لیا جائے بلکہ اس گروپ کا بھی خاتمہ کر دیا جائے۔

تاکہ یہ فارمولا ایکریمیا اور دوسری سپر باؤنڈز سے بچا رہ سکے۔ اور اس کے لئے انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حرکت میں لانے کی درخواست کی ہے۔" — سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیوں کیا انہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس خاتہ نظر آتی ہے۔ ان کے ملک کا فارمولا ہے۔ ان کے پاس بڑی بڑی تنظیمیں اور سروسز ہیں۔ وہ خود سے کیوں نہیں حاصل کر لیتے۔" — عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری شوگر ان حکومت کے انتہائی اہم مہم سے دارتہ ہوا دست بات ہوئی ہے۔ اور میں نے یہی بات اس سے کی تھی۔ اس نے جواب دیا ہے کہ شوگر ان سیکرٹ سروس کے حرکت میں آئے ہی ایکریمیا۔ روسیہ اور اس جیسے دوسرے ممالک لازماً چونک پڑیں گے۔ اس طرح یہ فارمولا واپسی نہ رہ سکے گا۔ جب کہ شوگر انیوں کے نقطہ نظر سے یہ

انتہائی اہم اور انقلابی فارمولا ہے۔ وہ اس سپر بلڈ فارمولے کو بہت آگے لے جانا چاہتے ہیں۔ بقول ان کے مستقبل کے انسانی جسم میں سپر بلڈ ہی موجود ہوگا۔ جس کے بعد انسان ہر قسم کی جسمانی اور ذہنی بیماریوں سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے گا۔ وہ ہمیشہ جوان رہے گا۔ اور ہمیشہ توانا اور صحت مند۔ اور حکومت شوگر ان نے باقاعدہ معاہدہ کی بھی پیش کش کی ہے کہ اگر پاکستان سیکرٹ سروس اس فارمولے کو اس گروپ سے حاصل کر کے اس گروپ کا خاتمہ کر دے تو وہ اس سپر بلڈ کے فارمولے کی تکمیل کے بعد اس کی تیاری کے لئے جو فیکٹریاں قائم کر دیں گے۔ اس میں پاکستان کا بھی حصہ رکھنے کے لئے تیار ہیں۔ اس طرح یہ سپر بلڈ پاکیشیا کو بھی سپلائی ہوتا رہے گا۔ اور یہی بات پوچھو تو شوگر ان حکومت کے اس اعلیٰ ترین عہدے دار نے کھل کر منہ سے کہا ہے کہ اسے اپنی تمام سروسز سے زیادہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کا ذکر دینی پر اہمیت ہے۔" — سر سلطان نے کہا اور عمران ان کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ آخری بات جو آپ نے کی ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح آپ مجھے بانس پر چڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن اب اصل مسئلہ میری سمجھ میں آ گیا ہے۔ اصل میں آپ خود یہ سپر بلڈ حاصل کر کے ہمیشہ کے لئے صحت مند جوان بلکہ نوجوان رہنا چاہتے ہیں۔" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم واقعی شیطان ہو۔ ویسے سچ پوچھو تو میں یہ سپر بلڈ تمہارے لئے

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”قیمت ہو جاؤ گے۔ کیا مطلب۔ یہ کیا بکواس کر رہے ہو۔“

سر سلطان نے تیراں ہوتے ہوئے کہا۔

”اس لئے کہ اماں بی نے جیسے ہی سنا کہ ڈیڈی کو فی نیا خون اپنے

اندرا نکٹ کرانے کے لئے منگوا رہے ہیں جس سے وہ جوان ہو جائیں

گئے۔ تو ظاہر ہے اماں بی کے ذہن میں خود ایہ خیال آتا ہے کہ ڈیڈی یہ

سب کچھ دوسری شادی کے لئے کر رہے ہیں۔ اب اس خیال کے آنے

کے بعد کاقیو آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ آپ مجھ قیم کے سر پر

دست شفقت پھیر رہے ہوں گے۔“

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اس بار سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

”تم نے واقعی درست کہا ہے۔ بھابی ایسی ہی جلالی خاتون ہیں جلد

میں سر رحمان کا نام گول کر کے تمہارا نام براہ راست ریاض کر دیں

گنا۔“

سر سلطان بھی شاید پوری طرح موڈ میں تھے۔

”قیمت پھر بھی دی برآمد ہوگا۔ وہ پہلے والا۔“

عمران نے کہا۔

”ارے وہ کیسے۔“

سر سلطان نے چونک کر پوچھا۔

”ظاہر ہے۔ اماں بی نے خون کا سکہ اس قیمت پر پہنچیں گی کہ ان کا

جوان بیٹا کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو گیا ہے جس کے لئے بڑے خواہ

کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ڈیڈی کی کم بختی آجائے گی کہ جوان بیٹا اس

قدر بیمار ہے کہ اس کی جان کے لئے بڑھ گئے ہیں۔ ڈیڈی لینے باپ

ہیں کہ انہیں علم ہی نہیں ہے۔ پھر مجھ سے پوچھا جائے گا۔ اور میں نے

صرف اتنا کہنا ہے کہ نئے خون پر ایک کروڑ روپے گئے ہیں۔ اس

حاصل کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ تاکہ تم ہمیشہ اسی طرح جوان

صحت مند اور توانا رہو تاکہ پاکیشا کے مفادات کی سلامتی کے لئے کام

کرتے رہو۔“

سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

”شیطان کو یہ سپر بلڈ بھلا کیا فائدہ دے گا۔ وہ بچا رہ تو صرف

لا حول و لا قی ہو کر رہا ہوگا۔ بہر حال اگر آپ واقعی اپنے لئے

یہ سپر بلڈ حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں تو میں اس پر کام کرنے کے لئے

تیار ہوں۔ لیکن ایک شرط ہے کہ آٹھ گھنٹے میں آپ نے اس میں سے حصہ

دینا ہے۔ تاکہ وہ بھی آپ جیسی ہی رہیں۔ اس طرح آپ خود کنٹرول میں

رہ جائیں گے۔“

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور سر سلطان

ایک بار پھر ہنس پڑے۔

”اپنی آٹھ گھنٹے کو ابھی نہ بتا دینا کہ ایسا کھلی بلڈ تیار ہونے والا ہے۔

ورنہ ابھی سے میرے سر پر سوار ہو جائے گی کہ جلد ہی منگو اوڈہ بلڈ“

سر سلطان نے قدرے جھینپے ہوئے لہجے میں کہا اور اس بار سر

سلطان نے اختیار لھلھکا کر ہنس پڑے۔

”یہ بات ہے تو پھر میں تو ابھی خود آٹھ گھنٹے کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں

تفصیلات بتا آتا ہوں۔ تاکہ وہ آپ کے سر چڑھ کر اس کی پیشگی

بلنگنگ کرالیں۔“

عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پھر ایسے ہی سہی۔ پھر میں بھی بھابھی یعنی تمہاری اماں

بی کو کہہ دوں گا کہ سر رحمان یہ سپر بلڈ منگوا رہے ہیں اور وہ بھی

تمہاری معرفت۔“

سر سلطان نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

”تو اس سے کیا ہوگا جناب۔ صرف اتنا کہ میں قیمت ہو جاؤں گا بس“

لئے بہتر ہے کہ میں مری جاؤں۔ اب آپ باقی باتیں تو خود بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ڈیڈی کو ایک کورڈر دینا پڑے گا، اور آپ جانتے ہیں کہ ڈیڈی روپے دینے کے بارے میں کیسے آدمی ہیں۔ نتیجہ یہی کہ آپ میرے مہر پر دستِ شفقت پھیرتے ہوئے مجھے مہر کی تنقیص کر رہے ہوں گے۔

عمران نے جواب دیا۔ اور مہر سلطان اس بار کافی دیر تک مسلسل جھنجھٹے رہے۔

”تم واقعی شیطان ہو۔ پورے شیطان۔“ دوسری طرف سے اسی طرح جھنجھٹے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ شاید مہر سلطان فوری طور پر اپنی ہنسی روکنے میں ناکام ہو رہے تھے۔ اس لئے انہوں نے رسیور بھی دکھ دیا تھا۔ ویسے بھی اب مزید کوئی بات وہ ہی نہ گئی تھی۔ عمران نے جس انداز میں باتیں شروع کر دی تھیں اس سے نہ سلطان بخوبی سمجھ گئے تھے کہ عمران اس کیس پر کام کرنے کے لئے آمادہ ہو چکا ہے۔

”تو آپ یہ فارم الا اس بک بائس گروپ سے واپس حاصل کریں گے۔“ بلیک زیرو نے جو خاموش بیٹھا ہوا لاڈلہ پیمبران اور مہر سلطان کے درمیان ہونے والی بات چیت سن رہا تھا۔ عمران کے رسیور رکھتے ہی بول پڑا۔

”ظاہر ہے اب میں یہ تو برداشت نہیں کر سکتا کہ ہمارے ملک کے اس قدر قابل سیکرٹری خارجہ بوڑھے ہو کر ریٹائر ہو جائیں۔ انہیں لازماً سپر بلڈ ہسپا ہونا چاہیے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی مسکرا دیا۔

”ویسے عمران صاحب۔ اگر واقعی یہ سپر بلڈ نوع انسانی کو بیماریوں سے نجات دلا سکتا ہے۔ تو پھر یہ واقعی ایک انقلابی اور مہرہ گیر ایجاد ہے۔“ بلیک زیرو نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اور یہی بات سن کر میں اس فارم کو حاصل کرنے پر آمادہ بھی ہوا ہوں۔ ورنہ شاید میں انکار بھی کر دیتا۔“ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔“ بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

”یہ نوع انسانی کو بیماریوں سے بچانے والی خاصیت بہت بڑی خاصیت ہے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ اس پر صرف شوگران یا پائیکٹیا کی اجارہ داری ہو۔ بلکہ ایسے فارموں کو پوری دنیا کے کام آنا چاہیے۔ اگر میں نے یہ فارمولا حاصل نہ کیا۔ تو اس پر اجارہ داری شوگران کے ساتھ ساتھ اس مجرم تنظیم کی قائم ہو جائے گی۔ اور اگر شوگران فی ایکٹ خفیہ طور پر اس مجرم تنظیم کو ختم کر لیتے تو پھر اس پر مکمل اجارہ داری شوگران کی ہو جاتی۔ لیکن اب میں خود یہ فارمولا حاصل کر دوں گا اور پھر ٹائیگر کی طرف سے اس پر ایک تحقیقی مقالہ کسی انٹرنیشنل سائنس میگزین میں چھپ جائے گا۔ نتیجہ یہ کہ اس پر شوگران کی اجارہ داری ختم ہو جائے گی۔“ عمران نے لہجہ میں بتاتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”لیکن اس کے لئے میرا خیال ہے ٹرمین اکیلا ہی دیاں بہت کچھ کرے گا۔ آپ نے خود ہی بتایا تھا کہ اس نے اس سلسلے میں کافی

پیش رفت کر لی تھی۔۔۔ بلکہ زیروئے کہا۔

”وہ ابھی بگ باس سے نہیں بکرایا۔ بگ باس کوئی چھوٹی تنظیم نہیں ہے۔ وہ بھی مائیک کی طرز پر انتہائی خطرناک اور باواسطہ تنظیم ہے۔ اور جس طرح انہوں نے خار ہولا اڑایا ہے مجھے یقین ہے کہ انہوں نے ایسی تحقیقات کئے ہیں اپنی لیبارٹریاں بھی بنائی ہوں گی۔ ایسی تنظیمیں اکیلے ٹرومیں کے بس کا دوگ نہیں۔ اور مجھے بھی پوری ٹیم ملے کر جانا پڑے گا۔ تاکہ تیز رفتاری سے کام کیا جاسکے۔“ عمران نے کہا۔ اور کوسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔

باس سے۔ آپ صرف اس رپورٹ پر مطمئن نہ ہونا چاہتے ہیں یا اس کے کسی خاص آدمی وہ آپ جس کا نام کارل بتا رہے تھے۔ اسے چیک کرنا چاہتے ہیں۔“ کنڈی نے خود میاں قی اور درمیانے جسم کا نوجوان تھا۔ لیکن اس کے جسم کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ انتہائی پھرتیل اور تیز طرار آدمی ہے۔ ایمپورٹ سے باہر نکلتے ہوئے ٹرومیں سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جو بھی آسانی سے مل جائے۔“ ٹرومیں نے خشک لبھی میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ کیسی شینڈ کی طرف بڑھ گئے۔

”باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس بارے میں اپنے طور پر انکو انوکھی کمریوں اس طرح خاصی آسانی ہو جائے گی۔“ کنڈی نے بھگتے ہوئے انداز میں کہا۔

”کتنی دیر لگاؤ گے۔“ ٹرومیں نے پوچھا۔

"ہیلو۔ ایگزینیڈر بول رہا ہوں۔ آج کیسے مجھے یاد کر لیا ٹرومین؟"
چند لمحوں بعد ایک حیرت بھری مردانہ آواز ریسپونڈ پر گونجی۔
"کس وقت تمہاری ڈیوٹی ختم ہو رہی ہے۔۔۔ ٹرومین نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم جو نولو سے بول رہے ہو۔۔۔ ایگزینیڈر نے
بڑی طرح پوچھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ مجھے کراچی ڈیل ہاؤس
جی جائے۔ جتنی رقم چاہیے۔۔۔ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔
کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ڈیل ہاؤس ایگزینیڈر کی کمزوری ہے۔ اور
چونکہ یہ خاصی قیمتی ہوتی ہے۔ اس لئے ایگزینیڈر اسے بیچنے کے لئے
نچتیاں کرتا رہتا ہے۔

"ارے واہ۔ آج تو انتہائی لمبی دن ہے۔ پلانے والا ٹرومین ہو۔
اور بیٹے والا ایگزینیڈر ہو۔ اوبھی جانے والی چیز جو ڈیل ہاؤس واہ
مزہ آگیا۔ کہاں پہنچوں۔۔۔ ایگزینیڈر نے مزے لیتے ہوئے کہا۔
ڈیل ہاؤس کا سن کر وہ باقی سب باتیں بھول چکا تھا۔

"جوئل تقریبی سٹار آج آدہ گھر نمبر ٹو ون۔ چوتھی منزل کس وقت
آؤ گے۔۔۔ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ارے ابھی۔ اسی وقت۔ باقی وقت کی چھٹی کی درخواست دے
دوں گا۔۔۔ دوسری طرف سے ایگزینیڈر نے کہا۔ اور ٹرومین
نے مسکراتے ہوئے ادا کے کہا اور ریسپونڈ کر لیا کہ اس نے دوسرے
فون کا ریسپونڈ اٹھا لیا۔ جس کا تعلق جوئل ایکس چینج سے تھا۔

"زیادہ نہیں باس۔ صرف ایک دو گھنٹے یہاں میرے خاے
تعلقات ہیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ میں جلد ہی اپنی مطلب کی معلومات
حاصل کر لوں گا۔۔۔ کنڈیٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور کے۔ لیکن زیادہ دیر نہ لگنا۔۔۔ ٹرومین نے کہا۔ اور
ساتھ ہی اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو جوئل تقریبی سٹار چلنے کا کہہ دیا۔ یہاں
آنے سے پہلے ٹرومین نے جوئل تقریبی سٹار میں گھرے بک کر لائے تھے۔
کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہاں اسے کافی روز بھی لگ سکتے ہیں۔ جوئل
تقریبی سٹار پہنچ کر ٹرومین کو اپنے گھرے میں آگیا۔ جب کہ کنڈیٹی
باہر سے ہی واپس چلا گیا تھا۔ ٹرومین نے گھرے میں پہنچ کر ڈائریکٹ فون
کا ریسپونڈ اٹھا لیا۔ اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے کے شروع کر دیے یہاں
اس کے اپنے ذاتی دوست بھی موجود تھے۔ اس لئے اس نے سوچا
کہ صرف گھرے میں بیٹھ کر کنڈیٹی کا انتظار کرنے کی بجائے اسے
خود بھی اس رجسٹرڈ گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کر فنی
چاہیں۔

"ہیلو۔ ٹی۔ ایکس ڈیپارٹمنٹل سٹور۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے
ہی ایک نسوانی آواز نشانی دی۔ اچھا کہ رو با رہی تھا۔

"تمہارے ڈیپارٹمنٹل سٹور میں سپروائزر ایگزینیڈر ہے۔ اس
سے میری بات کر آؤ۔ میرا نام ٹرومین ہے۔۔۔ ٹرومین نے
جان بوجھ کر سچکھنا نہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ تاکہ لڑکی فوری
انکار نہ کر دے۔

"ہولڈ آن کریں۔۔۔ دوسری طرف سے لڑکی نے جواب دیا۔

کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ دونوں بچپن کے دوست تھے اس لئے ان میں بے حد بے تکلفی تھی۔

”اغا۔ ٹرومین کتنے طویل عرصے بعد تم سے مل رہا ہوں۔“
ایگزینڈر نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں کہا اور ٹرومین سے آکر جھپٹ گیا۔

”تمہیں تو کبھی توقع نہیں ہوئی کہ ناراک آجاؤ۔ جب بھی آتا ہوں میں ہی یہاں آتا ہوں۔“ ٹرومین نے علیحدہ ہوتے ہوئے ہنس کر کہا۔
”یاد تم جانتے تو ہو۔ کہ میری کیا حالت ہے۔ تم تو بوڑھے آدمی“ ایگزینڈر نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ جیٹھو۔ میں نے پوری دو بوتلیں تمہارے لئے منگوا رکھی ہیں۔ میں تو پیوں گا نہیں۔ یہ دونوں تمہیں ہی پینی ہوں گی۔“ ٹرومین نے کہا۔

”ارے واہ۔ مزہ آگیا۔ لیکن ہم کیوں نہیں پیو گے۔ کیا ہوا تم تو مجھ سے بھی زیادہ پینے والے تھے۔“ ایگزینڈر نے ایک بوتل اٹھاتے ہوئے چوک کر کہا۔

”میں تو معلوم ہے کہ میں جو بات منہ سے نکال بیٹھوں اُسے ہر حالت میں پورا کرتا ہوں۔ اور میں ایک بات کر بیٹھا ہوں۔ کہ جب تک میرا ایک مشن مکمل نہ ہو۔ میں شراب نہ پیوں گا۔ اور ابھی مشن مکمل نہیں ہوا۔ اس لئے مجبور ہی ہے۔“ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”روم سر دوس سے بات کراؤ۔“ ٹرومین نے کہا۔
”یس۔ روم سر دوس پلیز۔“ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔
”روم نمبر ٹوون۔ فورٹھ سٹوری۔ دو بوتل ڈبل مارس پہنچا دو۔“ ٹرومین نے کہا اور لیبو رکھ دیا۔

اور فورٹھ ڈیر بعد ویٹرس نے دو بند بوتلیں ڈبل مارس کی اور ایک جام لاکر کمرے میں کرسی پر بیٹھے ٹرومین کے سامنے رکھے اور موبانہ انداز میں ایک طرف کھڑی ہو گئی۔ ٹرومین نے جیب سے ایک چھوٹا نوٹ نکالا اور اس کی طرف اچھال دیا۔ ویٹرس نے نوٹ جھینٹا۔ لیکن وہ جانے کے لئے مڑی نہیں بلکہ ویسے ہی کھڑی رہی۔
”اب کیا ہے۔“ ٹرومین نے چونک کر پوچھا۔

”دو بوتلیں پینے کے بعد اگر آپ کو مزید کچھ ضرورت ہو تو میں حاضر ہوں۔“ ویٹرس نے بڑے معنی خیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ نو۔ سو ری۔“ ٹرومین نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔
اور ویٹرس منہ بنا لئے مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ اور ٹرومین سمجھ گیا کہ ایگزینڈر آیا ہو گا۔

”یس۔ کم ان۔“ ٹرومین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور لمبا تڑنگا خوشرو ایگزینڈر جس کے جسم پر نیلے رنگ کا سوٹ تھا مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا اور ٹرومین اس

ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اگر وہ ہونو لو آتے تو مجھے فوراً اطلاع مل جاتی۔ ہونو لو کے وہ خاص آدمی ہیں جو ہر جرم میں شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے میں نے اپنی معلومات حاصل کرنے والی تنظیم کو خاص طور پر ہدایات دے رکھی ہیں کہ جب وہ ہونو لو میں ہوں تو ان کی مکمل نگرانی کی جائے۔ لیکن ایک بات ہے کہ تمہارا باکیشیا سے کیا تعلق ہے۔“ ایگزینیٹر نے شراب کی بوتلی کھولی تو منہ سے لگاتے ہوئے کہا۔

”مجھے اس فارمولے کو واپس حاصل کرنے کے لئے ہمارا کیا گیا ہے۔“ ٹرومین نے جواب دیا۔

”اوہ اس کا مطلب ہے کہ تم نے اس پارٹی سے لمبی رقم کما لی ہے۔ اور مجھے تم دو بوتلوں پر ہی ٹرغا رہے ہو۔ یہ کیسی دوستی ہے۔“

ٹرومین۔ ”ایگزینیٹر نے بڑا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم نے ابھی تک ان دو بوتلوں کی قیمت بھی نہیں چکانی تمہارے پاس میرے کام کی معلومات ہی نہیں ہیں۔“ ٹرومین نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور ایگزینیٹر بے اختیار ہنسنے لگا۔

ہنس پڑا۔

”اچھا تو یہ دو بوتلیں واقعی میرے لئے ہیں پھر تمہارے لئے

کچھ کچھ لو کرنا ہی پڑے گا۔“ ایگزینیٹر نے منہ سے

کہا۔ اور بوتلی میز پر رکھ کر ساتھ رکھے ہوئے شبلی فن کا دیسپور

اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”کیس۔“ ریڈر بار۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چھٹی

”مشن۔ کیس مشن۔ مجھے بتاؤ۔ یہاں ہونو لو میں ہے تو کچھ پورا

ہو گیا۔ آخر میں کیس کام آؤں گا۔“ ایگزینیٹر نے کہا۔

”تمہارا بے حد شکریہ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم میں ایسی صلاحیتیں

ہیں کہ تم مشن مکمل کر سکتے ہو۔ لیکن یہ بڑا مسئلہ ہے۔ تم البتہ

معلومات مہیا کرو تو میرا کام ہو جائے گا۔“ ٹرومین نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

”بولو بولو کس مارے میں معلومات چاہیں تمہیں۔ یہاں کی

زیر زمین دنیا میں ریٹکنے والا کٹر ابھی ایگزینیٹر کی نظر سے نہیں

چھپا رہا۔“ ایگزینیٹر نے ہنسے با اعتماد دلچسپی میں کہا۔

اور ٹرومین مسکرا دیا۔

”مجھے معلوم ہے کہ میرا بار ایگزینیٹر صرف ڈیپا ڈنٹل سٹور

میں ہی سپر وائزر نہیں ہے۔ اور ابھی بہت کچھ ہے۔ بہر حال یہاں ایک

گروپ ہے۔ ریچرڈ گروپ۔ اس ریچرڈ گروپ کا ایک آدمی ہے

کارل۔ جس نے باکیشیا سے ایک اہم فارمولا چرایا ہے۔ میں وہ

فارمولا حاصل کرنا چاہتا ہوں۔“ ٹرومین نے کھل کر بات

کرتے ہوئے کہا۔

”ریچرڈ گروپ کا کارل۔ بالکل جانتا ہوں وہ تو کافی عرصے سے

غائب ہے۔ بلکہ ریچرڈ بھی کافی عرصے سے نظر نہیں آ رہا۔“

ایگزینیٹر نے سر ملاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ وہ باکیشیا گئے ہوئے تھے وہ فارمولا حاصل کرنے کے

لئے۔ اب یقیناً آگئے ہوں گے۔“ ٹرومین نے مسکراتے

ہوتی آواز سنائی دی ۔

یوں آف سچ - آہستہ نہیں بول سکتے رانسنس - اس طرح چیخ رہے جو جیسے کسی نے تہاردا گلہ کاٹ دیا ہو - کہاں ہے وہ درجہ دین ایگزیٹو بول رہا ہوں - ایگزیٹو نے انتہائی سخت پہلے میں کہا -

"ادھ ادھ۔ سو ری کسر۔ سو ری۔ سہر۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ کا فون ہے۔ باس تو ہوں نو لوسے باہر ہیں۔ ابھی تک واپس نہیں آئے۔ دوسری طرف سے ایک ٹخت پہنچے ہوئے بلجے میں جواب دیا گیا۔

"کہاں گیا ہے۔ کیا ہوں لو چھوڑ تو نہیں گیا یا تم میں سے کسی نے اُسے ماکہ کو دفن تو نہیں کر دیا۔" ایگزیکٹو ڈرنے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ابھی دو چار روز تو یہاں رہوں گا۔ اگر اس دوران وہ آجائے تو تم بس مجھے اطلاع کر دینا۔ باقی کام میں خود ہی کر لوں گا۔“
 ٹومسین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”کچھ بنا کر نہیں گئے۔ بس اچانک ہی چلے گئے ہیں۔“ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
 ”اور وہ تو میری شکل والا کادل۔ وہ کہاں ہے۔“ ایگور سید نے غراتے ہوئے کہا۔

”اد-کے“ — الیگزینڈر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر ایک بوتل کی طرح اور دوسری بوتل جب میں رکھ کر وہ ٹرڈمین سے ہاتھ ملا کر فرے سے باہر نکل گیا اور ٹرڈمین نے ایک طویل سانس لیا۔ دیر ڈیڑھ گھنٹے کے بعد ابھی تک ہونو لو واپس نہ پہنچنے سے وہ ذہنی طور پر غصا ابھ گیا تھا۔ اور وہ ابھی بیٹھا ہی سوچ ہی رہا تھا کہ یہ لوگ فارمولالے کر کہاں چلے گئے ہوں گے کہ دروازے پر دستک ہوئی اور ٹرڈمین بے اختیار چونک پڑا۔

وہ بھی ساتھ گیا ہے جناب۔ باس پورا اگر دیپ لے کر گئے ہیں۔
 دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔ اور الیکٹرینڈ نے ریسپورڈ رکھ دیا۔
 "اب بتاؤ۔ میری بات کی تصدیق ہوگئی یا نہیں۔" الیکٹرینڈ
 نے شراب کی بوتل دوبارہ اٹھاتے ہوئے مسکراتے کہا۔
 "ہاں۔ تصدیق تو ہوگئی ہے۔ لیکن تم نے تو بڑا رعب بنا رکھا ہے۔
 ورنہ میں نے تو سنا تھا کہ رچرڈ اگر دیپ پہاں کا سب سے خطرناک

”یس۔ کم ان“۔ ٹرمین نے کہا اور دروازہ کھلتے

ہی کینیڈی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔
 ”باس۔ آپ اکیلے بیٹھے تو بور ہو چکے ہوں گے۔“ کینیڈی
 نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ ایک پرانے دوست کو بلوا لیا تھا۔ اس سے باتوں میں
 وقت گزر گیا۔ تم بتاؤ کیا معلومات حاصل کر آئے ہو۔“ ٹرومین
 نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”باس۔ رچرڈ کادل اور اس کا پورا گروپ ہلاک ہو چکا ہے۔
 کینیڈی نے قریب آکر سرگوشیاں بولیں کہ تو ٹرومین بے انصاف
 اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

”کیا کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کس نے کیا ہے
 ایسے۔“ ٹرومین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”باس۔ یہاں تو ابھی تک کسی کو بھی اس بارے میں علم نہیں
 ہے۔ ان سب کے مطابق تو رچرڈ اس کا گروپ جو چار افراد پر مشتمل
 ہے۔ اور رچرڈ کا نمبر ٹوکا دل سب کسی خاص مشن پر ہونو سے باہر
 گئے ہوئے ہیں۔ لیکن میں نے اپنے ذرائع سے جو معلومات حاصل کی
 ہیں۔ ان کے مطابق رچرڈ اس کے گروپ اور کادل کو ناراک کے
 شمال مغربی جھگڑا میں گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے۔ اور ان کی لاشیں
 بھی وہیں دفن کر دی گئی ہیں۔“ کینیڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے
 کہہ

”اُدھ۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم بات ہے۔ تمہ نے کیسے
 یہ معلومات حاصل کیں۔ اور کس نے انہیں ہلاک کیا ہے۔“

ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”بگ باس کا ایک خاص ایجنٹ یہاں ہونو لوپس ہے۔ اس کا
 نام تھا مسن ہے۔ مجھے چونکہ معلوم تھا کہ پاکیشیا کا مشن رچرڈ اور
 اس کے گروپ کو بگ باس نے دیا ہے۔ تو مجھے یقین تھا کہ یہ مشن اس
 تھا مسن کے ذریعے ہی انہیں دیا گیا ہو گا۔ چنانچہ میں تھا مسن سے
 ملا۔ گو تھا مسن میرا خاصا واقف ہے۔ لیکن اس نے پردوں پر پانی ہی
 نہ پڑنے دیا۔ وہ ہر بات سے صاف مکر گیا۔ اب یہ اس کی پہنچ تھی
 کہ جہاں میری اس سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہاں وہ بالکل اکیلا تھا۔
 چنانچہ میں نے اس پر قابو پایا اور پھر اپنے مخصوص تشدد کی بنا پر آخر کار
 اس کو زہان کھولنی پڑی۔ پاکیشیا مشن واقعی تھا مسن کے ذریعے رچرڈ
 نے حاصل کیا تھا۔ اس تھا مسن کے بگ باس کے انتہائی سرکردہ آدمی
 کارلائل کے ساتھ انتہائی گہرے تعلقات ہیں۔ اور کارلائل کے ذریعے
 تھا مسن نے یہ مشن رچرڈ کو دے کر اس سے بھاری کمیشن حاصل کر لیا۔
 اس کے بعد بقول تھا مسن کے جس سائنسدان کو اغوا کرنا تھا۔ اس کی
 بجائے وہ فارمولا رچرڈ کے ہاتھ لگ گیا۔ اور رچرڈ نے تھا مسن کے
 ذریعے مزید ہدایات حاصل کیں تو کارلائل نے تھا مسن کو بتایا کہ فارمولا
 ہی کافی ہے۔ سائنس دان کو اغوا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس
 لئے باقی سارا مشن کینسل کر دیا گیا۔ کادل اس فارمولا کا ٹیب لے
 کر ناراک پہنچنے کی بجائے راستے میں ہی کہیں اتر کر غائب ہو گیا اور
 رچرڈ اور اس کا گروپ خاموشی سے پاکیشیا کے ایک ہمسایہ ملک
 کافرستان کی سرحد کراس کر کے وہاں سے ناراک پہنچ گئے۔

رچرڈ کے دماغ میں شاید خورز آگیا تھا۔ اس نے تھامس کے ذریعے بگ باس سے مزید معاوضہ طلب کیا۔ ورنہ اس نے دھمکی دی کہ نادر کو کسی سپر یا دور کو فروخت کر دیا جائے گا۔ چنانچہ تھامس نے کارلائل سے بات کی اور کارلائل نے فوری طور پر رچرڈ کی مانگ پوری کرنے کی حامی بھری۔ یہ چونکہ بے حد خطرہ رقم تھی اس لئے یہ طے پایا کہ اس کا تبادلہ نادر اک کے شمال مغربی جنگلات میں ایک خاص جگہ ہوگا جہاں اس رچرڈ کا اپنا اڈہ تھا۔ رچرڈ اس طرح خود محفوظ ہونا چاہتا تھا۔ لیکن تھامس نے بتایا کہ بگ باس نے رچرڈ کے دماغ پہنچنے سے پہلے ہی اس اڈے پر خاموشی سے قبضہ کر لیا۔ اور جب رچرڈ اسے گردوب اور کارل سمیت دماغ پہنچا تو اس کے ساتھیوں کو گولیوں سے اڑا دیا گیا اور رچرڈ پر بے پناہ تشدد کر کے اس سے اس ٹیپ کے بارے میں معلومات حاصل کر لی گئیں۔ رچرڈ کے کہنے کے مطابق کارل نے یہ ٹیپ پاکیشیا سے نادر اک آتے ہوئے راستے میں کاسٹران اتر کر دماغ کے ایک لاکھ میں محفوظ کرایا تھا۔ بگ باس کے لئے اس لاکھ سے ٹیپ حاصل کرنا کوئی مشکل کام نہ تھا۔ چنانچہ جب دماغ سے ٹیپ حاصل کر لیا گیا۔ تو اس رچرڈ کو بھی ہلاک کر دیا گیا۔ اور ان کی لاشیں وہیں جنگل میں ہی دبا دی گئیں۔ کنیڈی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کارلائل کا پتہ کیا ہے۔ وہ کون ہے۔ کیونکہ تھامس تو ظاہر ہے تمہارے مخصوص تشدد کی وجہ سے زندہ نہ بچ سکا ہوگا" ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے باس۔ بہر حال میں نے معلوم کر لیا ہے۔ کارلائل نادر اک کے لارڈ کلب میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ وہ کوئی کام نہیں کرتا۔ بس لارڈوں کی طرح رہتا ہے۔ اور سب اُسے لارڈ ہی سمجھتے ہیں۔ تھامس بھی اس سے وہیں کلب میں جا کر ہی ملتا ہے۔ اور کلب کے فون کے ذریعے ہی اس سے بات ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ کارلائل کے ہاٹے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔" کنیڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور کسے۔ اس کا مطلب ہوا کہ وہ ٹیپ اب حتی طور پر بگ باس کے پاس پہنچ چکا ہے۔ اور اب کارلائل ہی بتا سکتا ہے کہ وہ ٹیپ کہاں گیا۔ اس لئے اب یہاں مزید بھڑنا فضول ہے۔" ٹرومین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ ایک بار کارلائل دماغ مل جائے پھر آسانی سے اس ٹیپ کا پتہ چل سکتا ہے۔" کنیڈی نے کہا اور ٹرومین نے سر ہلادیا۔ ویسے اس کی فراخ پیشانی پر خاصی شکنیں پھیلی ہوئی تھیں۔

دوسری ملاقات نہ ہو پہلی ملاقات کا نشہ ہی نہیں اترتا۔۔۔ فرانک نے بڑے عاشقانہ لہجے میں کہا اور لڑا بے اختیار ہنس پڑی۔
 ”یہی حال میرا ہے۔ بہر حال بتاؤ کہاں سے بول رہے ہو۔ آج کل میں فارغ ہوں۔ بس آجاء۔۔۔ لڑا نے کہا۔

”میں ہونو لو سے بول رہا ہوں ناداک سے نہیں بول رہا۔ اور اگر میں ابھی دیکھ کر دیکھ کر ہونو لو سے روانہ بھی ہو جاؤں تب بھی جب تک میں تم تک پہنچوں گا تم پھر کہیں جا چکی ہو گی۔ بہر حال تمہارے لئے ایک انتہائی اہم اطلاع ہے۔“ فرانک نے کہا۔
 ”میرے لئے اطلاع۔ کیسی اطلاع۔“ لڑا نے حیران ہو کر پوچھا۔

”ہونو لو میں تمہارا ایکٹنٹ تھا من ہے ناں۔“ فرانک نے کہا۔

”ماں کیوں۔“ لڑا نے حیران ہو کر جواب دیا۔
 ”اُسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اور جانی ہو کس نے ہلاک کیا ہے اور کیوں۔“ فرانک نے کہا۔
 ”تم خود ہی بتا دو۔ آج تو تم پورے شہر لاک ہو مڑے ہوئے ہو۔“ لڑا نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ارے ارے۔ نادا اعلیٰ ہونے کی ضرورت نہیں۔ ورنہ میں تو ویسے ہی خوف کے مارے مر جاؤں گا۔ تمہارے گرد پنے پاکیشا سے کوئی اہم فارمولا حاصل کیا ہے۔ یہ سارا اسی کا پیکر ہے۔“ فرانک نے کہا۔

”یاد کرو۔“ فرانک کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی ایک نوجوان، درخوب صورت لڑکی نے بڑے انداز سے سر جھکا اور ماتھ بڑھا کر دیکھنا شروع کیا۔

”کیس۔“ لڑکی نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔
 ”لڑا۔ میں فرانک بول رہا ہوں۔“ دوسری طرف سے ایک بے مکلفانہ سی آواز سنائی دی۔

”اوسے فرانک۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ کیا ناداک آئے ہو۔ ادھ گھاڑ۔ کتنے عرصے بعد تمہاری یہ خوب صورت آواز سنائی ہے۔“ لڑا نے پہلے کی طرح انتہائی لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

”ناداک آؤ تو تم ملتی ہی نہیں جیتے جلتا ہے کہ مادام لڑا ملک سے ہی باہر گئی ہوئی ہیں۔ بڑا مایوس لوٹنا پڑتا ہے۔ اور ہونو لو تم آتی نہیں ہو۔ اب تم ہی بتاؤ کہ ملاقات کیسے ہو سکتی ہے۔ حالانکہ جب تک تم سے

کی ایسے معاملات میں خاصی شہرت موجود ہے۔ بہر حال رچرڈ نے پالیسیا جاکر وہ مشن مکمل کر دیا۔ لیکن اغوا کا نہیں بلکہ کسی ٹیپ کے حصول کا۔ پھر وہ بے ایمان ہو گیا۔ جس پر کارلائل نے فوری طور پر اسے کئی ڈیمانڈ پوری کرادی۔ مگر کارلائل ظاہر ہے رچرڈ سے زیادہ ہوشیار تھا۔ نتیجہ یہ کہ وہ فارمولہ کارلائل کے پاس پہنچ گیا۔ اور رچرڈ اور اس کا گروپ ختم ہو گیا۔ اور اب یہ ٹرومین اس کینیڈی کے ساتھ واپس ناراک جلا گیا ہے۔ تاکہ کارلائل کو جیک کر کے اس سے وہ فارمولہ حاصل کر کے۔۔۔ خزانہ کسے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہو گا۔ لیکن اس سے میرا کیا تعلق بنتا ہے۔ کارلائل جانے اور اس کا کام۔ میں سمجھی تھی۔ تم منشیات کے سلسلے میں کوئی اہم اطلاع دینا چاہتے ہو۔۔۔ لہذا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لہذا ڈیر۔ تم ٹرومین کو نہیں جانتیں کیونکہ ٹرومین منشیات کے دھندے میں کبھی ملوث نہیں ہوا۔ لیکن وہ تمہارا سابق کارکن تھا۔ جانتا ہو گا۔ اور یہ ٹرومین اگر بگ باس کے پیچھے لگ گیا ہے تو بگ باس کا مکمل خاتمہ یقینی سمجھو۔۔۔ خزانہ نے تیز باج میں کہا۔

"دیکھو خزانہ۔ تم شاید اس دنیا کے واحد آدمی ہو گے۔ جو بگ باس کے خلاف وہیں آمیزبات کرنے کے باوجود زندہ ہو۔ لیکن آئندہ محتاط رہنا۔ بگ باس کوئی گھٹیا تنظیم نہیں ہے۔

"پالیسیا سے فارمولا۔ بہر حال ہو گا۔ یہ کام میرے سیکشن سے متعلق نہیں ہے۔ یہ تو کارلائل کا سیکشن ہے۔۔۔ لہذا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بہر حال میرا تو تم سے تعلق ہے۔ اس لئے میں تمہیں بتا رہا ہوں۔ کہ یہاں ہونو نوین اچانک ناراک کا ایک آدمی کینیڈی مجھے نظر آ گیا۔ کینیڈی کے بارے میں ابھی طرح جانتا ہوں کہ وہ بلیک تھنڈر کے سپر ایجنٹ ٹرومین کا خاص آدمی ہے۔ چنانچہ اس کینیڈی کو اس طرح ہونو جیسی چھوٹی ریاست میں دیکھ کر میں چونک پڑا۔ چنانچہ میں نے اس کی مگرانی شروع کرادی۔ کینیڈی اس تھامسن سے ملا۔ اور پھر اس نے تھامسن پر انتہائی خوف ناک تشدد کر کے اس سے دھچرہ اور اس کے نمبر ٹوکا دل کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ تھامسن نے اُسے بتایا کہ دھچرہ اور اس کے گروپ اور کارل نے بگ باس کو بلیک میل کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس لئے انہیں ناراک کے شمال مغربی جنگلات میں گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے۔ یہ آدمی کینیڈی دہان سے ہوٹل تھری سٹار پیچا دہان ٹرومین پہلے سے موجود تھا۔ اب تمہیں تو معلوم ہے کہ ہوٹل تھری سٹار میری ملکیت ہے۔ چنانچہ میں نے خصوصی انتظامات جو پہلے سے اس ہوٹل کے بہکرے میں موجود تھے آن کرادیئے۔ نتیجہ یہ کہ جو صورت حال سامنے آئی اس کے مطابق بگ باس نے پالیسیا سے کسی سائنس دان کے اغوا کا مشن کارلائل کے ذریعے تھامسن کو دیا اور تھامسن نے اسے بھاری مجاذعے پر دھچرہ کو دے دیا۔ دھچرہ

بین الاقوامی تنظیم ہے۔ ایسے ٹرمین کرومیں بہت پھرتے رہتے ہیں۔ اس کے پیچھے بہر حال تمہارا شکریہ کہ تم نے اطلاع دے دی میں اسے کارلائل تک ٹرانسفر کر دوں گی۔ اور وہ آسانی سے اس سے نمٹ لے گا۔ گڈ بائی۔“

لڑانے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویسپو رکریڈل پر بچ دیا۔ اس کے چہرے پر غصے سمندر کے تناور نمودار ہو گئے تھے۔ شاید فرانک کی ٹیپ باس کے خاتمے والی بات نے اُسے شدید تکلیف پہنچائی تھی۔

”بونہ۔ صرف اس لئے آج اس نے اتنی جرات کی ہے کہ میں اسے پسند کرتی ہوں ورنہ.....“ لڑانے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ویسپورا اٹھالیا۔

”یس مادام۔“ دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”کارلائل سے بات کرو۔“ لڑانے اُسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر ویسپور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ اور لڑانے ہاتھ بڑھا کر ویسپورا اٹھالیا۔

”یس۔“ لڑانے سرد لہجے میں کہا۔

”باس کارلائل سے بات کیجیے مادام۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو لڑا۔ میں کارلائل بول رہا ہوں۔ غیرت۔ آج مجھ جیسا بد صورت آدمی کیسے یاد آگیا ہے۔“ دوسری طرف سے قد نے طنزیہ لہجے میں کہا گیا اور لڑا مسکرا دی۔ کیونکہ کارلائل واقعی

انتہائی بد صورت آدمی تھا اور لڑا اس کی بد صورتی کی وجہ سے اُسے قطعی لفظ نہ کراتی تھی۔

”میں نے سوچا کہ تمہاری بد صورتی مزید نہ بڑھ جائے۔ اس لئے فون کیا ہے۔ ورنہ اصولاً تو مجھے چیف باس کو فون کرنا چاہیے تھا۔“ لڑانے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”چیف باس کو فون کیوں کیا ہوا ہے۔“ کارلائل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کسی ٹرمین کو جاننے ہو۔ بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ہے۔“ لڑانے اب مزے لے لے کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ جانتا تو نہیں ہوں۔ اس کا نام سنا ہوا ہے۔ لیکن کافی کافی عرصے پہلے سنا تھا۔ اب تک اس کا نام ہی غائب ہو چکا ہے۔ کیوں۔“ کارلائل نے کہا۔

”تم نے پاکیشیا سے پہلے کوئی سائنس دان اغوا کرنا چاہا ہو جو لوہر کے دچر گروپ کے ذریعے۔ اور پھر یہ منصوبہ کینسل کر دیا اور کسی ٹیپ پر ہی اکتھا کر لیا۔ دچر گروپ اس کے گروپ نے یہ ٹیپ حاصل کیا۔ لیکن اس نے تمہیں بلیک میل کرنے کی کوشش کی۔ مگر تم نے اُسے ناراک کے شمال مغربی جنگلات میں ہلاک کر کر وہ ٹیپ حاصل کر لیا۔ کیوں میں درست نہ رہی ہوں۔“ لڑانے ہنستے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ بالکل درست کہہ رہی ہو۔ بالکل ایسے ہی ہوا ہے۔ لیکن اس میں اس ٹرمین اور چیف باس کو بتانے والی کون سی بات

ہے۔۔۔ کارلائل نے اس بارخا سے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

”اس ٹرومین نے ہونو لو میں تمہارے خاص آدمی تھا من پر تشدد کر کے اس سے یہ ساری معلومات حاصل کی ہیں۔ اور اب وہ ظاہر ہے تمہارے پیچھے ہوگا۔ اور اتنا تو تم جانے ہو کہ ٹرومین کا تعلق بلیک ٹھنڈر سے ہے۔ اس لئے لازمی بات ہے کہ یہ فارمولا وہ بلیک ٹھنڈر کے لئے حاصل کرنا چاہتا ہوگا۔ اور بلیک ٹھنڈر کے بارے میں تم نے بھی میری طرح بہت کچھ سنا ہوگا۔ اگر میں یہ بات چھپ باس تک پہنچا دوں کہ تم اتنی آسانی سے ٹریس کر لئے گئے ہو۔ تو تمہیں اندازہ ہے کہ تمہارے ساتھ کیا ہو سکتا ہے۔ اگر تمہیں موت کی سزا دی گئی تو بہ حال اتنا ضرر ہو گا کہ تمہاری بد صورتی اور بڑھ جائے گی۔ لیکن سچہ بھی ہو۔ میں نے سوچا کہ آخر تم میرے ساتھ ہو۔ اس لئے تمہیں فون کروں۔۔۔ لڑانے مسکراتے ہوئے کہا۔

”شکریہ لڑا۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے اس ٹرومین کے بارے میں ہوشیار کر دیا۔ اب میں خود اس سے نمٹ لوں گا۔ ٹھینک یو“ دوسری طرف سے کارلائل نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور لڑانے مسکراتے ہوئے ریسیور رکھ دیا۔ لیکن دوسرے لمحے گھنٹی پھر بج اٹھی۔

”کیا مصیبت ہے۔ سارے فون آج اکٹھے ہی آئے ہیں۔“ لڑانے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر ریسیور اٹھا لیا۔

”مادام۔ میں جانس بول رہا ہوں۔“ دوسری طرف سے

ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

”جانس۔۔۔ اودہ۔ کیا بات ہے۔“ لڑانے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ کیونکہ جانس اس کے گروپ کا خاص مخبر تھا۔

”مادام۔ پاکیشا کا شیطان یہاں ناراگک میں آیا ہوا ہے اور وہ بگ باس کے بارے میں معلومات حاصل کرتا پھر رہا ہے۔ دوسری طرف سے جانس نے جواب دیا۔

”پاکیشا کا شیطان۔ کیا مطلب۔ کون شیطان۔“ لڑانے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مادام۔ آپ اُسے نہیں جانتیں۔ لیکن میں اس سے بخوبی واقف ہوں۔ اس کا نام علی عمران ہے۔ پاکیشا سیکرٹ مرسوس کے لئے کام کرتا ہے۔ دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ بظاہر انتہائی بھولا لالہ۔ بے ضرر۔ احمق اور معصوم آدمی معصومانہ انداز میں مسلسل احمقانہ باتیں اور احمقانہ حرکتیں کرتا رہتا ہے۔ لیکن دراصل وہ کیا ہے۔ اس کو فظوں میں نہیں بتایا جاسکتا۔ میں نے آپ کو اس لئے کالی کی ہے کہ آپ تو اس سے واقف نہیں ہیں۔ البتہ چھپ باس لازماً اس سے واقف ہوں گے اور اس جیسے آدمی کا بگ باس کے پیچھے لگ جانا انتہائی خطرناک بات ہے۔ دوسری طرف سے جانس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔۔۔ کہاں ہے وہ۔“ لڑانے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے چیکنگ کی ہے۔ وہ ہوشیار دین بکے کمرہ نمبر بارہ دوسری منزل میں کھڑا ہوا ہے۔ اپنے اصل نام سے۔ مرزید پٹال پر یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہاں اس کے اور ساتھی بھی موجود ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکورٹ سرویس کی پوری ٹیم بگ باس کے پیچھے آئی ہے۔" جانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور کسے۔ تھینک یو۔ میں چیف باس تک ہتھامڑی یہ اطلاع پہنچا دوں گی۔" لڑانے ہونٹ بھینچے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر کریڈل پر دیویورڈر سے بچ دیا۔

"آج کا دن ہی منحوس ہے۔ ہر طرف سے فضول قسم کی باتیں ہی سننے میں آ رہی ہیں۔" لڑانے کہا اور کسی سے اٹھ کر کمرے میں پہنچنے لگ گئی۔ وہ اس وقت اپنے سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے خاص کمرے میں تھی۔ بگ باس بہت بڑی تنظیم تھی اور ہر قسم کے جرائم کے لئے انہوں نے علیحدہ علیحدہ سیکشنز اور تنظیمیں بنا رکھی تھیں۔ جن کا آپس میں کوئی تعلق نہ ہوتا تھا۔ لڑانہ منشیات سیکشن کی انچارج تھی۔ جب کہ کارلائل جنرل سیکشن کا انچارج تھا۔ اس طرح اسٹے کی سنگلنگ کا انچارج نورک تھا۔ اور بہت سے دوسرے سیکشنز بھی تھے۔ سب سیکشنز کے انچارج بگ باس کے چیفس تھے۔ لیکن ایک چیف باس بھی تھا جو ان سب کو کنٹرول کرتا تھا۔ اصل تنظیم بھی اسی کی بنائی ہوئی تھی وہ چیف باس ہی کہلاتا تھا۔ اور خفیہ رہتا تھا۔ کسی کو اس بات کا علم نہ تھا۔ کہ وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے۔ ایک مخصوص ٹرانسمیٹر

فریکوئنسی تھی۔ جس کے ذریعے اس سے بات ہو سکتی تھی۔ اور وہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہی سیکشنز کو ہدایات دیتا تھا۔

"میرا خیال ہے۔ اس کارلائل کی شامت آ رہی گئی ہے۔ پہلے وہ بلیک ہینڈز اس کے پیچھے لگ گئی ہے۔ اور اب یہ پاکیشیا سیکورٹ سرویس فارمولایا پاکیشیا سے اڑایا گیا ہے۔ اس لئے یہ لوگ بھی لڑنا اس فارمولے کے پیچھے ہی آئے ہوں گے۔ اب مجبور ہی ہے۔ مجھے چین باس کو بتادینا چاہیے۔" لڑانے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ایک سائیڈ پر پہنچی الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں موجود پیش فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر اٹھایا۔ اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو۔ لڑا کا لنگ چیف باس اور۔" لڑانے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس چیف باس اسٹڈنگ یو اور۔" چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری اور کڑخت سی آواز سنائی دی۔

"چیف آپ پاکیشیا کے کسی علی عمران سے واقف ہیں۔ کوئی سیکرٹ ایجنٹ ہے اور۔" لڑانے کہا اور دوسری طرف سے چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی پھر چیف باس کی آواز سنائی دی۔

"لڑا یہ نام تم نے کہاں سے سن لیا ہے اور۔" چیف باس کے بلے میں حیرت تھی۔ اور جواب میں لڑانے جانی کی طرف سے ملنے والی کال کی پوری تفصیل بتا دی۔

اس کا مطلب ہے کہ کارلائل کا سپرلڈ والا مشن مکمل طور پر ناکام رہا ہے۔ حالانکہ اس نے مجھے جو رپورٹ دی تھی اس کے مطابق اس نے رچرڈ اور اس کے گروپ کا مکمل خاتمہ کر کے اس مشن کو محفوظ کر لیا تھا۔ لیکن اب تمہاری بات سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف یہ مشن غیر محفوظ رہا ہے بلکہ اس عمران کو یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ یہ مشن بگ باس کا ہے۔ حالانکہ جب کارلائل نے مجھے اس مشن کے بارے میں تفصیلات بتائی تھیں تو میں نے اُسے خاص طور پر ہدایت کی تھی کہ کسی کو اس بات کا شک نہ پڑے کہ یہ مشن بگ باس نے مکمل کیا ہے۔ ورنہ وہ عمران تو کسی بھوت کی طرح بگ باس کے پیچھے لگ جائے گا اور وہی ہوا اور ڈس۔ چیف یا سس نے ایسے بات کرتے ہوئے کہا۔ جیسے وہ خود کلامی کے انداز میں بول رہا ہے۔ اور لڑاکی حیرت کی شدت سے حالت بگڑتی جا رہی تھی۔ وہ سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ دنیا میں کوئی ایسا شخص بھی ہو سکتا ہے جس سے بگ باس کا چیف اس طرح خوف زدہ ہو۔

"باس۔ یہ عمران کون ہے۔ میرا آدمی تو بتا رہا تھا کہ وہ بظاہر احمق آدمی ہے اور" — لڑائے کہا۔

"تمہیں اس کے متعلق نہ علم ہے اور نہ بتایا جا سکتا ہے۔ اور سنو تم نے یا تمہارے کسی آدمی نے اس سے کسی قسم کا کوئی رابطہ نہیں رکھنا اور کارلائل سیکشن کو بھی میں فوری طور پر انڈر گراؤ نہ کر رہا ہوں اور اینڈ آف۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور لڑا کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے لاشوری انداز میں ٹرانسمیٹر کے بش آف کر دیئے۔ انڈر گراؤ نہ کا مطلب تھا۔

کہ عمران اور اس کے ساتھی واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ورنہ چیف کبھی کارلائل کو اس طرح انڈر گراؤ نہ کرنے کا نہ کہتا۔ اس کا اب بڑا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس آدمی سے ملے۔ لیکن ظاہر ہے چیف باس جب اس آدمی کی وجہ سے کارلائل اور اس کا سیکشن آف کر رہا تھا۔ تو ہم اس سے کیسے مل سکتی تھی اس لئے وہ دل مسوس کر رہ گئی۔ لیکن اُسی لمحے دردناک کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ ڈیانا تھا۔ اس کے سیکشن کا ہیڈ کوارٹر انچارج اور اس کا بے تکلف دوست۔

"کیا ہوا۔ تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بچ رہے ہیں۔ ڈیانا نے حیرت بھرے لہجے میں لڑا کا چہرہ دیکھتے ہوئے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"آؤ بیٹھو۔ آج انتہائی حیرت انگیز باتیں سننے میں آ رہی ہیں۔ میں سخت پریشان ہوں" — لڑائے کہا۔

"تم جیسی خوب صورت خاتون کو پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ ہم جو جوچ ہیں تمہاری پریشانیوں اپنے سر لینے کے لئے" — ڈیانا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور لڑا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"پاکیشیا کے کسی علی عمران کو جانتے ہو" — لڑائے غور سے ڈیانا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں کبھی پاکیشیا گیا ہی نہیں۔ اس لئے وہاں کے کسی آدمی کو جانتے گا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیوں۔ کون صاحب ہیں یہ" ڈیانا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ اور پھر لڑائے اُسے پہلے ہونو کے خراک کی کال۔ اور پھر کارلائل سے اپنی گفتگو۔ اس کے بعد منبر

لڑانے دیکھو رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر ایسا اشتیاق تھا جیسے بچے کوئی جادو کا تماشا دیکھنے کے لئے تھیٹر میں جاتے ہیں تو جادوگر کی آمد کا انہیں انتظار ہوتا ہے۔



جانسی کی کال اور آخر میں چیف باس سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل بتادی۔ اور اس بار وہی حالت ڈیانا کی ہوئی جو اس سے پہلے لڑا کی تھی۔

”کمال ہے۔ چیف باس۔ ایک ایشیائی ہے اس قدر خوش فہم جو حیرت ہے۔ ایسے آدمی سے تو ہم بچیں۔ وہ تو کوئی پیشہ ہی چیز ہو گا۔“ ڈیانا نے کہا۔

”مگر چیف نے منع کر دیا ہے۔ ورنہ میرا تو بڑا دل چاہ رہا ہے۔ کہ اس سے ملوں۔“ لڑانے نے کہا۔

”اس کا پتہ تو معلوم ہے۔ اسے فون کر لو۔ نام بدل لینا۔ اس سے کیا فرق پڑ جائے گا۔“ ڈیانا نے کہا۔

”اوہ۔ یہ ٹھیک ہے۔ دیر ہی گڈ۔ تم نے مسئلہ حل کر دیا۔“

لڑانے خوش ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویسپور اٹھالیا۔

”یس مادم۔“ دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”مارہتی۔ ہوٹل دین بو کے کمرہ نمبر بارہ دوسری منزل میں ایک

ایشیائی علی عمران آکر ٹھہرا ہے۔ میں اس سے بات کرنا چاہتی ہوں۔

کیونکہ تم نے اُسے میرا نام نہیں بتانا بلکہ اُسے کہنا کہ پرنسز جینٹ

بات کرنا چاہتی ہے۔“ لڑانے سیکرٹری مارہتی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

”یس مادم۔“ دوسری طرف سے مارہتی نے کہا۔

سکان اک کے سب سے مشہور ہوٹل دین بو کے کمرے میں عمران کے ساتھی کیپٹن شکیل، تنویر اور جو لیا موجود تھے۔ گو ان تینوں کے ناموں سے علیحدہ علیحدہ کمرے یک تھے۔ لیکن اس وقت وہ سب عمران کے کمرے میں موجود تھے۔ تنویر اور جو لیا کے درمیان موجودہ مشن پر پورے زور شور سے بحث جاری تھی۔ جب کہ عمران آنکھیں بند کئے اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے وہ بہرا ہو۔ اور اُسے ان میں سے کسی کی آوازیں سنائی نہ دے رہی ہوں۔ جب کہ کیپٹن شکیل خاموش بیٹھا صرف مسکرا رہا تھا۔ اس بار چیف نے اختلاف معمول دانش منزل کے میٹنگ مال میں ان تینوں کو بلا کر اس کیس کے

بارے میں پوری تفصیلات پہنچی ہی بتا دی تھیں۔ اس لئے انہیں معلوم تھا کہ انہوں نے ایکری میا جاکو کیا کرنا ہے۔ اس بریفنگ میں عمران شامل نہ تھا اور نہ ہی وہ ان کے ساتھ ناراک آیا تھا۔ بلکہ انہیں یہاں آکر معلوم ہوا تھا کہ عمران یہاں ایک روز پہلے ہی آگیا تھا۔ گوا انہوں نے عمران سے اس کے علیحدہ آنے کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن ظاہر ہے عمران اتنی آسانی سے اصل بات بتانے والوں میں سے تو نہ تھا۔ اس لئے اس نے آئیں بائیں شائیں کر کے ان کی بات ہی اڑا دی۔ اور عمران کی ان باتوں سے تنگ آکر انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ اس بار وہ عمران سے علیحدہ رہ کر خود ہی اس مشن پر کام کریں گے اور یہ تجویز تنویر نے پیش کی تھی۔ اور جولیانا نے اس کی تائید کر دی تھی۔ جب کہ کیپٹن شکیل سے ان دونوں نے پوچھنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی تھی اور نہ ہی اس نے کوئی رائے دی تھی۔ جب کہ عمران نے ان کی اس تجویز کی نہ تائید کی تھی اور نہ تردید۔ وہ آگئیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔

”معمولی سا مسئلہ ہے۔ بگ باس یہاں کی معرکہ فوجی نظم ہے۔ زیر زمین دنیا میں آسانی سے اس کے سرگردہ افراد کے بارے میں پتہ چل جائے گا۔ اور پھر جیسے ہی ان کی گردن دبا دی جائے گی وہ ٹیپ ہمیں مل جائے گا۔“ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کو چونکہ اہمیت نہ دی جا رہی تھی۔ اس لئے تنویر کے چہرے سے بے پناہ مسرت کا اظہار ہو رہا تھا۔

”کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس ٹیپ میں کیا ہے؟“ اچانک

کیپٹن شکیل نے بات کرتے ہوئے کہا۔ اور اس کی بات سن کر وہ دونوں بے اختیار ہنک پڑے۔ کیپٹن شکیل اپنی عادت کے مطابق مسلسل خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اور اب پہلی بار بولا تھا۔ لیکن اس کی ایک ہی بات نے ان کے اب تک کے سارے پروگراموں پر کھٹ پانی پھر دیا تھا۔

”سانسی فارمولا ہوگا اور کیا ہو سکتا ہے۔“ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اجت تو نہیں ہوگے۔ فارمولا فلم میں تو ہو سکتا ہے ٹیپ میں کیسے ہو سکتا ہے۔ ٹیپ میں تو گفتگو ریکارڈ ہو سکتی ہے۔“ جولیانا غصیلے لہجے میں کہا۔

”چلو ایسے ہی سمجھ لو۔ یہ گفتگو اس سانس فارمولے کے بارے میں ہوگی۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ فارمولے کے بارے میں باقاعدہ کسی سائنس دان کا لیکچر ہو۔“ تنویر نے ٹانے کے سے انداز میں کہہ

”مگر کس سائنس دان کا۔ اگر بگ باس والے ایک ٹیپ دے دیتے ہیں اور ہم اُسے لے جا کر ایکسٹوٹیک پنچا دیتے ہیں۔ اور بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہ ٹیپ نہیں ہے تو پھر کیا ہوگا۔ ہمیں حتیٰ طور پر یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس ٹیپ میں کس کس کی گفتگو ریکارڈ کی گئی ہے اور یہ گفتگو کس موضوع پر ہے۔“ کیپٹن شکیل نے کہا اور ان دونوں کے چہرے پر خود بخود لٹک گئے۔ چیف نے منہ انہیں ٹیپ اور فارمولے کے متعلق بتایا تھا۔ مزید کوئی تفصیل نہ

”آپ نے مجھ پر فقیر سے کچھ فرمایا ہے۔ اور اگر واقعی کچھ فرمایا ہے۔ تو
زبے نصیب زبے شرف۔“ عمران نے آنکھیں کھول کر انتہائی
تمکلف زدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
”کیا تم بہرے ہو۔ میں پوچھ رہی ہوں کہ اس ٹیپ میں کیا ہے۔
جسے حاصل کرنے کا مشن ہمیں سونپا گیا ہے۔“ جولیانے جھلٹائے
ہوئے لہجے میں کہا۔

”وہ وعدے جو کبھی پورے نہیں ہو سکتے اور وہ آپس جو دل
سوختہ سے نکلتی ہیں تو عرش تک پہنچ جاتی ہیں۔“ عمران نے
بڑے معصوم لہجے میں جواب دیا۔

”تم خواہ مخواہ اس احمق سے بات کر رہی ہو۔ پہلے تو شاید یہ بتا
دیتا لیکن اب تو یہ کبھی بھی نہ بتائے گا۔ بہر حال تم نیکو مت کرو ایک
بار ان کا کوئی آدمی ملے گا جسے پھر دیکھنا میں کیسے اس سے اسل
ٹیپ نکلوانا ہوں۔“ تنویر نے بُری طرح جھلٹائے ہوئے لہجے میں
کہا۔

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ٹھیک ہے یہ بعد کا مسئلہ ہے فی الحال
تو ہمیں یہاں سے نکل کر زیر زمین دنیا سے رابطے قائم کرنے چاہئیں۔
ہمیں کوئی ایسا آدمی ڈھونڈنا چاہیے جو معلومات و درخت کرنا ہو۔
جولیانے کہا۔ وہ بھی شاید عمران کی باتوں سے اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ
عمران آسانی سے نہ بتائے گا۔ بلکہ وہ عقلاً زور دے کہ پوچھ گئی وہ
انتاہی اُسے تنگ کرے گا۔ اس لئے شاید اس نے تنویر کی باتوں میں
بل ملا دی تھی۔

بتائی تھی۔

”تم نے درست کہا ہے کیپٹن شکیل۔ واقعی جب تک اس ٹیپ
کے بارے میں تفصیلات معلوم نہ ہوں ہمارے کوئی بھی کوشش
کامیاب نہیں ہو سکتی۔“ جولیانے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

”میرا خیال ہے عمران صاحب کو اس بارے میں تفصیلات کا علم
ہوگا۔ وہ ہم سے پہلے ہی اس کیس پر کام کرتے رہے ہیں۔“
کیپٹن شکیل نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جو بدستور
آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا۔

”مس جولیا۔ آپ چیف کو فون کر کے اس سے تفصیلات پوچھ لیں۔
تنویر نے ہونٹ چبانے ہوئے کہا۔ وہ شاید ہر صورت میں عمران کی
اجارہ داری سے بچنا چاہتا تھا۔

”اگر چیف نے بتانا ہوتا تو اس وقت نہ بتا دیتا اور یہاں سے فارن
کال کر کے تفصیلات پوچھنے پر شاید چیف ہمیں گولیوں سے اڑا دے
گا۔ بالکل سچی تو ہو سکتی ہے۔“ جولیانے ہونٹ چبانے
ہوئے کہا۔

”یہ کیا کیا جاسکتا ہے۔“ تنویر نے بے حد ڈھیلے لہجے
میں کہا۔

”عمران بتائے گا۔ کیوں عمران۔“ جولیانے لاڈ بھرے لہجے
میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا کے اس لہجے سے جہاں
تنویر کے چہرے پر غصے کے آثار نمودار ہوئے وہاں کیپٹن شکیل
کے لبوں پر مسکراہٹ دینگ گئی۔

”اد۔ کے پھر اٹھو یہاں سے چلیں یہاں بیٹھے بیٹھے تو کیس حل نہیں ہو سکتا۔“ تنویر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا وہ بڑی طنز پر نظر سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ لیکن عمران دنیا دماغیہا سے بے نیاز ایک باد پھر آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔

”یہ تمہیں آخر ہو کیا گیا ہے۔ ان کی طرح آنکھیں بند کئے بیٹھے ہو۔ جویا نے جھنجھلائے ہوئے اپنے میں کہا۔

”تم جا کر زیر زمین دنیا ٹھوڑے دیاں تمہیں سوائے خشک مٹیوں کے اور کیا مل سکتا ہے۔ میں تو زمین کے اوپر کی دنیا کو چیک کر دوں گا۔ اور تم جانتی ہو کہ زمین کے اوپر کتنی بہار ہوتی ہے۔“ عمران نے آنکھیں کھول کر مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہونہ۔ تو اس لئے تم خاموش بیٹھے ہوئے ہو۔ کہ ہم یہ مشن مکمل کرنے میں لگے رہیں اور تم یہاں تفریح کرتے پھرو۔ نہیں تمہیں جانے ساتھ جانا چوگا۔“ جویا نے غصے سے پر شیخے ہوئے کہا۔

”سو رہی مس جویا۔ میرا زیر زمین جانے کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ابھی تو اماں جی نے میرے سر پر سہرا سجا دیا ہے۔ ابھی تو ریلے چاند سے مکھڑے والی بھابھی کے کر آئی ہے۔“ عمران نے روکھا سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہ۔ تو یہ ارادے ہیں ٹھیک ہے۔ میں بھی نہیں جاؤں گی۔ سنو تنویر جب چیخنے لگے کہ عمران ٹیم کا لیڈر ہو گا تو ہم اس سے ہٹ کر کیسے مشن مکمل کر سکتے ہیں۔ یہ تو چیخ کی حکم عدولی ہو گی۔ اور تم جانتے ہو کہ چیخ کی حکم عدولی کی منر اس قدر بھیا نک ہے۔“

جویا نے تنویر کا گھڑتا ہوا چہرہ دیکھ کر اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”چیخ یہ ہے تو نہیں کہا تھا کہ ہم عمران کی دم سے لگے پھرتے رہیں۔ تنویر نے بڑی طرح جھنجھلائے ہوئے اپنے میں کہا۔

”اس لئے تو میں نے دم ہی کٹوا دی ہے کہ وہ تمہارے ساتھ لٹکے رہنے کی وجہ سے جس ہو گئی تھی۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تنویر کا چہرہ یک لمحوں کی طرح متمہایا اور دوسرے لمحے وہ کوئی بات کہنے بغیر تیزی سے مڑا اور تیز قدم اٹھاتا برونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اُسے روکتا وہ کمرے سے باہر جا چکا تھا۔

”چیخ شاید جان بوجھ کر تنویر کو آپ کے ساتھ بھجوا دیتا ہے حالانکہ اگر تنویر کی جگہ صفدر ہوتا تو یہ صورت حال پیدا نہ ہوتی۔“ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جس قسم کا مشن ہے۔ اس میں تنویر ہی بھیج کام کر سکتا ہے۔ صفدر بے چارہ تو شریف آدمی ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن شکیل جس پڑا پیر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے چونک کر پہلے فون کی طرف دیکھا اور پھر دیسور اٹھالیا۔

”آپ علی عمران صاحب بول رہے ہیں۔“ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”صاحب بننے کی تو ابھی نوبت نہیں آئی کیونکہ کنوارہ ہوں اور بیگم کے بغیر صاحب نہیں بن سکتا۔ بہر حال ہوں علی عمران جی۔ ویسے

اگر آپ مجھے صاحب بنانے پر تیار ہوں تو میں رضا مند ہوں۔" عمران کی زبان بھلا کہاں آسانی سے رکنے والی تھی۔ اور دوسری طرف سے بولنے والی خاتون بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"یہ کون مراد ہے۔" نانسہ۔ ایک نکتہ جو لیا نے چھپٹ کر عمران کے ہاتھ سے ریسیور لینے کی کوشش کی کیونکہ عمران کے قریب بیٹھے ہونے کی وجہ سے اسے ریسیور سے نکلنے والی آواز بخوبی سنائی دے رہی تھی۔ لیکن عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے اس انداز میں رکنے کے لئے کہا کہ جو لیا کے جوٹ بے اختیار پہنچ گئے۔ اور آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگے۔ لیکن بہر حال اس نے دوبارہ ریسیور لینے کی کوشش نہ کی تھی۔

"جناب۔ میں پرنسز جینٹ کی سیکرٹری ہوں۔ اور پرنسز جینٹ آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔" دوسری طرف سے ہنسنے ہوئے کہا۔

"پرنسز ہو یا سیکرٹری۔ ہمارے ہاں براہ راست بات کرنا انتہائی معیوب سمجھا جاتا ہے۔ ان سے کہہ دیں کہ اگر وہ بات ہی کہنی ہے۔ تو اپنے والدین کی میرے والدین سے کرائیں۔" عمران نے جواب دیا۔ اور جو لیا کا چہرہ ایک بار پھر ہلک کی طرح تپ اٹھا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ جھجکے سے ابٹھی اور دودھ کی ہوتی کسی پر اس طرح بیٹھ گئی جیسے وہ اب دوسری طرف سے آنے والی آواز سننا بھی نہ چاہتی ہو۔ اور اس کمرے سے باہر بھی نہ جانا چاہتی ہو۔

"ہیلو۔" ہم پرنسز جینٹ ہیں۔" اچانک کمرے میں ایک

دوسری نسوانی آواز گونجی اور جو لیا بے اختیار چونک پڑی۔ تب اسے ریسیور سے تواتنی اونچی آواز نہ نکل سکتی تھی۔ اس لئے وہ سمجھ گئی۔ کہ عمران نے شاید اسے چڑانے کے لئے لاؤڈر کا بٹن دبایا تھا۔

"اوہ پرنسز جینٹ۔ آپ۔ آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ آپ کا ناویہ پرستار علی عمران پاکیشی سے ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر کے یہاں ناراگ پہنچ گیا ہے اور جوٹل کے اس کمرے میں آنکھیں بند کئے بیٹھا آپ کی من موہنی صورت کو نظروں میں بسائے بیٹھا ہے۔" داد آج مجھے دنیا بھر کے شاعروں۔ افسانہ نگاروں۔ داستان گو اور ناول نگاروں پر یقین آ گیا ہے جو ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔"

عمران نے بیٹھنے کا شانہ لے لے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل ٹنکو آنکھ دبا کر مخصوص اشارہ بھی کر دیا۔ اور اس کے اس اشارے پر ظاہر ہے کیپٹن شکیل تو حسب عادت صرف مسکرا دیا تھا گواس اشارے کا اثر جو لیا پر انتہائی مثبت ہوا تھا۔ اس کا غصے کی شدت سے بگڑتا ہوا چہرہ ایک نکتہ ناول ہو گیا تھا۔ کیونکہ عمران کا یہ اشارہ تیار ہوا تھا کہ عمران اس عورت کو بے وقوف بنا رہا ہے۔ اور جو لیا کے ناول ہونے کے لئے انتہائی کافی تھا۔ چنانچہ وہ تیزی سے اٹھ کر دوبارہ عمران کے قریب رکھی ہوئی کرسی پر آکر بیٹھ گئی۔ اور اب اس کے چہرے پر لاؤڈر سی مسکراہٹ تھی جیسے کہہ رہی ہو اور بے وقوف بناؤ اس احمق عورت کو۔

"میں نے ایشیا کے بارے میں بہت کچھ پڑھا ہے۔ لیکن مجھے باوجود خواہش کے ابھی تک ایشیا کی سیاحت کرنے کا موقع نہیں

مل سکا۔ اس لئے جیسے ہی مجھے اطلاع ملتی ہے کہ کوئی خوب صورت اور نوجوان ایشیائی نارا دکھائی دے گا تو میں اس سے رابطہ ضرور کرتی ہوں اور اگر وہ میرے سینڈرڈز کا ہوتا ہے تو اس سے ملاقات بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن ایک بات ہے۔ تم ایشیائی سب ایک ہی فطرت کے مالک ہوتے ہو۔ بچانے ایشیا میں عورت کم یاب ہوتی ہے۔ کہ یہاں جیسے ہی کوئی عورت تم سے بات کرتی ہے تم فوراً اس پر عاشق ہو جانے کی کوشش شروع کر دیتے ہو۔ پر سنر جینٹ نے کہا۔

”ہمارے ماں واقعی مغرب کی طرز کی عورتیں کم یاب ہیں۔ ویاں عورت مقدس مخلوق ہوتی ہے۔ وہ ماں ہو۔ بہن ہو۔ بیٹی ہو۔ یا بیوی۔ بہر حال اس کا ہر روپ میں ایک مقام ہوتا ہے۔ لیکن یہاں مغرب میں عورت بے چاری پر سنر ہو کر بھی اچھیوں سے دوستی بڑھانے کے لئے ترستی رہتی ہے۔ عمران نے سادہ سے ہاتھ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو یہ تم مجھ پر طنز کر رہے ہو۔ بہر حال مجھے جو کچھ تمہارے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ تم وہیہ نوجوان ضرور ہو۔ لیکن جو سفرے سے اور امن سے۔ لیکن تمہاری باتیں تو بے حد شاطرانہ ہیں۔“ دوسری طرف سے پر سنر جینٹ نے اس بار قدرے غصیلے ہاتھ میں کہا۔

”ظاہر ہے اس سے بڑی حماقت کیا ہو سکتی ہے کہ شک تک نہیں دیکھی اور والدین تک بات پہنچانے کا عندیہ بھی دے دیا۔ البتہ ایشیا میں نوجوانوں کے والدین بڑے جہاں دیدہ ہوتے ہیں وہ

اٹنی جڑیا کے پرگن لیتے ہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”کیسے کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے فلاںنگ سپر کا حوالہ کس سلسلے میں دیا ہے۔“ پر سنر جینٹ نے ایک ٹھٹھکاہٹ سنجیدہ اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”ارے ارے۔ پر سنر جینٹ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ میں نے تو ایک محاورہ بولا ہے۔ بگ باس کے سسٹیشن کا نام نہیں لیا جس کا کوڈ نام فلاںنگ سپر ہے اور جو منشیات کو ڈیل کرتا ہے۔ اور جس کی چیف مادام لڑا ہے۔ وہ بے چاری مادام لڑا ہے بچے نے اس نے اس خوش فہمی میں مبتلا کر رکھا ہے کہ وہ حسینہ عالم بن سکتی ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اوہ یونانسنس بلڈی فول۔“ دوسری طرف سے ایک سخت غراتے ہوئے ہاتھ میں کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے ریسور کو دیا۔

”یہ عراذ کون تھی۔ کیا تم اُسے جانتے ہو۔“ جولیانے حیرت بھرے ہاتھ میں عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”نہیں۔ میں تو نہ جانتا تھا لیکن وہ مجھے جانتی تھی۔ البتہ مجھے اتنا ضرور معلوم ہے کہ بگ باس تنظیم کئی سیکشنز میں منقسم ہے اور ہر سیکشن دوسرے سے مختلف اور مکمل طور پر آزاد ہے۔ ان میں سے ایک سیکشن جس کا تعلق منشیات سے ہے۔ اس کی انجمن کوئی عورت مادام لڑا ہے۔ اس سیکشن کا کوڈ نشان فلاںنگ سپر

”پھر۔۔۔ جولیانے دانتوں سے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔
 ”ہمیں اب نہ صرف فوری طور پر یہاں سے شفٹ ہونا پڑے گا۔
 بلکہ شاید اب میک اپ میں بھی رہنا پڑے کیونکہ اگر یہ لوگ ہمارے
 پیچھے لگ گئے تو ہم مشن پر آگے بڑھنے کی بجائے ان سے بچنے کے لئے
 چھپتے پھریں گے اور یہ لوگ یہاں وحشرات الارض کی طرح پیسے ہوتے
 ہیں۔“ — عمران نے سنجیدہ ہلچے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔
 ”ہمیں فوری طور پر کسی اور ہوٹل میں شفٹ ہو جانا چاہیے۔“
 کیپٹن شکیل نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

”تذکرہ کو بھی کہہ دو اور تم دونوں بھی میک اپ کرلو۔ اور پھر
 خاموشی سے یہ ہوٹل چھوڑ کر علیحدہ علیحدہ ڈاکو کا فونی کی کوٹھی نمبر
 ایک سو دو میں پہنچ جانا۔ میں بھی وہیں آ رہا ہوں۔“ — عمران نے
 سنجیدہ ہلچے میں کہا اور جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں نے بیک وقت
 اشارت میں سر ملاتے اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف
 بڑھ گئے۔

نہم شد

یعنی اڑتی ہوئی چڑیا ہے۔ چونکہ یہاں ہمارے مشن کا بگ باس کے
 اس سیکشن سے کوئی تعلق نہ تھا۔ اس لئے میں نے اس طرف توجہ
 نہ دی تھی۔ لیکن جیسے ہی میں نے محاذ کے میں اڑتی چڑیا کے الفاظ
 استعمال کئے۔ اس کے دل کا چور خود بخود بول پڑا۔ — عمران نے
 مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ اگر آپ بگ باس نامی تنظیم سے اس قدر
 تفصیل سے واقف ہیں تو پھر آپ کو یہ بھی علم ہو گا کہ اس ٹیپ سے
 متعلق سیکشن کون سا ہے۔“ — کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے تم لوگوں سے پہلے یہاں پہنچ کر اس بارے میں
 معلومات حاصل کی ہیں۔ ٹائیگر بھی میرے ساتھ آیا تھا۔ اس کے یہاں
 کچھ ایسے لوگوں سے تعلقات ہیں جو پاکیشیا میں آتے جاتے رہتے ہیں۔

اس لئے اس کی کوشش ہے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اس سلسلے میں
 بگ باس کا وہ سیکشن ملوث ہے جس کا انچارج کارلائل ہے۔
 اس کا رلائل سیکشن کو کوڈ نشان فلائنگ اہود ہے۔ لیکن اس

بارے میں مزید تفصیلات ابھی معلوم نہیں ہو سکیں اور میں اس
 انتظار میں ہوں کہ ٹائیگر اس بارے میں مزید معلومات حاصل کر
 لے تو پھر اس کا رلائل کوٹریس کو کے اس مشن کو آگے بڑھایا جاسکے۔

لیکن اب اس مادام لڑاکے یہاں فون آنے کا مطلب ہے کہ بگ
 باس کو نہ صرف ہماری یہاں آمد کا علم ہو چکا ہے بلکہ وہ ہمارے
 خلاف ایکشن میں بھی آپہنچے ہیں۔“ — عمران نے انتہائی سنجیدہ ہلچے

میں کہا۔

عمران اور ٹرومین کے کاناموں پر مبنی انتہائی دلچسپ ہنگامہ خیز ناول

(حصہ دوم)

بگ باس

مصنف — منظر کلیم ایم اے

ٹرومین — جسے بگ باس نے بے دست و پا کر کے انتہائی خوشخوار اور آدم خور کتوں کے سامنے ڈال دیا اور ٹرومین کا ان خوشخوار اور آدم خور کتوں سے ایسا خوفناک اور خوریز مقابلہ کہ جس کا ایک ایک لمحہ قیامت کا لمحہ تھا — انتہائی ہولناک سچوئشن۔

ٹرومین — جس نے مٹن مکمل کرنے کے لئے اس قدر تیز رفتاری سے کام کیا کہ عمران اور اس کے ساتھی منہ دیکھتے رہ گئے اور کامیابی آخر کار ٹرومین کے حصے میں ہی آئی — کیا عمران ٹرومین سے شکست کھا گیا۔ انتہائی دلچسپ اور خلافت توقع سچوئشن۔

ٹرومین — جس نے آخری کامیابی حاصل کرنے کے بعد اسے عمران کو تحفے میں پیش کر دیا۔ کیا عمران نے دوسرے کا مارا ہوا شکار قبول کر لیا۔ یا — ؟ عمران — جس کے مقابلے میں بگ باس کے ساتھ ساتھ ٹرومین بھی تھا۔ کیا ٹرومین عمران سے زیادہ کامیاب ایجنٹ ثابت ہوا۔ یا — ؟ انتہائی تیز رفتار اور جھیاٹک ایکشن۔ خوفناک اور جان لیوا مقابلوں پر مبنی انتہائی ہنگامہ خیز کہانی — شائع ہو گئی ہے۔

یوسف برادرزہ۔ پاک گیٹ ملتان

عزات سیریز

بگ باں



منظرہ کلیم ایم۔ اے

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام منون۔۔۔ بگ باس کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ عمران اور ٹرومین کا مقابلہ اس حصے میں اپنے عروج پر پہنچ رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ناول پر لحاظ سے آپ کے معیار پر پورا اترے گا۔ مگر ناول کے مطالعے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

ڈاکٹارہ اگو کی تحصیل و ضلع ساکھوٹ سے محترمہ مصباحت بشیر صاحبہ لکھتی ہیں۔ مجھے کہانیاں لکھنے کا شوق ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ کو اپنی لکھی ہوئی کہانیاں ارسال کروں تاکہ آپ ان کی اصلاح کر دیں۔ اس طرح یہ کہانیاں یقینی طور پر مختلف رسائل میں شائع ہو جایا کریں گی اور اس طرح میرا شوق بھی پورا ہوگا۔ تاہم بے گناہ اور میں اپنے بہن بھائیوں کے لئے کچھ کر بھی سکوں گی۔ مجھے یقین ہے کہ آپ انکار نہیں کریں گے۔ محترمہ مصباحت بشیر صاحبہ! خط لکھنے اور مجھ پر اعتماد کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے طویل خط میں جن حالات کا ذکر کیا ہے وہ واقعی نامساعد حالات ہیں لیکن آپ کا خط آپ کے بلند خوشے اور بلند ہمتی کا عکاس ہے۔ مجھے مسرت ہے کہ آپ نے حوصلہ ہارنے کی بجائے ان حالات کو سنبھالنے کے لئے جدوجہد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جہاں تک کہانیاں لکھنے اور انہیں مختلف رسائل میں شائع کروانے کا تعلق ہے تو

اس ناول کے نام منظم کروار، واقعات اور پہنچ کر فہرستہ تعظیمی فرمیں کسی قسم کی جبروری یا ملکی مطابقت اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے پبلشرز مصنف، پرنٹرز، تعظیمی ذمہ دار نہیں ہوں گے

ناشران ----- اشرف قریشی

----- یوسف قریشی

پرینٹر ----- محمد یونس

طابع ----- ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت ----- 27 روپے



ہے کہ ان کا چیف کون ہے جب کہ سلیمان اور جوزف کو اس کا علم ہے۔ کیا سیکرٹ سروس کے ارکان، سلیمان اور جوزف سے بھی زیادہ ناقابل اعتبار ہیں اور جو انہی اچکل ناولوں سے غائب ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بے کار رہ رہ کر جو ان کی صلاحیتیں رنگ آؤد ہو جائیں۔

محترم عارف زبانی صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیج شکر یہ۔ جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو دراصل اس میں سارا قصور عمران کا ہے۔ اس نے جان بوجھ کر اپنے آپ کو اپنے ساتھیوں سے چھپایا ہوا ہے اور آپ جلتے ہیں کہ عمران کو اس کی مرضی کے بغیر کسی بات پر مجبور کرنا ناممکن ہے لیکن آپ اگر غور کریں تو اس میں جو کمپنس اور لطف ہے وہ یقیناً اس وقت باقی نہ رہے گا جب عمران بحیثیت اکیسٹو سامنے آجائے گا۔ جہاں تک جو ان کی صلاحیتوں کو رنگ لگنے کا خدشہ ہوا تو اُسے آپ کے پاس بھجوا دیا جائے گا۔ اتنا تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ جس پر رنگ کر دیا جائے اُسے رنگ نہیں لگتا اور آپ تو رہتے ہی نورنگ میں ہیں۔

خاندانہ شریف بہاولپور سے محترم محمد عارف لکھتے ہیں: آپ کا ناول 'سپرائیڈ ایجنٹ' بے حد پسند آیا ہے لیکن یقیناً پہلی بار اس ناول کو پڑھ کر مجھے عمران پر بے طرح غصہ بھی آیا کہ اس نے بلیک زیر کو معمولی سی فسطی پر انتہائی ذلیل کر کے دانش منوں سے نکال دیا۔ کیا اس کی عمر بھر کی خدمات کا یہی صلہ تھا۔ کیا اس کی حب الوطنی مشکوک تھی۔؟ عمران کو ہرگز اس بات کا حق نہیں پہنچتا کہ وہ جب چاہے اور جس کی

محترمہ! — میں صرف اتنا کہنا کافی سمجھتا ہوں کہ آپ نے جدوجہد کے لئے ایسے فیڈ کا انتخاب کیا ہے جو انتہائی صبر آزما ہے اور آپ کے حالات شاید اس قدر صبر کے متقاضی نہ ہو سکیں گے۔ جدوجہد کی اور بھی بے شمار جہتیں ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ آپ کسی اور فیڈ کا انتخاب کریں۔ اُمید ہے آپ میری بات سمجھ گئی ہوگی۔

میلی سے محترم نور حسن نعل صاحب لکھتے ہیں: زیر ولاسٹری بیج پسند آیا۔ لیکن آپ سے یہ شکایت ضرور ہے کہ عمران نے صرف ایک لیبارٹری تیار کرنے پر ہی اکتفا کیوں کیا۔ دوسری لیبارٹریاں بھی اُسے تیار کرنا چاہیے تھیں تاکہ ان میں تیار ہونے والے خونا کا اسلحے سے دنیا بھر کے مسلمان محفوظ ہو جائے۔

نور حسن نعل صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو عمران نے ظاہر ہے ماتی لیبارٹریاں کی تباہی کا راز تو حاصل کر لیا ہے اس لئے آپ کو اس پر اعتماد کرنا چاہیے کہ جب بھی اُسے معلوم ہوا کہ کسی لیبارٹری میں تیار ہونے والا اسلحہ مسلمانوں کے خلاف استعمال ہونے والا ہے تو یقیناً وہ اس لیبارٹری کے وجود کو برداشت نہیں کرے گا۔ اس لئے آپ خاطر جمع رکھئے آپ کی شکایت دور ہو جائے گی۔

میراے نورنگ بنوں سے محترم عارف زبانی صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا مستقل قاری ہوں۔ آپ کے ہر ناول میں موجود انفرادیت اور انوکھا پن حقیقتاً آپ کی فلمی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ لیکن آپ سے ایک شکایت ہے کہ سیکرٹ سروس کے ارکان کو تو علم نہیں

چاہے بے عزتی کر دے۔ کیا عمران سے غلطی نہیں ہو جاتی؟

محترم محمد عارف صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکر یہ۔ جہاں تک عمران کے بلیک زیر پر غصے کا تعلق ہے تو آپ نے غور نہیں کیا کہ بلیک زیر و کس قدر اہم سیٹ پر ہے اور دانش منزل کی کیا اہمیت ہے اور اگر بلیک زیر و جیسا شخص بھی اس طرح جذباتی انداز میں غلطیاں کرنی شروع کر دے تو پھر آپ خود تصور کر سکتے ہیں کہ پاکلیشا سیکرٹ سروس اور دانش منزل کا کیا حشر ہو سکتا ہے۔ بڑی اور اہم سیٹ پر موجود شخص کی معمولی سی غلطی کے نتائج انتہائی مبینہ ہو سکتے ہیں۔ امید ہے آپ اس پوائنٹ پر ضرور غور کریں گے۔

فیصل آباد سے محترم محمد طالب حسین صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کا ناول قابل تعریف ہوتا ہے البتہ آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ نے جولیا کے کردار کو خاصا عمدہ کر دیا ہے جب کہ جولیا بے پناہ صلاحیتوں کی مالک ہے مجھے امید ہے کہ آپ جولیا کے کردار پر اپنے ناولوں میں خصوصی توجہ دیں گے۔ محترم محمد طالب حسین صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکر یہ۔ جولیا واقعی بے پناہ صلاحیتوں کی مالک ہے اور جہاں بھی اس کی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ اپنی صلاحیتوں کا اظہار بھی کھل کر کرتی رہتی ہے۔ آپ کو دراصل شکایت اس لئے پیدا ہوئی ہے کہ عمران کے مقابلے میں ظاہر ہے جولیا کو کھل کر صلاحیتوں کے اظہار کا موقع نہیں مل سکتا۔ یہ البتہ مجبوری ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ بھی اس مجبوری کو سمجھتے ہوں گے۔ اب اجازت دیجئے۔

وَالسَّلَام
منظر کلیم ایم اے

سکھا رنگ کی کار انتہائی تیز رفتار می سے ناراک کی ایک نسبتاً کم ویش والی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیو نگ سیٹ پر کنڈی تھا۔ جب کہ سائیڈ سیٹ پر ٹرمین بیٹھا ہوا تھا۔ اور عقبی سیٹ پر تین لمبے ٹوٹکے مسلح مقامی آدمی موجود تھے۔ ان سب کے چہرے مسرے ہوئے تھے۔ جب کہ ٹرمین کے چہرے پر اطمینان تھا۔ چونکہ رات کافی سے زیادہ گزر گئی تھی۔ اور یہ سڑک ناراک کے وسطی علاقے سے جڑ کر ایک سائیڈ پر بھٹی۔ اس لئے یہاں ٹریفک کا اس قدر ازدحام نہ تھا۔ جس قدر ناراک کے وسطی علاقے کی سڑکوں پر چوبیس گھنٹہ رہتا تھا۔ البتہ ٹریفک بہر حال موجود تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد کنڈی نے اچانک کار کی رفتار کم کی اور پھر آگے ایک سائیڈ روڈ کی طرف موڑ دیا۔ کار اب آہستہ آہستہ رینگتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

اور پھر یک لخت انہیں دور سے روشنی نظر آئی۔ یہ روشنی مرکز کے موڑ کاٹنے کے بعد نظر آ رہی تھی۔

”بس یہیں کار روک دو۔ آگے اے لے جانا خطرناک ہو گا۔“
 ٹرومین نے کہا اور کنیڈی نے مہلاتے ہوئے کار کو سائیڈ پر موجود درختوں کے اندر موڑ دیا۔ کچھ آگے لے جا کر اس نے روک دی۔ اور پھر آہستہ سے دروازے کھول کر وہ نیچے اتر آئے۔
 ”فی الحال صرف سائنسہ نگے ریو اور استعمال ہوں گے۔“

ٹرومین نے کہا۔ اور ان سب نے سر ہلاتے ہوئے جیوؤں سے سائنسہ نگے ریو اور نکالے اور پھر وہ کمانڈر کے انداز میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ایک بڑا سا پھاٹک نظر آنے لگ گیا۔ جس کے باہر دو مسلح آدمی کھڑے تھے۔ پھاٹک بند تھا اور پھاٹک کے دونوں اطراف سے سات فٹ اونچی خاردار تاروں کی باڑ دوڑ تک جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ جس میں جگہ جگہ تیز روشنی کے بلب نظر آ رہے تھے۔ اندر ایک وسیع میدان تھا۔ جس کے درمیان ایک چھوٹی سی عمارت تھی۔ اس عمارت کے گرد دس کے قریب بلندھاؤں دکتے اس طرح زمین پر بیٹھے ہوئے تھے جیسے اصل کتے نہ ہوں بلکہ ان کے مجھے ہوں۔ عمارت کی کھڑکیاں اور روشنیوں سے روشنی چھن چھن کو باہر آ رہی تھی۔ اور ہر طرف سکوت طاری تھا۔ ٹرومین اور اس کے ساتھی درختوں کی اوٹ میں کھڑے رہے۔ یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ ٹرومین نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریو اور سوا کیا اور دوسرے لٹے ٹھک ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گیت کے

باہر کھڑے ہوئے دونوں سپاہی چیخ مار کر اچھلے اور پھر دھڑام سے نیچے گرے۔ اسی لمحے جیسے پورے ماحول پر قیامت ٹوٹ پڑتی ہے۔ اس طرح عمارت کے گرد موجود دس کے دس کتے انتہائی ہولناک انداز میں بھونکتے ہوئے بجلی کی سی تیزی سے گیت کی طرف دوڑ پڑے۔ لیکن ظاہر ہے وہ خاردار تار کی دیوار کی وجہ سے باہر نہ آ سکتے تھے۔ دونوں مسلح آدمی گر کر صرف چند لمحوں ہی ٹوٹ گئے تھے پھر سکت ہو گئے تھے۔ ٹرومین درخت کی اوٹ سے نکلی کر تیزی سے آگے بڑھا اور اس کے ساتھ ہی ایک لکڑی کی اوٹ سے ایک دو قدم ہی اٹھائے ہوں گے۔ کہ ایک لکڑی گیت کے ایک ستون سے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی گولیوں کی بارش ٹرومین اور اس کے ساتھیوں پر ہوئی۔ اور اس کے ساتھ ہی فضا انسانی جیوؤں سے گونج اٹھی۔ ٹرومین کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی گرم سلاخ اس کے جسم میں گھسی چلی گئی ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریک ہو گیا۔ پھر بجائے کس وقت اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی ہلکی ہوئی تو اس کے ذہن پر وہی منظر کسی فلم کے منظر کی طرح نمودار ہوا۔ اور اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا وہ ایک بال کمرے کی سائیڈ دیوار کے ساتھ لوہے کے کڑوں کے ساتھ منسلک زنجیروں سے بندھا کھڑا تھا۔ اس کے بازو پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ جب کہ کنیڈی اور اس کے تین ساتھیوں کی لاشیں اس کے ساتھ ہی پڑی ہوئی تھیں۔ ان کے جسموں پر جگہ جگہ گولیوں کے نشانات تھے۔ کمرے کی ساخت بتا رہی

تھی کہ یہ کوئی تہہ خانہ تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کارلائل نے میری توقع سے کہیں زیادہ بہتر حفاظتی اقدامات کر رکھے تھے۔" ٹرومین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بڑبڑا کر کہا، "کنیٹیڈی اور دوسرے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ کر اس کے چہرے پر بے پناہ سختی کے آثار ابھر آئے تھے۔ اُسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک گینڈے کے جسم والا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے کا ایک حصہ شاید کسی بارود دی سرنگ کی وجہ سے اڑ گیا تھا۔ اس لئے اس کا چہرہ انتہائی بد صورت لگ رہا تھا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ٹرومین کی طرف بڑھنے لگا۔

"تم نے میرے محافظوں کو ہلاک کیا ہے۔ کون ہو تم؟" اس بد صورت آدمی نے غراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ ٹرومین کچھ کہتا اس نے ہاتھ میں کیڑی ہوئی مشین گن کی نال پوری قوت سے ٹرومین کی پسلیوں میں کسی لاش کی طرح مار دی۔

"بولو کون ہو تم؟" اس نے انتہائی غصیلے لہجے میں پچھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کارلائل ہے۔ اور تم بگ باس کے آدمی؟"

ٹرومین نے تکلیف کی شدت سے ہونٹ بھیجتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرا نام کارلائل ہے۔ تم بتاؤ تم کون ہو۔ اور کیسے مجھے جانتے ہو؟"

پھر ڈگروپ کے ذریعے منگوا یا تھا۔" ٹرومین نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"ادہ۔ تو تم اس ٹیپ کے پیچھے آئے ہو۔ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔"

پاکیشیا کی نہیں ہوں۔" ٹرومین نے سپاٹ بچے میں کہا۔

"لیکن مجھے تو جیف باس نے کہا تھا کہ پاکیشیا سے کوئی علی عمران اور اس کا گروپ اس ٹیپ کے پیچھے آیا ہے اور جب تک اس کا خاتمہ نہ ہو جائے میں مکمل طور پر آف رہوں۔ اسے۔ ادہ۔ ادہ۔ اب میں سمجھ گیا۔ تمہارا نام ٹرومین تو نہیں ہے۔"

کارلائل نے بات کرتے کرتے بے اختیار چونک کر پوچھا۔

"کیا واقعی علی عمران اور اس کے ساتھی ٹیپ کے پیچھے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ مگر انہوں نے تو پہلے اس بارے میں کام کرنے سے انکار کر دیا تھا۔"

ٹرومین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم ان سے واقف ہو۔ ٹھیک ہے۔ اب تم مجھے بتاؤ گے کہ وہ کہاں ہیں تاکہ میں ان کا خاتمہ خود کر کے جیف باس کو بتاؤں کہ کارلائل کی صلاحیتوں کا انہیں اب تک اندازہ ہی نہیں ہو سکا۔"

کارلائل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے خود ان کی یہاں آمد کا پتہ تم سے لگ رہا ہے۔ میں ان کا پتہ کیسے بتا سکتا ہوں۔ لیکن تم نے یہ کیوں پوچھا تھا کہ میرا

نام ٹرومین تو نہیں ہے کیا تم ٹرومین کو جانتے ہو؟ — ٹرومین نے کہا۔ کیونکہ اُسے کارلائل کے منہ سے اپنا اصل نام سن کر حیرت ہوئی تھی۔

”صرف اس کا نام سنا ہوا ہے۔ اور مجھے مادام لزانے فون کر کے بتایا تھا کہ بلیک تھنڈ کا سپر ایجنٹ ٹرومین اس ٹیپ کے حصول کے لئے کام کر رہا ہے۔ پھر جین باس نے کال کر کے بتایا کہ پاکیشیا سیکورٹ سروس کا علی عمران اور اس کے ساتھی ٹیپ کی برآمدگی کے لئے یہاں پہنچے ہوئے ہیں اور میں اب انڈر گراؤنڈ ہو جاؤں۔ اس کے بعد اچانک تم اور تمہارے ساتھی یہاں پہنچ گئے۔ تم نے میرے مخافوں کو قتل کیا۔ جس پر میں نے تم پر فائر کھول دیا۔ تمہارے ساتھی تو ہلاک ہو گئے لیکن تم زندہ بچ گئے۔ کیونکہ گولی تمہارے بازو میں لگی تھی اور میں تمہیں اس لئے یہاں اٹھا کر لے آیا تاکہ تمہیں ہوش میں لاکر تم سے پوچھ گچھ کر سکوں۔“ کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم نے یہ نہیں بتایا کہ دھٹیپ جو تم نے پاکیشیا سے لیا تھا۔ اس وقت کہاں ہے؟“ ٹرومین نے کہا۔

”بجو اس مسئلہ کے۔ پہلے میرے سوال کا جواب دو۔ کون ہو تم۔ اور یہاں کیوں آئے تھے؟“ کارلائل نے مشین گن کی نالی کا رخ ٹرومین کی طرف کرتے ہوئے غرا کر کہا۔

”میرا نام بلیک ایگل ہے۔ اور میں بھی اس ٹرومین اور پاکیشیا سیکورٹ سروس کی طرح اس ٹیپ کو حاصل کرنا چاہتا

ہوں۔“ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”تم نے شاید بگ باس کو کوئی عام سی تنظیم سمجھ رکھا ہے۔ جو اس طرح منہ اٹھائے چلے آئے ہو۔ ٹھیک ہے اب تم خود ہی بتاؤ

کے کہ تم کون ہو اور تمہارا اس پاکیشیا کی گروپ سے کیا تعلق ہے۔“

کارلائل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین

گن کو کاندھے سے لٹکایا اور پھر تیزی سے مڑ کر ایک سائیڈ پر

موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس

میں سے ایک سرخ نکال کر اس نے اس کی سوئی پر لگی ہوئی کیپ

بٹائی اور پھر ٹرومین کے قریب آ کر اس نے بڑی بے دردی سے

وہ سوئی ٹرومین کے بازو میں گھونپ کر سرخ میں موجود سیاہ

رنگ کا عدول اس کے جسم میں انجکٹ کر دیا۔ جب سارا سیال اس

کے جسم میں انجکٹ ہو گیا تو کارلائل نے سوئی کو واپس کھینچا اور

خالی سرخ کو ایک طرف اچھال دیا۔ ٹرومین کے جسم میں جیسے

ہی سیاہ رنگ کا سیال انجکٹ ہوا۔ ٹرومین کو یوں محسوس ہوا

جیسے اس کے جسم میں شعلے بھڑک اٹھے ہوں اور اس کے ساتھ ہی

اس کے ذہن میں یکے بعد دیگرے لگاتار خوف ناک دھماکے ہونے

شروع ہو گئے۔ چند لمحوں تک مسلسل دھماکے ہوتے رہے۔ پھر

دماغ پر تاریکی نے غلبہ حاصل کر لیا۔ پھر تاریکی خود بخود مدہم ہونے

لگ گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹرومین کے ذہن میں دوبارہ

شور کی روشنی پھیلنی شروع ہو گئی۔ چند لمحوں بعد جب اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

بُنکلی رہی ہے جو تمہارے جسم میں موجود ہے۔ اب میں کتوں کو چھوڑ رہا ہوں۔ تاکہ تم دیکھ سکو کہ یہ خوشخوار کتنے اس مخصوص بُو پر کیسے پاگل ہوتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم اس نظارے سے ضرور محظوظ خواہ گے۔ لیکن یہ سوچ لینا کہ میں ایک بٹن دباؤں گا اور اس کمرے کی شیشے کی ایک پلیٹ غائب ہو جائے گی۔ اور پھر یہ خوشخوار کتنے اس کمرے میں داخل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد تم بہتر طور پر سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا کیا حشر ہوگا۔ کمرے کی چھت سے کارلائل کی چنجی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی کلک کی ملکی سی آواز سنائی دی جیسے کوئی مشین رابطہ آف کر دیا گیا ہو۔ ٹرومین کے ہونٹ پھینکے۔ وہ تیزی سے قدم بڑھاتا شیشے کی دیوار کی طرف بڑھا اور اس نے اُس پر زور سے مکہ مارا۔ اور پھر پیچھے ہٹ کر اس نے پوری قوت سے اس پر لات ماری۔ لیکن واقعی عام شیشہ نہ تھا۔ بلکہ کسی مخصوص ساخت کا تھا۔ اور اُسی لحاظ سے اس کے کانوں میں کتوں کے بھیا ناک انداز میں جھونکنے کی آوازیں پڑیں اور دوسرے لمحے اس نے دور سے سیاہ رنگ کے بھیڑیے کے قد سے بھی ادبچے کتے دوڑ کر اپنے ساتھیوں کی لاشوں کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھے۔ یہ واقعی کسی خاص نسل کے انتہائی وحشی کتے تھے۔ ان کی بڑی بڑی سرخ زبانیں باہر کو نکلتی تھیں۔ کھلے ہوئے جبڑوں سے انتہائی خوف ناک دانت نظر آ رہے تھے اور ان کی آنکھوں میں ایسی وحشیانہ چمک تھی کہ انہیں دیکھتے ہی بے اختیار ٹرومین کے جسم میں پھریریاں سی پیدا ہونے لگ گئیں۔ چاروں کتے انتہائی وحشیانہ انداز میں کنیڈی اور دوسرے تین ساتھیوں کی لاشوں پر اس طرح ٹوٹ

اور اس کے ساتھ ہی اس کو حیرت کا ایک شدید جھٹکا لگا۔ کیونکہ وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھا۔ جس کے چاروں طرف شفاف شیشے کی دیواریں تھیں۔ اور وہ اس کے اندر رہنے بندھے ہوئے موجود تھا۔ وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اُسے معلوم ہو گیا کہ کارلائل نے اس کے جسم سے لباس۔ کلائی سے گھڑی اور پردوں سے بوٹ بھی اتار لئے ہیں۔ کیونکہ اس وقت اس کے جسم پر صرف اندر ویر تھا اور کچھ نہ تھا۔ شفاف شیشوں سے باہر چاروں طرف دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ اور تمام منظر بخوبی نظر آ رہا تھا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں اسٹیشے کی دیوار سے دوسری طرف پڑیں وہ بے اختیار چونک کر آگے بڑھا۔ اس نے کنیڈی اور دوسرے ساتھیوں کی لاشیں باہر ایک میدان میں پڑی ہوئی دیکھ لی تھیں۔ جب کہ اس سے پہلے لاشیں اُسی تہہ خانے میں تھیں۔ جہاں ٹرومین بندھا ہوا تھا۔ اور جہاں وہ بد صورت کارلائل اس سے پوچھ گچھ کر رہا تھا۔

بلک ایگل۔ تم اس وقت جس کمرے میں ہو۔ اس کی دیواریں ایسے شیشے سے بنی ہوئی ہیں کہ ان پر ایم ٹم بھی اثر نہیں کر سکتا۔ البتہ تم اس سے باہر کا نظارہ مآسانی کر سکتے ہو۔ باہر میدان میں تمہارے ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تمہیں دکھائی دے رہی ہوں گی۔ میں نے تمہارے جسم میں جو سیال انجکٹ کیا تھا اس کی وجہ سے تم صرف ہوش ہی نہ ہوئے تھے۔ بلکہ تمہارے جسم میں سے ایسی بُو بھی نکلنے لگ گئی ہے جس پر کتا پاگل ہو جاتا ہے۔ خاص نسل کے انتہائی خوف ناک آدم خور کتے موجود ہیں۔ تمہارے ساتھیوں کی لاشوں میں سے بھی یہی مخصوص

چیف باس نے اُسے بگ باس کی کسی لیبارٹری میں بھیجا دیا ہوگا میرا
تعلق صرف ٹیپ حاصل کرنے تک تھا اور بس۔۔۔ کارلائل نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اور کسے۔ پھر چیف باس کا اہمیت بتا دو۔۔۔ ٹرمین نے مہلک
پوچھیں کہا۔

”شوری وہ تمہیں نہیں بتایا جاسکتا۔ اور سنو آخری بار کہہ رہا
ہوں کہ تم ان پالیسیاؤں کا پتہ بتا دو۔ اور اپنا اصل نام بتی۔
اگر تم واقعی ٹرمین ہو بلکہ تھنڈر کے سپرائیجٹ۔ تو میں تمہیں
رہا بھی کر سکتا ہوں۔ کیونکہ بہر حال ایک تھنڈر ایک بڑی تنظیم ہے۔
اور میں کسی بڑی تنظیم سے دشمنی مول نہیں لینا چاہتا۔۔۔
کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں نے بھی تمہارا ہی طرح ٹرمین کا نام سنا ہوا ہے اور بس۔
اس سے زیادہ میں بھی نہیں جانتا۔۔۔ ٹرمین نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

”ٹیک ہے۔ پھر یہ کتے جانیں اور تم جانو۔۔۔ کارلائل نے کہا۔
اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر کلک کی آواز سنائی دی۔

”اے اے اے مت بھیجیہ وحشی کتے۔ فارگڈ سیک مرٹ پیو۔“
ایک نکت ٹرمین نے انتہائی خوف زدہ بلجے میں جھپٹے ہوئے کہا اور
دو گھرے لمحے وہ اس طرح لہر اکر نیچے گرا جیسے خوف کی شدت سے
بے ہوش ہو گیا ہو۔

”اگر تم اچھا کامی کر رہے ہو تب بھی نہیں پک سکتے اور اگر مر چکے

پڑے کہ جیسے وہ صدیوں سے بھوکے ہوں۔ ان کا انداز انتہائی وحشیانہ
تھا۔ اور ٹرمین کا پہرہ غصے کی شدت سے بے اختیار پھڑکنے لگا۔ اس
کے ساتھیوں کی لاشوں کو اس کے سامنے کتے بھینچوڑ رہے تھے۔ اور
وہ بے بس کھڑا تھا۔

”تم۔۔۔ تم کارلائل۔ تمہارا ہی موت اس سے بھی عبرت ناک ہو
گی۔ تم انسان ہی نہیں ہو۔ درندہ ہو۔“ ٹرمین نے بے اختیار
غصیلے لہجے میں کہا۔ تو اس کے ساتھ ہی کمرہ کارلائل کے ہتھکڑوں سے
گونج اٹھا۔

”ارے ابھی سے گھبراہٹ ہو۔ یہ تو ابھی لاشوں کو بھینچوڑ رہے ہیں جب یہ تمہیں
بھینچوڑیں گے پھر دیکھنا ان کی وحشت۔“ کارلائل کی آواز سنائی دی۔

”تم آخر چاہتے کیا ہو۔“ ٹرمین نے تیز لہجے میں کہا۔

”اپنے تعلق شخصیت بتا دو۔ اور ان پالیسیاؤں کے متعلق بتا دو کہ
وہ کہاں ہیں۔“ کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میرا نام بلیک ایگل ہے اور ان پالیسیاؤں کے متعلق انہیں زیادہ
معلوم ہوگا جنہوں نے تمہیں ان کے یہاں آنے کی اطلاع دی ہے۔۔۔
ٹرمین نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ جوں ریں بوچھوڑ چکے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ تمہیں ان کے متعلق ابھی طرح
معلوم ہوگا۔“ کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے سے معلومات کا سودا کرو اگر تم مجھے بتا دو کہ وہ ٹیپ کہاں ہے تو میں تمہیں
بتا سکتا ہوں کہ وہ پالیسیاں کہاں ہیں۔“ ٹرمین نے کہا۔

”وہ ٹیپ تو چیف باس کے پاس پہنچا دیا گیا ہے اور ظاہر ہے۔

ہو تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تہا دی لاش بھی کھا سکتے ہیں۔
 کہ لائل کی چھٹی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی سکھوت
 سرسرد کی تیز آوازیوں کے ساتھ ہی کمرے کے چاروں طرف کی ٹیشے
 کی دیواریں زمین میں اتر کر غائب ہو گئیں۔ اور اس کے ساتھ ہی
 لاشوں کو بھبھورتے ہوئے کتے ایک نخت وحشیانہ انداز میں بھونکتے
 ہوئے مڑے اور پھر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے کمرے کے
 فرش پر پڑے ٹردمیں کی طرف دوڑ پڑے۔ جیسے ہی وہ کمرے کے
 قریب پہنچے ٹردمیں نے یکدم جھپ لگایا اور دوسرے لمحے وہ کسی
 پرندہ کی طرح اڑتا ہوا دوسری طرف اس کمرے کی حدود سے باہر
 پہنچ گیا۔ یہاں چاروں طرف کھلا ہوا میدان تھا۔ اور ایک طرف وہی
 خاردار تار کی باڑ نظر آ رہی تھی جس کے درمیان میں وہ عمارت تھی
 جس کے گرد وہی خوف ناک بلڈ مارڈ دیکھتے بیٹھے ہوئے دکھائی دے
 رہے تھے۔ یہ وسیع میدان بھی چاروں طرف سے اونچی خاردار
 تار سے بند کر دیا گیا تھا۔ اور ایک لمحے میں ٹردمیں سمجھ گیا کہ یہ
 میدان اس کارلائل نے اپنے دشمنوں کو ان آدم خوروں کے آگے
 ڈوانے کے لئے بالکل اسی طرح بنوایا ہے جس طرح قدیم رومن
 شہنشاہ اکھاڑے بنوا کر ان میں انسانوں کو بھوکے شہیروں کے
 آگے ڈلوایا کرتا تھا۔ دیکھا کرتے تھے۔ ٹردمیں اچانک جھپ
 لگنے کی وجہ سے پہلے تو میدان میں رول ہوتا ہوا آگے کی طرف
 بڑھا مگر دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور پوری
 قوت سے ایک طرف دوڑ پڑا۔ وہ چاروں خوف ناک آدم خور سیاہ

کتے اسی طرح وحشیانہ انداز میں بھونکتے ہوئے اس کے پیچھے دوڑ رہے
 تھے۔ دوڑتے دوڑتے اچانک ٹردمیں ایک نخت پلٹا۔ اسی لمحے سب
 سے آگے آنے والا کتا اس کے قریب پہنچ گیا اور اس نے پوری
 قوت سے اس پر پھلانگ لگا دی۔ وہ شاید دانتوں سے اس کا
 گلہ چالنا چاہتا تھا۔ مگر دوسرے لمحے وہ بھاری بھر کم کتا اس
 کے ہاتھوں میں اٹھایا ہوا گھوم کر پیچھے آنے والے تین کتوں سے
 اس طرح جاھلرایا جیسے کوئی وزنی چٹان ٹکراتی ہے۔ اور اس کے
 ساتھ ہی ٹردمیں ایک بار پھر مڑ کر تیزی سے بھاگنے لگا۔ لیکن کتے
 بدستور اس کے پیچھے تھے۔ اور جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا۔
 ان کی وحشت بھری آوازیں اور ان کی رفتار میں تیزی آتی جا رہی
 تھی۔ جب کہ ٹردمیں کا اب سانس چڑھ گیا تھا۔ اور اسے یوں
 محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی بھی لمحے وہ اچانک بے دم ہو کر گر پڑے
 گا اور یہ خوف ناک آدم خور کتے اسے بھنبھور کر کھا جائیں گے۔
 اس میدان میں سوائے بھاگنے اور مسلسل بھاگنے رہنے کے سوا اور کوئی
 بچاؤ کا طریقہ ہی نہ تھا۔ سیٹھا میدان میں کوئی درخت بھی نہ
 تھا کہ وہ اس پر چڑھ جاتا۔ بس ایک ہی آئیڈیا اس کے ذہن
 میں تھا اور اسی آئیڈیے کے تحت وہ مسلسل بھاگا چلا جا رہا تھا
 اس کا آئیڈیا تھا کہ وہ خاردار تار کی باڑ پر چڑھ کر اگر دوسری طرف کو د
 جانے تو ان خوف ناک کتوں سے جان بچا سکتا ہے۔ اور اس
 آئیڈیے کے تحت وہ اپنی پوری قوت سے خاردار تار کی طرف بھاگا
 چلا جا رہا تھا۔ لیکن اب اس کے ادر کتوں کے درمیان فاصلہ

آگرا جو خادار تار کی باڑ کی وجہ سے رک کر زبانیں نکلے کھڑے
باپ رہے تھے۔ ٹرومین کے واپس آکر نیچے گرتے ہی ان خوفناک
کتوں نے ایک بار پھر وحشتانہ انداز میں بھونکتے ہوئے نیچے گھر کر
اٹھتے ہوئے ٹرومین پر پوری قوت سے حملہ کر دیا۔



مسکیا ہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتار سی سے آئے بڑھن علی
جاری تھی۔ اس کے پیچھے دو اور کاریں تھیں۔ پہلے والی کار کی
ڈرائیونگ سیٹ پر ڈیانا بیٹھا۔ جب کہ سائڈ سیٹ پر مادام لزا
بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹ پر تین مسلح آدمی تھے۔ پیچھے آنے والی
دونوں کاروں میں بھی مسلح افراد بھرے ہوئے تھے۔
"اس عمران نے آفر بجھے کس طرح پہچان لیا ہوگا۔ وہ تو میرے
بارے میں اس طرح باتیں کر رہا تھا جیسے وہ مجھے صدیوں سے
جانتا ہو۔" مادام لزا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

لحہ بہ لحہ کم سے کم ہوتا جا رہا تھا اور کتوں کی غراہٹ اب اسے بالکل
اپنی پشت پر سے آتی ہوئی سنائی دے رہی تھیں۔ اُسے یوں محسوس
ہو رہا تھا کہ کسی بھی لمحے کتے اُسے دبوچ لیں گے اور پھر اُسے چیر بھاڑ
کر کھا جائیں گے۔ لیکن زندگی کی امید اُسے مسلسل دوڑاتے چلی جا
رہی تھی۔ خادار تار کی باڑ اب قریب آتی جا رہی تھی۔ اچانک ایک
کتے نے اس کے پیرو پر منہ مارا۔ اور اُسے ہلکانا جھکا لگا۔ لیکن
اُس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑاکو گرتا اس نے ایک لمخت دوڑتے دوڑتے
اپنے جسم کو پوری قوت سے مانی جمپ لگانے کے انداز میں فضا میں
اچھلا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم فضا میں کسی پرندے کی طرح
اڑتے ہوئے خادار تار کی باڑ کے اوپر سے گزرتا چلا گیا۔ لیکن دوسرے
لمحے یہ دیکھ کر اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا کہ اس شیطان کا دلائل
نے خادار تار کو صرف سنگل انداز میں نہ بنوایا تھا بلکہ اس کے پیچھے
کچھ دور ایک اور باڑ بھی اور دونوں باڑوں کے درمیان اس
خادار تار کا جال سا تنہا ہوا تھا۔ اور اس کا جسم ایک جھٹکے سے
اس خادار تار کے جال سے ٹکرایا اور اس کے منہ سے بے اختیار
چنچ نکل گئی۔ کیونکہ ایک لمحے کے لئے اُسے یوں محسوس ہوا۔ جیسے
بزاروں سلاخیں اس کے جسم میں گھس گئی ہوں۔ یہ تار کے نوکیلے
کانٹے تھے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا
لگا اور وہ برقی طرح چنپا ہوا اچھل کر واپس اس طرح میدان
میں آگرا۔ جیسے گیند کسی دیوار سے ٹکرا کر واپس آتا ہے۔ اور
پھر ایک دھماکے سے زمین پر ان خوف ناک کتوں کے قریب

"یہی بات میری سمجھ میں بھی نہیں آتی۔" ڈیانو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور مادام لڑانے جو نٹ بیچنے لے۔
 تھوڑی دیر بعد کاریں ایک زما کشی کالونی میں داخل ہو گئیں۔
 اور پھر ڈیانو نے کارچوک کے تزیب روک دی۔ عقیقی کاریں بھی رک گئیں۔ کاررکتے ہی مادام لڑا۔ ڈیانو اور باقی ساتھی پیچھے آئے۔ جب کہ عقیقی کاریں سے بھی دس افراد نیچے اتر آئے تھے۔ اسی لمحے ایک درخت کی اوٹ سے ایک نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔ اور وہ سب چونک کر اُسے دیکھنے لگے۔ رات کا اندھیرا گہرا ہو چکا تھا۔ لیکن سڑک پر چلنے والی مرکوی لائٹوں کی وجہ سے دلوں دن کے اجالے کا سماں محسوس ہو رہا تھا۔
 "مادام۔۔۔ آپ آگئیں۔" اس نوجوان نے قریب آکر مودبانہ لہجے میں کہا۔
 "کیا پوزیشن ہے ان کی روغن۔" مادام نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"وہ سب کوٹھی میں موجود ہیں۔ ان میں چار مرد ہیں اور ایک عورت۔ ایک مرد ابھی آدھا گھنٹہ پہلے آیا ہے۔" نوجوان نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "جلاؤ ڈیانو۔ کوٹھی پر ریڈ کر دو۔ پوری کوٹھی کو ہی بموں سے اڑا دو۔ میں ان کی کٹی پھٹی لاشیں دیکھنا چاہتی ہوں۔"
 مادام لڑانے انتہائی سخت لہجے میں ساتھ کھڑے ہوئے ڈیانو سے منی طلب ہو کر کہا۔

"یس مادام۔" ڈیانو نے کہا۔ اور اس نے باقی مسلح افراد کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ اور پھر وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھ گئے۔ جب کہ مادام لڑا وہیں کار کے قریب ہی کھڑی رہی۔ انہیں اطلاع دینے والا نوجوان بھی ان کے ساتھ ہی تھا۔ چند لمحوں بعد کالونی کی فضا خوف ناک دھماکوں سے گونج اٹھی۔ دھماکے کافی دور اور مسلسل ہو رہے تھے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے کالونی پر کسی فوج نے حملہ کر دیا ہو۔ رات کے وقت ان خوف ناک دھماکوں کی وجہ سے یک لخت ہر طرف افراتفری مچ گئی۔ اور لوگ چیختے ہوئے دوڑ کر گھروں سے نکل کر سڑک پر آنے لگ گئے۔
 مادام لڑا کار کے ساتھ خاموش کھڑی تھی۔ چند لمحوں بعد دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور مادام لڑا چونک پڑی۔ اور پھر اس نے ڈیانو اور اس کے ساتھیوں کو آتے ہوئے دیکھا۔ اسی لمحے دور سے پولیس گاڑیوں کے سائرن سنائی دینے لگے۔
 "جلدی کرو۔ کاریں میں بیٹھ جاؤ۔ پولیس آ رہی ہے۔"
 مادام لڑانے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ خود تیزی سے اپنی والی کاریں گھسی گئی۔ دو سرے لمحے ڈیانو اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔ اور تین ساتھی سیٹ پر دھم سے آ بیٹھے۔ اس کے ساتھ ہی ڈیانو نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔ پولیس سائرن ابھی دور تھے۔ سب ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر انتہائی رفتار سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ ان کے ساتھیوں کی کاریں ان کے عقب میں آ رہی تھیں۔

"کیا ہوا" — مادام لڑانے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔
 "کامیابی۔ ہم نے پوری کوشش ہی اڑا دی ہے۔" — ڈیانو نے
 جواب دیا اور لڑانے اثبات میں سر ہلا دیا۔
 "ارے۔ یہ نیلی کارکس کی ہے۔ مسلسل بھارت نے پیچھے آ رہی ہے۔
 ایک نخت لڑانے سائیڈ مرکو دیکھتے ہوئے کہا جس میں سے اس
 کے ساتھیوں کی دونوں کاروں کے عقب میں آتی ہوئی تیسری
 نیلے رنگ کی کار صاف دکھائی دے رہی تھی۔
 یہ روتھ کی کار ہے مادام۔" — ڈیانو نے کہا تو مادام لڑا
 نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ان کی لاشیں تو ہمیں چیک کرنی چاہیے تھیں تاکہ مکمل
 اطمینان ہو جاتا۔" — لڑانے چند لمحے خاموش رہنے کے
 بعد کہا۔

"ہم نے چاروں طرف سے اچانک کوشش پر بھوں کی بارش کر
 دی اور کوشش کے پرچھے اڑ گئے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کے بچ
 جانے کا کوئی سوال ہی باقی نہیں رہ جاتا۔ ویسے روتھ بے حد
 بانجرا آدمی ہے۔ اگر اس نے کہا ہے کہ وہ لوگ اندر تھے۔ تو
 یقیناً وہ اندر ہی ہوں گے۔" — ڈیانو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "ماں ٹھیک ہے۔ اب چھین باس کو میں بتاؤں گی کہ جس
 سے وہ خوف زدہ تھا اُسے میں نے اتنی آسانی سے ختم کر دیا
 ہے۔" — لڑانے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ڈیانو نے
 اثبات میں سر ہلا دیا۔

مختلف مشروکوں سے گزرنے کے بعد کاریں ایک بڑی سی عمارت
 کے اندر داخل ہو گئیں۔ یہ ان کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ ڈیانو نے کار ایک
 برآمدے کے سامنے جا کر روک دی۔ اور لڑا کار کے سی دروازہ
 کھول کر نیچے اتر آئی۔ اس کے عقب میں آنے والی تینوں کاریں
 بھی پیچھے رک گئی تھیں۔ اور ان میں سے لڑا کے ساتھی اترنے لگ
 گئے تھے۔ نیلی کار میں سے وہی نوجوان اکیلا اترتا تھا جس نے انہیں
 کوشش کے اندر عمران اور اس کے ساتھیوں کی موجودگی کی اطلاع
 دی تھی۔

"روتھ۔ میرے ساتھ آؤ۔" — مادام لڑانے اس نوجوان
 کو آواز دیتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے عمارت کی اندرونی
 طرف کو مڑ گئی۔ ڈیانو بھی اس کے ساتھ تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
 تینوں ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ سنگت دم تھا۔ مادام
 لڑا ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ جب کہ ڈیانو اور روتھ دونوں کھڑے
 رہے۔

"بیٹھو ڈیانو۔ اور روتھ تم بھی بیٹھو۔ تمہاری وجہ سے تو آج
 مجھے ان لوگوں کے خلاف کامیابی ہوئی ہے۔" — لڑانے مسکراتے
 ہوئے کہا۔

"شکریہ مادام۔" — روتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور
 مودبانہ انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب کہ ڈیانو بھی مسکراتا ہوا ایک
 کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"میں جانتی ہوں چیف باس کو صرف کامیابی کی خبریں نہ سناؤں

پہی پابند کر رکھا ہوگا۔" مادام لڑانے سوچنے کے سے انداز میں کہہ۔

"تم پہلے چیف سے بات تو کر لو۔ ہو سکتا ہے وہ لاشیں اپنے منک پہنچانے کی بات کو سرے سے پسند ہی نہ کرے۔" ڈیا نو نے پہلی بار بات کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ چیف باس نے مجھے منع کیا تھا کہ میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے چکر میں ملوث نہ ہوں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ لاشوں سمیت اس سے بات کی جائے۔" مادام لڑانے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ادھر پھر اس سے پہلے کہ اس کی بات کا ڈیا نو کوئی جواب دیتا۔ اچانک ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ماتھے میں ایک فکسڈ فریکچر کی ٹرانسمیٹر تھا۔

"چیف باس کی کال ہے مادام۔" اس نوجوان نے مودبانہ لہجے میں کہا تو مادام لڑا اور ڈیا نو دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ "ادھ۔ دکھاؤ مجھے۔" مادام لڑانے تیز لہجے میں کہا اور اس آدمی کے ماتھے سے جبٹ کر ٹرانسمیٹر لے لیا۔ ٹرانسمیٹر پر ایک بلب مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ مادام لڑانے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف باس کا لنک ادور۔" بٹن دبے ہی ایک بھاری اور کھٹ آواز سنائی دی۔

"یس چیف باس۔ لڑا بولی رہی ہوں ادور۔" مادام لڑانے مودبانہ لہجے میں کہا۔

بلکہ ان لوگوں کی کٹی پھٹی لاشیں بھی اس کے سامنے رکھ دوں اور میرا پروگرام بھی یہی تھا کہ ان کی لاشیں لے کر آؤں گی۔ لیکن سجانے پولیس اس قدر جلد ہی کیسے پہنچ گئی۔" مادام لڑانے منہ بنا تے ہوئے کہہ۔

"مادام۔ آپ اگر ان کی لاشیں چیف باس تک بھجوانا چاہتی ہیں تو اس کام کے لئے میں حاضر ہوں۔" ردقن نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

وہ کیسے۔" مادام لڑانے چونک کر پوچھا اور ڈیا نو بھی حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

"پولیس یقیناً یہ لاشیں لے جائے گی۔ لیکن میرے پاس ایسے وسائل موجود ہیں کہ ان لاشوں کو پولیس سے حاصل کر لوں۔ اور کسی کو علم بھی نہ ہو۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ انہیں زیادہ دیر تک چھپایا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ پولیس پورے شہر میں ان تلاش شروع کر دے گی۔ اس لئے یہ تو ہو سکتا ہے کہ لاشیں پولیس سے حاصل کرتے ہی فوری طور پر انہیں چیف باس تک پہنچا دیا جائے۔" ردقن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ہونہ۔ بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ لیکن چیف باس کا پتہ صرف کارلائل جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا۔ کیونکہ کارلائل کو چیف باس نے اپنا نمبر ڈیٹا پا ہوا ہے۔ بہر حال ایسا ہو سکتا ہے کہ تم وہ لاشیں یہاں لے آؤ۔ اور پھر ہم انہیں لاد کر یہاں سے کارلائل کے پاس لے چلیں گے۔ چیف باس نے کارلائل کو یقیناً اس کے خاص اڈے

پرنسز جینٹ نہیں بلکہ مادام لزا بول رہی ہوں اور ہمارے سیکشن کا کوڈ نشان فلائنگ سپر ہے۔ اس نے بات بھی انتہائی بدتمیزی کی۔ جس پر مجھے غصہ آگیا۔ میرے سیکشن کے افراد جو ٹل دین ہو میں موجود تھے۔ چنانچہ میں نے انہیں فوری طور پر اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے قتل کا حکم دے دیا۔ لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ وہ لوگ فوری طور پر جو ٹل سے غائب ہو گئے ہیں۔ میں نے ان کی تلاش کا حکم دے دیا۔ میرے آدمی ردقن نے انہیں جک کر لیا۔ اور پھر ان کی نگرانی کرتے ہوئے وہ فراسکو کا لونی کی اس کوٹھی تک پہنچ گیا جہاں یہ لوگ جا کر رہے تھے۔ چنانچہ ردقن نے دماغ سے مجھے اطلاع دی۔ تو میں ڈیا نو اور مسلح افراد کو لے کر دماغ پہنچی۔ ردقن نے مجھے بتا دیا کہ وہ لوگ کوٹھی کے اندر ہیں تو میں نے ڈیا نو کو جو جملے کا حکم دے دیا اور کوٹھی کو بھون سے اڑا دیا گیا۔ اور پھر پولیس کے سائرن سننے کے بعد فوراً دماغ سے چلے آئے۔ اب ہم یوڈو گرام بنا رہے تھے کہ پولیس سے ایشیں حاصل کر کے کارلائل کے ذریعے آپ تک پہنچائی جائیں کہ آپ کی کال آگئی۔ مادام لزا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تم انتہائی احمق عورت ہو مادام لزا جب میں نے تمہیں منع کر دیا تھا کہ تم نے ان سے کوئی رابطہ نہیں رکھنا تو تم نے اس قدر احمقانہ اقدام کیوں کئے ہیں۔ میں نے ان کی وجہ سے کارلائل جیسے آدمی کو بھی اس کے خاص سبڈ کوارٹر تک پابند کر دیا تھا۔ کیونکہ یہ لوگ حد درجہ خطرناک اور شاطر ہیں جس کوٹھی پر تم نے بھون کی بارش کی ہے۔ اس کے اندر سے چڑیا کے بچے کی لاشیں بھی نہیں ملی۔ تم کہہ رہی ہو کہ

”لزا تمہارے گرد پ نے فراسکو کا لونی کی کوٹھی پر بم برساتے ہیں۔ کیوں اودر۔۔۔“ دوسری طرف سے چیف باس نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور لزا اور ڈیا نو دونوں کے چہرہ دں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”باس۔ آپ کو کیسے اتنی جلدی معلوم ہو گیا ہے۔ ابھی تو ہم دماغ سے وائس آئے ہیں اودر۔۔۔“ مادام لزا سے شاید نہ رہا جاسکتا تھا اس لئے اس نے پوچھ ہی لیا تھا۔

”تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تم لوگوں کی سرگرمیوں سے ناواقف رہتا ہوں۔ تم وجہ بتاؤ۔ کیا تھا دماغ جس کے لئے تمہیں اس قدر سخت اقدام کرنا پڑا اودر۔۔۔“ چیف باس نے انتہائی سخت لہجے میں پوچھا۔ ”باس۔ آپ کے لئے خوش خبری ہے۔ اس کوٹھی میں پاکیشیا کا علی عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ اور میں نے پوری کوٹھی ہی بھون سے اڑا دی ہے۔ اس طرح وہ یقینی طور پر ہلاک ہو چکے ہیں اودر۔۔۔“ مادام لزا نے کہا۔

عمران اور اس کے ساتھی۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا تھا اودر۔۔۔“ اس بار چیف باس کے لہجے میں حیرت تھی اور مادام لزا بے اختیار مسکرا دی۔

”باس۔ آپ نے تو اس عمران سے رابطہ کرنے سے منع کر دیا تھا۔ لیکن میں ایسے آدمی سے بات کرنا چاہتی تھی چنانچہ میں نے پرنسز جینٹ بن کر فون پر اُسے جو ٹل میں کال کیا۔ تو باس وہ آدمی واقعی انتہائی خطرناک حد تک باخبر نکلا۔ اس نے فوراً پہچان لیا۔ کہ میں

ان کی لاشیں اندر ہوں گی ادور" — چیٹ باس نے برسی طرح چخنے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے باس۔ روتن انتہائی بااعتماد آدمی ہے اور وہ اس وقت میرے سامنے بیٹھا ہے۔ ریڈ سے پہلے اس نے مجھے بتایا کہ ایک عورت اور چار مرد اندر موجود ہیں ادور" — مادام لڑا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پولیس نے پوری کوٹھی چیک کی ہے۔ وہاں کوئی لاش نہیں تھی۔ روتن سے میں واقف ہوں۔ وہ غلط بیانی کرنے والا نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں متہارتی آند کا علم ہو گیا اور وہ ہم خانہ جوئے سے پہلے ہی خاموشی سے دیال سے نکل گئے۔ اس سے تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ وہ لوگ کس قدر خطرناک ہیں۔ اب تم ایسا کرو کہ فوری طور پر خود بھی انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ۔ کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ وہ تمہارے ذریعے کارلائل اور پھر کارلائل کے ذریعے مجھ تک نہ پہنچ جائیں ادور" چیٹ باس نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ایس باس ادور — مادام لڑا نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔ اور دوسری طرف سے ادور اینڈ آل کے الفاظ سننے ہی اس نے جٹن آف کر کے ٹرانسمیٹر واپس اس نوجوان کی طرف بڑھ دیا۔ جس نے وہ لاکر مادام لڑا کو دیا تھا۔ اور جو کال کے دوران دیں کھڑا رہا تھا۔ نوجوان ٹرانسمیٹر کے تیز سی سے واپس چلا گیا۔

"یہ کیسے ممکن ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے روتن تم نے صبح گھوما فی نہیں کی۔ یہ سب تمہاری کوتاہی کا نتیجہ ہے" — مادام لڑا اس

نوجوان کے باہر جانے پر کرسی پر بیٹھ ہوئے روتن پر الٹ پڑی۔
"اگر تم میری عورتیں اسنی آسانی سے عمران پر ماتہ ڈال سکتیں تو عمران اب تک کنوارہ کیوں پھر رہا ہوتا" — روتن نے یک لخت بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

"گگ — گگ — کیا — کون ہو تم۔ تم — تم عمران بالکل وہی آواز۔ مم — مم — مگر..... مادام لڑا نے انتہائی حیرت سے چخنے ہوئے کہا۔ اور عمران کا نام سن کر ڈیٹا بنے ہوا ٹھکر کھڑا ہو چکا تھا۔ بجلی کی سی تیزی سے حبيب میں ماتہ ڈالا۔ مگر دوسرے لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی ڈیٹا نوچ گیا جو اایس کرسی پر گرا اور پھر کرسی حیمت الٹ کر پیچھے لڑھک گیا۔ مادام لڑا کی آنکھیں حیرت اور خوف سے جھلکتی چلی گئیں۔ اب روتن کے ماتھے میں سائیلنسر لگا رہا اور صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"تم — تم — تم واقعی عمران جو۔ ادہ۔ ادہ....." مادام لڑا نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ بیک وقت حیرت اور خوف کی شدت سے بے ہوش ہو چکی تھی۔

کی مدد سے پوری قوت سے وہیں بیٹھے بیٹھے اپنے سر کے گرد پوری قوت سے گھمانا شروع کر دیا۔ خوف ناک کتے کے حلق سے جھپکنے لگی تھیں۔ اور اس کے گھومتے ہوئے جسم سے ٹکرا کر کچھ کتے خود درجا گھرے اور باقی تیزی سے پیچھے ہٹ کر اور زیادہ خوف ناک انداز میں بھونکنے لگے۔ ٹرڈمیں کتے کو گھماتے گھماتے اٹھ کر کھڑا ہوا۔ اور دوسرے لمحے اس نے پوری قوت سے گھما کر اس کی ٹانگیں تھپوڑیں۔ اور اس کے ہاتھوں میں موجود کتا لمبی آذانیں چنپتا ہوا فضا میں اڑتا دو دنوں باڑوں کے اوپر سے گزرتا ہوا در زمین پر ایک دھماکے سے جا گرا۔ ٹرڈمیں نے جیسے ہی اس کتے کی ٹانگوں کو تھوڑا تھا باقی کتے بھی اپنے ساتھی کو چیتے ہوئے فضا میں اڑتا دیکھنے لگے ہی تھے کہ ٹرڈمیں نے یک لخت چھپٹ کر ایک اور کتے کی دونوں ٹانگیں پکڑیں۔ اس کتے نے تیزی سے مڑ کر اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ اور دوسرے رو بھی ٹرڈمیں پر پھینکنے لگے۔ لیکن ٹرڈمیں نے اپنا ایک گٹھنا زمین پر رکھ کر اُسے پوری قوت سے اپنے سر پر گھمانا شروع کر دیا۔ اور چونکہ وہ گٹھنے کے بل بیٹھا ہوا تھا اس لئے اس کے سر پر گھومتا اور چنپتا ہوا کتے کا جسم دوسرے دو کتوں کو قریب نہ آنے دے رہا تھا۔ اسی لمحے ٹرڈمیں ایک بٹکنے لکڑا ہوا اور پھر اس نے بیک وقت دو ہاتھ کئے۔ ایک تو اس نے ہاتھوں میں موجود کتے کو پکڑنے کے لئے پوری قوت سے غاردار تاروں کی باڑے دوسری طرف اقبال دیا اور ساتھی کی اس نے اچھل کر پوری قوت سے ایک کتے کے پیٹ پر زوردار لٹ ماری اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ کتا جس کے پیٹ پر لٹا لگی تھی۔ اچھل کر غاردار تار کی باڑے کسی گیند کی طرح ٹکرا یا۔ ٹرڈمیں چونکہ

ٹرڈمیں نے ایک دھماکے سے نیچے گرا۔ اور پھر اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن اچانک اور بلند ہی سے گرنے کی وجہ سے اس کے جسم کا توازن فوراً پوری طور پر اس کے کنٹرول میں نہ آ رہا تھا۔ ادھر چاروں خوف ناک۔ وحشی اور آدم خور کتوں نے اس کے زمین پر گرتے ہی وحشیانہ انداز میں جھونکتے ہوئے اس پر چھلانگیں لگا دیں۔ چونکہ ان سب کا ٹارگٹ ٹرڈمیں تھا۔ ٹرڈمیں نے انہیں اپنے آپ پر حملہ آور ہوتے دیکھ کر اور تو کچھ نہ سوچا۔ وہ تیزی سے زمین پر رول جوتا ہوا آگے کی طرف ہو گیا۔ اور کتے وحشیانہ انداز میں پوری قوت سے ایک دوسرے سے ٹکراتے اور ایک کتا جیسے ہی ٹکرا کر چنپتا ہوا ٹرڈمیں کے قریب آ کر گرا۔ ٹرڈمیں نے جو اس دوران اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ جھپٹ کر اس کی پچھلی دو ٹانگیں پکڑیں۔ اور دوسرے لمحے اس نے اُسے ان دونوں ٹانگوں

لات مارنے کے لئے اچھلا تھا اور ساتھ ہی وہ ایک کتے کو گھما بھی رہا تھا۔ اس لئے وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا۔ اور اس کا جسم کسی لٹو کی طرح گھومتا ہوا زمین پر جا گرا۔ اور اسی لمحے دوسرے کتے نے وحشیانہ انداز میں اس پر پھلانگ لگا دی۔ اور اس بار وہ بھی پڑنے سے بھی بڑا خوشوار سیاہ کتا اس پر بھاگ گیا۔ کتے نے پوری قوت سے ٹرومین کے گلے کو دانتوں سے چبانے کی کوشش کی لیکن ٹرومین نے ایک لمخت ہاتھوں اور گتھے موڑ کر پوری قوت سے اُسے غریب لگائی اور کتا چیتا ہوا اچھل کر دور جاگرا۔ البتہ ٹرومین کے جسم پر کتے کے بچوں کی وجہ سے جگہ جگہ سے خون نکلنے لگا گیا تھا۔ اس کتے کو اچھلاتے ہی ٹرومین نے ایک لمخت بجلی کی سی تیزی سے الٹی قلابازی کھائی۔ اور اس قلابازی کی وجہ سے ہی وہ اس پہلے کتے کے حملے سے بال بال بچ گیا۔ جسے اس نے لات کی ضرب سے خاردار تاروں میں دے مارا تھا۔ اور وہ کتا عین اس جگہ ایک دھماکے سے آبن گرا۔ جہاں ایک لمحے پہلے ٹرومین موجود تھا۔ قلابازی کھا کر ٹرومین جیسے ہی اٹھ کر کھڑا ہوا۔ دوسرے کتے نے اس پر حملہ کر دیا۔ اور اس بار وہ کتا اس قدر طاقت سے آکر ٹرومین سے ٹکرایا تھا۔ کہ ٹرومین چیتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے جا گرا اور کتے کے خوفناک دانت ٹرومین کی گردن پر جم گئے۔ ایک لمحے کے برابر جسے کے لئے تو ٹرومین کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی گردن کو سینکڑوں تیز آردن سے کاٹا جا رہا ہو۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں جیسے وحشت کی چادر سی پستی چلی گئی اور اس کے دونوں ہاتھ

بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے گھبرم گیا۔ اب کتا نیچے اور ٹرومین اس کے اوپر تھا۔ اپنا تک بھٹا۔ کسی وجہ سے ٹرومین کی گردن بھی کتے کے دانتوں سے نکل آئی تھی۔ گردن آزاد ہوتے ہی ٹرومین ایک لمخت فضا میں اچھلا اور پہلو کے بن دوسری طرف گرا ہی تھا کہ دوسرا کتا نیچے والے کتے پر پوری قوت سے آگرا۔ اور پھر وہ دونوں سی پختے ہوئے پہلو کے بل کرے ٹرومین ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا۔ اور اگلے جوتے اس کے ہاتھوں میں اوپر آگرنے والے کتے کی ٹانگیں آگئیں اور دوسرے لمحے ٹرومین نے وحشیانہ انداز میں چیتے ہوئے اس کتے کو سر سے بلند کر کے پوری قوت سے اس طرح زمین پر دے مارا کہ جیسے دھوبی کپڑے کو پتھر پر پھینچتے ہیں۔ اور کتے کے حلق سے خوف ناک چیخ نکلی۔ وہ کتا جس نے ٹرومین کی گردن پر دانت جمائے تھے اس نے ایک بار پھر اچھل کر ٹرومین پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ٹرومین اچھل کر ایک طرف بٹھا اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھوں میں کپڑے ہوئے کتے کو اٹھا کر پوری قوت سے حملہ آور کتے پر دے مارا۔ دونوں کتوں کے حلق سے خوف ناک غراہٹ اور چیخیں نکلیں۔ پھر تو جیسے ٹرومین پر پاگل بن کا دورہ پڑ گیا۔ اس کے ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتار سے حرکت کر رہے تھے۔ اور چند لمحوں بعد دونوں کتوں کے سینوں کے ٹکڑے اڑ چکے تھے۔ وہ خوف ناک وحشی اور آدم خور کتے ہلاک ہو چکے تھے۔ جب کہ وہ پہلے ہی باڈی کی دوسری طرف پھینکا چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ٹرومین غریب طرح پاپٹا ہوا زمین پر گر گیا۔

اس کی گردن اور جسم کے ان حصوں سے جہاں جہاں کتے کے خوف ناک پنچے اور دانستے تھے مسلسل خون نکل رہا تھا۔ ٹرومین کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس نے کوئی قیامت نیر جنگ لڑی ہو۔ اس کے پورے جسم میں اس دقت آگ ہی آگ دوڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔ اُسی لمحے اُسے دور سے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ آوازیں اس طرف سے نہ آ رہی تھیں۔ بعد ازاں اس نے پہلے کتوں کو اچھالا تھا۔ بلکہ یہ اس سمت سے آ رہی تھیں بعد وہ بلڈ ٹاک تھی۔ ان آوازوں کو سنتے ہی ٹرومین کیلچت اچھل کر کھڑا ہوا۔ اور دوسرے لمحے اس نے مڑ کر جب اس عمارت والی طرف دیکھا تو اس کی آنکھیں خوف سے پھیلنے لگیں۔ کیونکہ اس طرف والی خاردار تار کی باڑ کا درمیان فی حصہ غائب ہو چکا تھا اور وہ خوشوار کتے جو بلڈ ٹاک کے باہر موجود تھے۔ اور جن کی تعداد آٹھ دس تھی۔ انتہائی خوف ناک انداز میں بھونکتے ہوئے اس حصے میں داخل ہو رہے تھے۔ صاف ظاہر تھا کہ کارلائل نے جب یہ دیکھا کہ ٹرومین نے ان آدم خور کتوں کو شکست دے دی ہے تو اس نے بلڈ ٹاک والے کتوں کو ٹرومین پر چھوڑ دیا تھا۔ جن کتوں کو ٹرومین نے باڑ کی دوسری طرف اچھالا تھا۔ ان میں ایک کتا تو نیچے گرنے کے بعد اٹھ ہی نہ سکا تھا۔ اس کی شاید ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ جب کہ دوسرا کتا نیچے گرنے کو مڑا ہوا تھا۔ اس کی اندازیں ٹرومین کی طرف دوڑا تھا اور نتیجہ یہ کہ وہ پوری قوت سے خاردار تار سے ٹکرایا اور پھر اس میں پھنس گیا تھا۔ اور کچھ اس انداز میں اس کی

اگلی دونوں ٹانگیں اس کے اندر پھنسی تھیں کہ وہ باوجود کوشش کے اپنے آپ کو چھڑوانے میں کامیاب نہ ہو رہا تھا۔ آٹھ دس اور خوشوار کتوں کو اپنی طرف آتے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے تو ٹرومین کا ذہن بھک سے اڑ گیا۔ مگر دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑا اور —

بھاگتا ہوا خاردار تار کے مخالف سمت میں گیا۔ اور پھر کافی فاصلے پر تک کہ وہ مڑا اور ایک بار پھر وہ اپنی پوری قوت سے اس خاردار تار کی باڑ کی طرف بھاگنے لگا۔ عمارت کی طرف سے آنے والے کتے اپنی پوری رفتار سے بھاگتے ہوئے ٹرومین کی طرف آرہے تھے۔ لیکن چونکہ میدان کا کافی وسیع تھا۔ اس لئے وہ ابھی ٹرومین سے کافی دور تھے کہ ایک لمبے دوڑتے دوڑتے ٹرومین کا جسم فضا میں کسی پرندے کی طرح اچھلا اس نے واقعی اپنی پوری قوت سے چھلانگ لگائی تھی۔ دوسرے لمحے وہ خاردار تار کے اوپر سے گزرتا ہوا دوسری طرف کافی فاصلے پر زمین پر گرے ہی گئے تھے۔ کہ ایک لمبے اس کے جسم نے فضا میں ہی تھلا بازی کھائی اور تھلا بازی کھا کر کھبے ہی اس کے پیر زمین سے لگے وہ پیر اٹھو پنگ کے انداز میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اب وہ ان نئے آنے والے کتوں سے محفوظ ہو چکا تھا۔ دوڑتے دوڑتے جب اس نے رکنے کی کوشش کی۔ وہ زمین پر گر کر اڑ پھر وہ رنگ لٹھکتا چلا گیا۔ وہ اس بُری طرح مایوس رہا تھا کہ جیسے ابھی اس کا دل سینہ پھاڑ کر باہر نکل آئے گا۔ زخموں سے مسلسل خون رس رہا تھا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ زخموں میں اس طرح تکلیف ہو رہی تھی جیسے کسی نے

جب تک پہنچی تو یہ دیکھ کر اُسے واقعی خاصی مسرت ہوئی کہ دیاں واقعی پانی سے بھرا ہوا ایک گڑھا موجود تھا۔ وہ تیزی سے اس گڑھے میں اترا تا چلا گیا تاکہ زخموں سے بہتا ہوا خون بند ہو سکے۔ پانی میں اترتے ہی اس کے جسم میں بھری ہوئی آگ تیزی سے ٹھنڈی ہوتی چلی گئی۔ اس نے پانی سے زخموں کو دھونا شروع کر دیا۔ لیکن اُسی لمحے اُسے دور سے سرسراہٹ کی تیز آواز سنانی دہی اور وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اور پھر اس کے ہونٹ سختی سے جھنجھکتے۔ اس نے دور خاوار تار کے ایک حصے کو زمین میں غائب ہوتے دیکھا۔ یہ سرسراہٹ کی تیز آواز اس خاوار تار کے اس حصے کے زمین میں اترنے کی وجہ سے آ رہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اُسے کارلائل نظر آیا۔ اس کے کاندھے سے مشین گن ٹھک رہی تھی۔ اور اس نے دو انتہائی خوف ناک بھورے رنگ کے کتوں کی رسیاں پکڑی ہوئی تھیں۔ یہ کتے ان پہلے والے سیاہ کتوں سے بھی قد میں بڑے اور بھاری بھر کم تھے۔ ان کے منہ شیر کی طرح چوڑے تھے۔ اور انکھیں خوف ناک انداز میں جھپک رہی تھیں۔ اور انہیں دیکھتے ہی ٹومسین پھان گیا کہ یہ دنیا کے سب سے خوف ناک کتے آسٹریلین نسل کے کتے ہیں۔ جنہیں جنگلی شیروں سے بھی زیادہ خطرناک سمجھا جاتا تھا۔ یہ کتے آسٹریلیا کے انتہائی گھنے جنگلوں میں پائے جاتے تھے۔ اور کہا جاتا تھا کہ ان کی طاقت اور وحشت سے شیر بھی ڈرتے ہیں۔ اور کارلائل اب ان کتوں کو ٹومسین کے خاتمے کے لئے لارہا تھا۔ ٹومسین تیزی سے پانی سے باہر نکلا اور دوڑتا ہوا ایک

ان میں مرچیں بھر دی جوں۔ ایک لحاظ سے اس کا پورا جسم ہی زخموں سے پڑھتا۔ پشت پر خاوار تاروں کے کانٹوں نے بے شمار زخم ڈال دیئے تھے۔ سامنے پیٹ اور کاندھوں پر کتے کے پنچوں کے زخم تھے۔ اور گردن پر کتے کے خوف ناک دانتوں نے زخموں کی ایک قطار سی بنا دی تھی۔ لیکن اُسے بہر حال یہ اطمینان ضرور تھا کہ وہ ان نئے آنے والے خوف ناک کتوں کی دست برد سے بچ سکتا ہے۔ ورنہ ظاہر ہے اس بار اس کے بچ نکلنے کے ایک فی صد بھی امکانات موجود نہ تھے۔ کتے اب خاوار تار کی باڑی کی دوسری طرف کھڑے مسلسل بھونک رہے تھے۔ اور ان کے بھونکنے کی آوازدں سے پورا امیلن گونج رہا تھا۔ تاروں میں سینٹا جو آتا اب بے دم ہو کر دیئے ہی اس کے اندر کھینسا ہوا رہ گیا تھا۔

ٹومسین سوچ رہا تھا کہ وہ اس بد صورت کارلائل سے ایسا انتقام لے گا کہ اس کی روح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہے گی۔ اس شخص نے واقعی سفاکی کی انتہا کر دی تھی کہ اُسے زندہ ان آدم خور کتوں کے سامنے ڈال دیا تھا۔ لیکن ظاہر ہے اس کے لئے ابھی وقت چاہیے تھا۔ پہلے اُسے اپنے آپ کو سنبھالنا تھا۔ ورنہ اگر اسی طرح اس کے جسم سے خون بہتا رہتا تو یقیناً وہ کمزوری کی وجہ سے ہی ہلاک ہو جاتا۔ چنانچہ اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور پھر اٹھ کر وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ کیونکہ کچھ دور اُسے دانتوں کا ایک جھنڈ نظر آ رہا تھا۔ جس کے ساتھ ہی پانی کا عکس بھی محسوس ہو رہا تھا۔ شاید کوئی تالاب یا چشمہ تھا۔ چند لمحوں بعد جب وہ اس

اور دوسرے لئے اس کا جسم تیر کی طرح فضائیں اڑتا ہوا سیدھا جھیل میں جاگرا۔ اور وہ پانی کے اندر سیدھا تہہ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جھیل کی گہرائی اس کی توقع سے بھی کہیں زیادہ تھی۔ اس کا جسم تہہ تک پہنچنے سے ہی پہلے نیچے جانے سے رک گیا۔ اس نے سانس روک رکھا تھا۔ اس لئے سانس لینے کے لئے وہ تیزی سے اوپر سطح کی طرف چڑھتا گیا۔ چند لمحوں بعد جب اس نے سطح سے مبرا ہوا نکلا۔ تو اسے سکوت کے خوف ناک انداز میں جھونکنے کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ آوازیں درختوں کے اس جھنڈ کے قریب سے ہی آ رہی تھیں آوازوں سے احساس ہو رہا تھا کہ کتے اس جھنڈ میں دسے کھڑے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی مشین گن چلنے کی آواز سنائی دی۔ اور ٹرومین کے بھونکے ہوئے مسکراہٹ رینگ نکلی۔ وہ سمجھ گیا کہ وہ ان کتوں اور کارلائل دونوں کو ڈانچ دینے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ کارلائل بھی بھڑک رہا ہے کہ وہ اس جھنڈ کے کسی گھنے درخت میں چھپا ہوا ہے کیونکہ وہ نیچے زمین پر اترا نہ تھا۔ اس لئے کہتے بھی اس درخت کے قریب دسے کھڑے بھونکے ہوئے ہیں جس پر وہ پہلے چڑھا تھا ٹرومین تیزی سے تڑپا ہوا جھیل میں بڑھتا چلا گیا۔ اور جب وہ تقریباً اس جگہ کے قریب پہنچا جہاں سے غاردار تار کی باز کا غائب شدہ حصہ قریب تھا۔ تو وہ جھیل سے نکلا۔ اور جھکے جھکے انداز میں دوڑتا ہوا ہمارا ڈھولان پر اوپر چڑھتا گیا۔ پانی کی سطح سے اس کے پیر پھیل رہے تھے۔ لیکن عجلہ ہی پانی خشک ہو گیا۔ اور چند لمحوں بعد ٹرومین اس جگہ پہنچ گیا۔ اب چونکہ وہ جھنڈ سے نفرت رکھتا تھا جہاں اب بھی کتوں کے جھونکنے اور مشین گن کی آوازیں

درخت کی طرف بڑھ گیا۔ اور وہ کسی بند کی سی تیزی سے اس گھنے درخت پر چڑھتا گیا۔ گو اُسے معلوم تھا کہ اس طرح نہ ہی وہ ان خوف ناک کتوں سے بچ سکتا ہے۔ اور نہ کارلائل کی مشین گن کی زد سے۔ لیکن اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ اگر اس نے فوری طور پر اپنے آپ کو بچانے کی کوئی ترکیب نہ سوچی تو اس بار وہ ان انتہائی خوشخوار آسٹروڈکانی کتوں سے نہ بچ سکے گا۔ کارلائل جس جگہ سے غاردار تار کو عبور کر رہا تھا۔ وہ کافی دور تھی۔ اس لئے ٹرومین کو معلوم تھا کہ اُسے یہاں تک پہنچنے میں کچھ وقت لگ جائے گا۔ اور وہ اس وقت سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ درخت پر چڑھ کر اس نے پھلانگ لگائی اور پھر ٹارڈن کے انداز میں وہ دوسرے درخت پر پہنچ گیا۔ چونکہ اس کے جسم پر اس وقت صرف اندر دیر تھا۔ اس لئے واقعی وہ اس وقت اپنے آپ کو ٹارڈن ہی محسوس کر رہا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ آسٹروڈکانی کتے مخصوص بڑے پیچھے سینکڑوں میلوں تک دوڑتے رہتے ہیں۔ اور کسی صورت بھی اپنے ہتھیار کو نہیں چھوڑتے۔ اس لئے وہ درخت سے درخت پر چڑھ کر آگے بڑھ رہا تھا۔ تاکہ کتے اس کی بونہ پاسکیں اُسے معلوم تھا کہ کارلائل نے اس کا لباس یا جوتے اس نے اتار لئے تھے۔ ان خوف ناک کتوں کو سونگھائے ہوں گے۔ دس بارہ درختوں کو پھلانگنے کے بعد وہ درختوں کے اس جھنڈ کے آخر تک پہنچ گیا اور اس کے ساتھ ہی اُسے ایک وسیع جھیل دور تک جانی دکھائی دی۔ اس نے اونچے درخت سے ہی پھلانگ لگائی۔

سنائی دے رہی تھیں۔ وہ زمین پر لیٹ کر کمرالنگ کرتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا گیا تاکہ جھنڈ میں موجود کارلائل اُسے چپک نہ کر سکے۔ اور چند لمحوں بعد وہ غاردار تار کے اندر اس حصے میں پہنچ چکا تھا جہاں وہ عمارت موجود تھی۔ عمارت کے گرد موجود کتے اس حصے میں بھاگتے ہوئے مسلسل بھونک رہے تھے۔ جس حصے میں ٹرومپن نے سیاد خوف ناک کتوں سے جان لیوا جنگ لڑی تھی۔ اس لئے یہاں کوئی گتا موجود نہ تھا۔ ٹرومپن بے تحاشہ دوڑتا ہوا عمارت کی طرف بڑھا اور چند لمحوں بعد وہ صحیح سلامت عمارت میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ عمارت خاصی بڑی تھی۔ اور ٹرومپن یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ عمارت میں ایک بھی آدمی موجود نہ تھا۔ اس کے زخموں سے ترن و سناں نہ ہو گیا تھا۔ پوری عمارت کا دہڑکنا جان نہ لینے کے بعد ٹرومپن نے آخر کار ایک تہہ خانہ تلاش کر لیا۔ جہاں میڈیکل باکس بھی موجود تھا۔ لباس بھی اور اسلحہ بھی۔ اس نے تہہ خانے کا راستہ اندر سے لاک کر دیا تاکہ کارلائل اندر نہ آ سکے۔ اس نے میڈیکل باکس سے زخموں کو مرل کرنے والا مرہم نکال کر زخموں پر لگایا اور پھر چست لباس پہن لیا۔ پھر اس نے ایک مشین پسٹل میں میگزین بھرا۔ اور عجیب میں ڈال کر اس نے الماری سے ایک تیز دھار خنجر بھی نکال لیا۔ اور پھر تہہ خانے کا لاک کھول کر وہ اندر انداز میں بیٹھ گیا۔ اور پھر پہنچا جی تھا کہ اُسے در سے ایسی آواز سنائی دی جیسے ٹرانسمیٹر کی کال آ رہی ہو۔ پھر ایک آواز سنائی دی۔ اور ٹرومپن بے اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ یہ آواز کارلائل کی نہ تھی۔ یہ کوئی دوسرا آدمی تھا۔ ٹرومپن کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار

ابھر آئے۔ کیونکہ وہ پہلے پوری عمارت کا جائزہ لے چکا تھا۔ دلوں کوئی آدمی نہ تھا۔ اور اب کوئی آدمی ٹرانسمیٹر کی کال کر رہا تھا۔

”یس۔ چیف باس اٹنڈنگ یو اور۔“ وہی بھاری اور کمرخت آواز سنائی دی۔ اور ٹرومپن کے مونٹ پین گئے۔ چیف باس کے الفاظ بھڑوٹے کی طرح اس کے سر پر گئے تھے۔ اس کا تو مطلب تھا کہ بگ باس کا چیف باس بھی اسی عمارت میں رہتا ہے۔ وہ رابڈاری میں آگے بڑھتا گیا۔ اور پھر ایک دروازے کے قریب پہنچ کر روک گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا اور آواز اسی کمرے سے آ رہی تھی وہ باتھ میں مشین پسٹل کپڑے خاموش کھڑا رہا۔ البتہ اس نے اس چیف باس کو دیکھنے کے لئے ذرا سامنے آگے کیا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح اچھل کر پیچھے ہٹا جیسے اُسے لاکھوں دو لیٹج کا الیکٹرک کرنٹ لگا ہو۔ اور حقیقتاً اس کا دماغ بھبک سے اڑ گیا تھا۔ یہ کارلائل تھا۔ جو کسی پر بیٹھا ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا تھا۔ دروازے کی طرف اس کی سائیڈ تھی۔ میز پر ایک مخصوص ساخت کا بیڑا سا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ جس پر دو مختلف رنگوں کے بلب تیزی سے چل بکھر رہے تھے۔

”ہونہ۔ تو کارلائل جی بگ باس کا چیف باس ہے۔“ ٹرومپن نے ہونٹ جباتے ہوئے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور حقیقتاً اُسے یہ معلوم کر کے اس قدر مسرت ہوئی تھی کہ اب تک ہونے والی ساری جان لیوا جہد جہد کی کوفت اس کے ذہن سے صاف ہو گئی تھی۔ ٹرانسمیٹر پر کوئی راجہ نامی آدمی رپورٹ دے رہا تھا۔ کہ مادام لڑا کے گرد پ نے ذرا سڑک لائی کی کسی کو کھٹی پر بے تحاشہ بم برسائے ہیں۔

اور پھ پولیس کے آنے سے پہلے چلے گئے ہیں۔ البتہ پولیس کو کوٹھی سے کوئی لاش نہیں ملی ہے۔ کارلائل چیف باس کے اپنے میں اس سے پوچھ چکے کہ تار یا کہ اُسے کس طرح یہ معلوم ہوا کہ یہ کارروائی مادام لڑا گروپ کی ہے تو اس نے بتایا کہ اس نے کاروں پر خود فنگس سپرد کا مخصوص نشان خود دیکھا تھا۔ کارلائل نے ٹرانسمیٹر آف کیا۔ اور ٹرومین نے سر اگے کر کے دیکھا۔ تو وہ اس پر کوئی اور فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف تھا۔ اور کوڑی دیر بعد اس کا رابطہ کسی مادام لڑا سے ہو گیا۔ اور پھر جو بات چیت ہوئی اس نے ٹرومین کو پوری طرح چونکا دیا تھا۔ کیونکہ اس گفتگو سے معلوم ہوا کہ یہ مادام لڑا جو تک باس کے کسی سیکشن کی انچارج تھی اس نے اس فراسکو کو پنی کی کوٹھی پر اس لئے ہموں کی بارش کر دی تھی کہ اُسے کسی روتھ نے اطلاع دی تھی کہ اس کوٹھی میں پاکیشیا کا علی عمران۔ اور اس کے ساتھی موجود ہیں۔ لیکن اس کارلائل کو راجر کی طرف سے ملنے والی اطلاع کے مطابق اس کوٹھی سے کسی کی لاش نہ ملی تھی۔ اور کارلائل نے چیف باس کے روپ میں اس مادام لڑا کو سختی سے جھاڑنے کے بعد اُسے منع کر دیا تھا۔ کہ وہ کسی بھی طرح اس معاملے میں ملوث نہ ہو۔ اس بات چیت میں اس نے کارلائل کا حوالہ بھی دیا تھا۔ اور اب ٹرومین ساری بات سمجھ گیا تھا کہ اس کارلائل نے ڈبل سیٹ اپ کر رکھا ہے۔ وہ تک باس کے ایک سیکشن کا بطور کارلائل انچارج بھی ہے اور بطور چیف باس وہ تک باس کا چیف بھی ہے۔ اور اس کی حیثیت سے کوئی واقف نہیں ہے۔

”پانچ عورت۔ خواہ مخواہ جذباتی جو کہ ان لوگوں سے الجھ پڑی ہے۔

وہ خود ہی نکریں مار کر واپس چلے جائیں گے۔“ ٹرانسمیٹر آف کرنے کے بعد کارلائل نے اپنی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کمرس گھسنے کی آواز سنائی دی۔ اور ٹرومین سمجھ گیا کہ کارلائل کمرس سے اٹھ رہا ہے۔ اس کے بعد قدموں کی آواز دروازے کی طرف آتی سنائی دی تو ٹرومین نے مشین پشٹل کو نالی سے پکڑا اور دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے کارلائل جیسے ہی دروازے سے باہر آکر ٹرومین کی مخالف سمت میں جانے کے لئے بڑا ہی تھکا کر ٹرومین کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور مشین پشٹل کا بھاری دستہ کارلائل کی کھوپڑی پر پوری قوت سے پڑا۔ کارلائل چیخ مار کر اوندھے منہ نیچے گرا۔ اور اس نے نیچے گرتے ہی اچھل کر کھڑے ہونے کی کوشش کی تھی تھی کہ ٹرومین کی لات گھومی اور اس کے پیروں میں موجود کارلائل کے جوتے کی ٹوپوری قوت سے کارلائل کی کینٹی پیر پڑی۔ اور دوسرے لمحے کارلائل پیچ مار کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ ٹرومین نے جھک کر اس کے دونوں بازو عقب میں کئے اور جیب سے کولپ ہتھکڑی نکالی کہ اس نے کارلائل کی کھانچوں میں ڈالی کر کولپ ہتھکڑی دیا۔ یہ ہتھکڑی وہ اُسی الماری سے اٹھا لایا تھا جہاں سے اس نے اسلحہ لیا اس اور جوتے اٹھائے تھے۔ اب کارلائل بے بس ہو چکا تھا۔ ٹرومین نے کارلائل کو سیدھا کیا اور پھر اُسے اٹھا کر اس نے کاندھے پر لا دیا اور تیز تیز قدم اٹھا تا وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جس میں اس نے رافڈ والی کرسیاں اور تھکا دہا جدید اور نیم سامان دیکھا تھا۔ بے ہوش کارلائل کو اس نے اس کرسی پر بیٹھا کر

پر یقین نہ آ رہا ہو۔ لیکن حقیقت بہر حال حقیقت ہی رہتی۔



مادام لڑا کے خوف اور حیرت سے بے ہوش ہوتے ہی عمران تیزی سے مڑا اور اس نے سب سے پہلے کمرے کا دروازہ بند کر کے اس کی چٹنی چڑھا دی۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ وہ اس وقت مادام لڑا کے سیکشن ہیڈ کو ارٹریس موجود ہے۔ جہاں سنبانے کتنے مسلح اور تربیت یافتہ افراد موجود ہوں گے۔ عمران جو ٹل رہا تھا وہاں سے اتر کر جیسے ہی فراسکو کالونی کی کوٹھی گیا تھا۔ اس نے ردتین کو اپنے تعاقب میں مارک کو دیا تھا۔ پھر ردتین کو پکڑنے اور اُسے کوٹھی میں لے جا کر اس پر تشدد کرنے کے بعد اُسے ساری صورت حال کا علم دے دیا تھا چنانچہ اس نے اس ردتین کے ذریعے ہی مادام لڑا کو ٹریپ کرنے کا پروگرام بنایا اور پھر ردتین کی جگہ اس نے خود لے لی۔ اس کے بعد اُس کے کہنے پر مادام لڑا نے اپنے سیکشن سمیت فراسکو کالونی کی کوٹھی کو مہن

آتے راڈز سے بکڑا۔ اور پھر مڑ کر اس کمرے سے باہر آ گیا۔ اب چونکہ اس کا لائل کی حیثیت کچھ اور ہو گئی تھی۔ اس لئے اب ٹروپین اس کے عمارت کے ہر حصے کی پوری طرح تلاشی لینا چاہتا تھا۔ اُسے یقین تھا کہ اس ٹریپ کے متعلق وہ یہاں کچھ نہ کچھ پائے گا۔ اس تلاشی کے دوران وہ ایک کمرے میں پہنچا۔ جو اپنی ساخت کے لحاظ سے مشین روم نظر آیا تھا۔ اس میں دس کے قریب عجیب و غریب مشینیں نصب تھیں۔ وہ انہیں چیک کرتا رہا۔ اور پھر اُسے معلوم ہو گیا کہ انہی مشینوں کے ذریعے کارلائل خورداتار دس کو غائب کرنے اور وہ بارہ ہزار کرنے کتب کو آزاد کرنے اور مشینیں میں موجود دسکریٹوں سے وہ اس میدان اور اس عمارت کے چاروں طرف کے علاقوں کو چیک کرتا رہا تھا۔ لیکن پوری عمارت کی تلاشی کے باوجود اُسے کوئی ایسا مواد نہ مل سکا جس سے اُسے پتہ چل سکا کہ پاکیشیا سے لائی گئی ٹریپ کہاں موجود ہے۔ یا کہاں بھجے دی گئی ہے چنانچہ اب اس کے حوالہ کوئی دوسری صورت نہ تھی کہ وہ سکارلائل سے پوچھ گچھ کرے۔ چنانچہ وہ جب واپس اس کمرے میں پہنچا جہاں وہ کارلائل کو کسی پر بند کر کے آیا تھا کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اُسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں لگاتار ایٹم بموں کے دھماکے ہوتے چلے جا رہے ہوں۔ کیونکہ وہ کرسی جس پر وہ کارلائل کو جٹھا کر گیا تھا۔ غائب تھی۔ نہ ہی وہاں وہ کرسی تھی اور نہ کارلائل۔ کمرہ خالی پڑا ہوا تھا اور ٹروپین بھی پھٹی آنکھوں سے کمرے کو اس طرح دیکھنے لگا جیسے اُسے اپنی آنکھوں

اور بھاری جھمک کا نوجوان کھڑا تھا۔ دروازہ کھلتے ہی وہ تیزی سے اندر داخل ہوا، اسی تھا کہ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور سائیلنس کی نالی پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر پڑی اور وہ نوجوان چیخا ہوا اچھل کر آگے فرش پر گرا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کی لات گھومی۔ اور ایک اور چیخ کے بعد وہ نوجوان ساکت ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران اس بار دروازہ بند کرنے کی بجائے تیزی سے مڑ کر مادام لڑاکی طرف بڑھا۔ اس نے جھٹکے سے اُسے اٹھایا اور کاوندہ پر بلا کر وہ واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اب اس نے یہ فیصلہ کیا تھا۔

کہ وہ مادام لڑاکی وہاں سے نکال کر لے جائے۔ ورنہ یہاں ظلم ہے۔ مداخلت بہر حال جاری رہتی تھی۔ راہداری سے گزرتے ہوئے وہ جب برآمدے میں پہنچا تو اس نے دیاں چار مسلح افراد کو کھڑے دیکھا وہ اپنی چیخ کو درجن کے کاوندہ پر بلا کر دیکھ کر چونکے سی تھے کہ عمران نے دوسرے ہاتھ میں موجود سائیلنس لگے دیوالور کا ٹریگر دبایا اور چند لمحوں بعد ہی وہ چیختے ہوئے فرش پر گرے۔ انہیں کاوندہ سے ہٹکی ہوئی مشین گنیں اُتارنے کا موقع بھی نہ مل سکا تھا۔ عمران دوڑتا ہوا اس تیلی کا دکی طرف بڑھ گیا۔ جو دراصل درجن کی تھی۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور مادام لڑاکی کو درمیان فیسیٹل میں پھینک کر اس نے دروازہ بند کیا اور دوسرے لمحے وہ ٹیئرنگ پر پہنچ چکا تھا۔ ابھی تک کوئی اور آدمی نمودار نہ ہوا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ وہ چاروں افراد اب تک ختم ہو چکے ہوں گے۔ کیونکہ اس نے ان کے دلوں میں گولیاں اتار دی تھیں۔ کار موڑ کر وہ تیزی سے آگے

سے اڑا دیا تھا۔ حالانکہ عمران اپنے ساتھیوں کو پہلے ہی دلوں سے ایک اور جگہ شفٹ کر چکا تھا۔ اور اس کے بعد درجن کے میک اپ میں ہی وہ اس گرد پ کے پیچے کار چلتا ان کے سیکشن ہیڈ کو اتریں داخل ہونے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ اور یہاں ٹرانسپیرٹ پر چونکہ چیف باس اور مادام لڑاکی کے درمیان گفتگو اس کے سامنے ہوئی تھی۔ اس لئے اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ ٹیپ اس چیف باس تک پہنچ چکا ہے۔ اور چیف باس کے بارے میں کارلائل جانتا ہے۔ اور چیف باس کو خطرہ ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی مادام لڑاکی کے ذریعے کارلائل اور کارلائل کے ذریعے چیف باس تک نہ پہنچ جائیں اور اسی لائن آف ایشن کی تلاش عمران کو بھی تھی۔ چنانچہ دروازہ بند کر کے وہ کسی پر بے ہوش پڑی مادام لڑاکی طرف بڑھا۔ وہ اُسے ہوش میں لا کر اس سے کارلائل کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ مادام لڑاکی تک پہنچتا۔ عقب میں بند دروازے پر دستک ہوئی تو عمران بے اختیار چونک کر مڑا۔

"کون ہے؟" اس کے حلق سے مادام لڑاکی جیسی آواز نکلی۔
 "مادام۔۔۔ دروازہ کھولیں۔ میں روڈ فی ہوں۔۔۔ دروازے کی دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"درجن۔۔۔ دروازہ کھول دو۔۔۔" عمران نے مادام لڑاکی آواز میں کہا۔ اور پھر ہاتھ میں سائیلنس لگا دیوالور کھڑے وہ بھاری قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پچھنی کھولی اور دروازہ ایک جھٹکے سے کھولی کہ ایک طرف مڑا۔ دروازے پر ایک لمبے قد

"کیپٹن شکیل۔ جب تنویر کا رے جائے تو تم بھاگ بھاگ بند کر کے اس کی چھوٹی کھڑکی سے باہر چلے جانا۔ اور جب تک تنویر واپس نہ آئے تم نے اس کو کھڑکی کی باہر رہ کر نگہبانی کرنی ہے۔ اگر کوئی خطرہ محسوس کرو تو آج ٹرانسپیر پر ریڈ کاشن دے دینا۔" عمران نے کیپٹن شکیل سے کہا۔ اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلادیا۔ تنویر اس دوران کار کو موڑ کر کھانک کی طرف لے جا رہا تھا۔ کیپٹن شکیل اس کے پیچھے چل پڑا۔ جب کہ عمران جویا کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے اس تہ خانے کی طرف بڑھ گیا جہاں ٹانگیگر مادام لڑا کو لے گیا تھا۔ جب وہ تہ خانے میں پہنچے تو ٹانگیگر مادام لڑا کو ایک کرسی پر بٹھا کر دسی سے باندھ چکا تھا۔

"یہ مادام لڑا ہے۔ کیسے قابو میں آئی۔" جویا نے مادام لڑا کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"عورتوں کو قابو کر لینا کون سا مشکل کام ہے۔ صرف اس کے حسن کی تعریف میں قصیدہ پڑھ لو نتیجہ سب مشکاگل آتا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جویا کے دانت پھین گئے۔

"ہو ذہ۔ تو تم نے اس کے حسن کی تعریف میں قصیدہ پڑھا ہے۔ اس کے حسن کی تعریف میں۔ یہ تمہیں حسین نظر آ رہی ہے۔" جویا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ تم تو قصیدہ چھوڑ پورا دیوان پڑھنے کے باوجود قابو میں نہیں آتیں۔ حالانکہ یہ لے چارہ صرف ایک شعر میں نہیں ہو سکتی ہے۔ اس سے تم خود سمجھ سکتی ہو کہ یہ حسین ہے یا تم۔" عمران

چلاتا ہوا چند لمحوں بعد ہی اس عمارت سے صبح سلامت باہر نکل آنے میں کامیاب ہو گیا۔ ٹھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک اور رہائشی کالونی میں داخل ہو رہی تھی۔ اس کالونی کی ایک کونٹھی پر پہنچ کر اس نے تین بار مخصوص انداز میں مارن بکایا تو چند لمحوں بعد بھاگ کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور اس کے ساتھ ہی تنویر باہر آ گیا۔ اس کے چہرے پر مقامی میک اپ تھا۔

"تنویر۔ یہاں تک کھو لو۔" عمران نے کھڑکی سے سڑک پر تیز لہجے میں کہا۔ تنویر سر ہلاتا ہوا مڑا اور کھڑکی میں غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد بھاگ کھل گیا۔ اور عمران کا اندر لے گیا۔ تنویر بھاگ بند کر کے جب واپس پورچ میں پہنچا تو عمران نہ صرف خود باہر آچکا تھا بلکہ اس نے عتبی سیٹوں کے درمیان بے ہوش پڑی مادام لڑا کو بھی باہر کھینچ کر فرش پر لٹا دیا تھا۔

"کون ہے یہ۔" تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ "یہ مادام لڑا ہے۔ تم ایسا کر دو۔ یہ کار یہاں سے لے جا کر دو رکھی ایسی جگہ چھوڑ آؤ جہاں سے اس کالونی کی طرف کسی کا شک نہ پڑ سکے۔" عمران نے تنویر کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔ اُسی لمحے باہر آمدے میں ٹانگیگر۔ جویا اور کیپٹن شکیل بھی پہنچ گئے تھے۔

"ٹانگیگر۔ مادام لڑا کو تہ خانے میں پہنچاؤ۔ تاکہ اس کی چھین ساتھ دلی کوٹھنوں کے میکانوں تک پہنچ سکیں۔" عمران نے فرش پر پڑی مادام لڑا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ٹانگیگر نے تیزی سے آگے بڑھ کر مادام لڑا کو کا ندھے پر لٹا دیا۔ اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔

نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور جولیا کا غصے سے متمنا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ سبجانے اس نے عمران کے اس غصے کا کیا مطلب سمجھا لیا تھا۔ حالانکہ اگر اُسے صحیح معنوں میں عمران کے اس فقرے کی سمجھا جاتی تو اس کے کچھ بعید نہ تھا کہ وہ جوتا تا کر عمران پر ٹوٹ پڑتی۔

ادھر عمران نے آگے بڑھ کر مادام لزا کے منہ اور ناک کو بند کرنے کے لئے اس کے چہرے پر دونوں ہاتھ رکھ دیئے۔

”بیچھے ہو۔ میں اسے ہوش میں لاؤں گی۔“ ایک نوحہ جولیا نے آگے بڑھ کر تیز بولے۔ اور عمران مسکراتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔

ٹائنگر بھی ایک طرف کھڑا مسکرا رہا تھا۔ وہ عمران کے متعلق جولیا کے جذبات سے پوری طرح واقف ہو چکا تھا۔ اس لئے اب وہ کسی بات میں مداخلت نہ کرتا تھا۔ جولیا کے عمران کو اس طرح ہٹانے پر بھی وہ مسکرا دیا۔ کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا نے یہ بھی برداشت نہیں کیا کہ عمران مادام لزا کے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھے۔

چند لمحوں بعد مادام لزا ہوش میں آگئی۔ اور اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں تو جولیا پیچھے ہٹ گئی۔

”تم — تم — دو قن — ادھ — تم تو عمران کی آوازیں بولے تھے۔ یہ میں کہاں ہوں۔ کون جو تم لوگ —“ مادام لزانے ہوش میں آتے ہی حیرت اور خوف کے ملے جلے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”یہ وہ لوگ ہیں مادام لزا۔ جنہیں ختم کرنے کے لئے تم نے اس کو بھی کو ہی بموں سے اڑا دیا تھا۔ اور جن کی لاشیں تم پولیس کی

تخویل سے لے کر چیٹ باس کی خدمت میں پیش کرنا چاہتی تھیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”ادھ۔ ادھ۔“ تو یہ پاکیشا سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں۔ ادھ کاش میں یہ جذباتی اقدام نہ کرتی۔ لیکن کیا تم نے میرا سیکشن ہیڈ کو وارڈ ختم کر دیا ہے۔ کہ مجھے دیاں سے لے آئے ہیں کامیاب ہو گئے ہو۔“ مادام لزا نے جونٹ چباتے ہوئے کہا وہ اب ذہنی طور پر سنبھل چکی تھی۔

”میں صرف اتنا کام کرتا ہوں جتنے میں میرا مقصد حل ہو سکتا ہو۔ فی الحال میرا مقصد تمہیں دیاں سے نکال لانا تھا۔ تاکہ تم سے اطمینان سے پوچھ گچھ کی جاسکے۔ اس لئے تمہارے ہیڈ کو وارڈ کے اس ڈیپارٹمنٹ میں صرف چھ افراد ہلاک ہوئے اور تم یہاں پہنچ گئیں۔ دیاں اگر ضرورت پڑتی تو یقیناً پورا ہیڈ کو وارڈ بھی اڑایا جاسکتا تھا۔ بھال اب تم ذہنی طور پر سنبھل چکی ہو۔ اس لئے اب تم مجھے صرف یہ بتا دو۔ کہ یہ کارلائل کون ہے۔ کہاں چھپا ہوا ہے۔ اس کا علیہ۔ اور اس کے بارے میں مکمل تفصیلات بتا دو۔“ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”جب میں کچھ جانتی ہی نہیں تو بتاؤں گی کیا۔“ مادام لزا نے منہ بناتے ہوئے سپاٹ پلچے میں جواب دیا۔

”میں اس حرافہ سے پوچھتی ہوں۔ میں دیکھتی ہوں یہ کیسے نہیں بتاتی۔“ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”رہنے دو۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔ کہ میں اس پر پہلے

”یس باس“ — ٹائیگر نے تیزی سے مادام لڑاکی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے مکہرہ مادام لڑا کے صلق سے نکلنے والی خوف ناک چیخ سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے انتہائی بے دردی

”میں بقیہ ہوں۔ بتا دیجیے ہوں۔“ مادام لزا نے کہا۔ اور پھر اس نے پہلے تفصیل سے کارلائل کا حلیہ، قد و قامت اور اس کے متعلق دوسری تفصیلات بتائیں۔

”اس کا خاص اڈہ دارالحکومت سے جنوب کی طرف جانے والی سڑک جسے ایڈن روڈ کہا جاتا ہے۔ اس کے اٹھائیسویں گھومیں پر ایک سڑک بائیں ہاتھ پر نکلتی ہے۔ یہ سڑک اس کے اڈے پر جا کر ختم ہوتی ہے۔ اس اڈے میں اس نے جدید ترین سائنسی حفاظتی اقدامات کے ساتھ ساتھ انتہائی خوف ناک اور خوفناک رسل کے بے شمار کتے بھی پال رکھے ہیں۔ جو آٹا فانا انسانوں کو چیر بھاڑ کر کھا جاتے ہیں۔ اس عمارت میں اس کی مرضی کے بغیر تو جواب بھی داخل نہیں ہو سکتی۔“ مادام لزانے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیا وہ دیاں اکیلا رہتا ہے۔“ عمران نے پوچھا۔
 ”ہاں۔ البتہ محفوظ رکھی اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ مسلح محافظ۔“
 مادام لزانے جواب دیا۔

”دیاں فون تو ہو گا۔“ عمران نے کہا
 ”ہاں۔ فون ہے۔“ مادام لزانے کہا اور فون غبر بتا دیا۔
 ”اور۔۔۔ تم نے اپنی مکمل رہائی کا سامان پیدا کر لیا ہے۔“
 عمران نے خشک ہلچل میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے سائیلیئر لگا دیو اور نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ مادام لزانہ سمجھتی۔ ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی اس کی پیشانی میں سوراخ کرتی ہوئی کھوپڑی کو توڑتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی۔

”اس کی لاش کو اٹھا کر یہاں سے دور کسی سڑک پر پھینک دو۔“
 عمران نے ٹائیگر سے کہا اور خود تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
 جویا بھی اس کے پیچھے تھی۔ اور تھوڑی دیر بعد تنویر اور کیپٹن شکیل

بھی واپس آ گئے۔ عمران نے سب سے پہلے رد قی والا میک اپ صاف کیا اور دوسرا مقامی میک اپ کرنے کے بعد اس نے ساتھیوں کو سکالرٹل کے اڈے پر ریڈ کرنے کے لئے تیار ہونے کا کہا اور خود وہ فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ریسور اٹھایا اور مادام لزانے کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن دوسری طرف سے مسلسل گھنٹی بجتی رہی۔ مگر کسی نے ریسور نہ اٹھایا تو عمران نے ریسور رکھ دیا۔ اب دوسری صورتیں تھیں۔ یا تو مادام لزانے غلط نمبر بتایا تھا یا پھر کارلائل دیاں موجود نہ تھا۔ لیکن ظاہر ہے اب عمران کے پاس اس کے سوا اور کوئی صورت بھی نہ رہی تھی کہ وہ اس کے اڈے پر براہ راست ریڈ کر کے اصل صورت حال معلوم کرے چنانچہ ریسور رکھ کر وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کے ساتھی اڈے پر ریڈ کرنے کے لئے تیار رہی میں مصروف تھے۔

اور اس کی سکریں بھی ردش تھیں۔ اور اس میں سے ہلکی ہلکی گونج بھی پیدا ہو رہی تھی۔ وہ تیزی سے مشین کی طرف بڑھ گیا۔ سکریں پر ایک کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا۔ یہ کمرہ بالکل ویسا ہی تھا۔ جس میں ٹرومین کا کارلائل کوکری پر بٹھا آیا تھا۔ لیکن اس کمرے میں کارلائل بھی نظر آ رہا تھا وہ کمرے کے ایک کونے میں دیوار کی طرف پشت کئے عقب میں موجود ہاتھوں سے کوئی کارردانی کر رہا تھا۔ اس کا چہرہ سکریں میں صاف نظر آ رہا تھا۔

”ہونہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس کمرے کے نیچے ایسا ہی دوسرا کمرہ ہے۔ اور یہ جوش میں آکر نیچے جانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔“ ٹرومین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ مشین پر جھک گیا اس نے غور سے مشین کے جنوں کو دیکھنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں تک اس کا جائزہ لینے کے بعد اس نے ایک بٹن دبایا تو مشین پر ایک بلب تیزی سے جل کر چمکنے لگا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس سے نکلنے والی گونج تیز ہو گئی۔ ٹرومین نے دیکھا کہ اب سکریں پر سمرن رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا جا رہا تھا۔ اور اب اس کمرے کی بجائے سکریں پر سمرن دھواں ہی نظر آ رہا تھا۔ ٹرومین نے اس بٹن کے نیچے دواور بٹن دبائے تو سکریں پر جھماکے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی کمرے کا منظر دوبارہ واضح ہو گیا۔ سمرن دھواں غائب ہو گیا تھا۔ لیکن اب کارلائل کا جسم اسی کونے میں فرش پر پڑا ہے پھر اسے انداز میں بڑا ہوا تھا۔ اور کمرے کی ایک دیوار درمیان میں کسی دروازے کی طرح کھلی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ ٹرومین چند لمحوں غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ جھکا کر

ٹرومین کی آنکھیں تیزی سے کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ اُسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ کمرے پر بے ہوش اور بندھ ہوا کارلائل آخر کو کسی سمیت کہاں اور کیسے غائب ہو گیا ہے۔ اور پوری عمارت میں اور بھی کوئی آدمی نہ تھا۔ اُسی لمحے اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا اور اُسے خیال آ گیا کہ کوئی کے پائے زمین میں دفن تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کی عدم موجودگی میں کارلائل جوش میں آیا اور پھر اس نے کوئی ایسی کارروائی کی جس کی وجہ سے یہ کمرے فرش میں کہیں غائب ہو گئی ہے۔ وہ تیزی سے مڑا اور پیچ دوڑنا ہوا فرس میں کہیں غائب ہو گئی ہے۔ وہ تیزی سے مڑا اور پیچ دوڑنا ہوا واپس اس مشین روم کی طرف بڑھنے لگا۔ جب وہ مشین روم میں داخل ہوا تو بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ پہلے جب وہ یہاں سے گیا تھا۔ تو سب مشینیں خاموش تھیں۔ لیکن اب سائڈ کی دیوار سے منسلک ایک مشین پر مختلف بلب جل بچھ رہے تھے۔

کہہ دیئے تھے۔ میں یہ سمجھا تھا کہ وہ مرنے سے بچ نکلا ہے۔ اور اس نے انتہائی طور پر یہاں آکر یہ کارروائی کی ہے۔ مگر تم — تم کیسے یہاں آ گئے، تم تو فرار ہو گئے تھے۔“ کارلائل نے حیرت بھرے بلجے میں کہا۔

”میں فرار کیسے ہو سکتا تھا کارلائل، تمہارے وہ آسٹریڈ کانسل کے کتے بھلا میرا بچھا چھوڑ دیتے۔ میں جانتا ہوں وہ قریب اپنے ٹھکانہ کا پتہ چاہتے ہیں چھوڑ دئے۔ پھر تم نے کیسے سمجھ لیا کہ میں فرار ہو گیا ہوں۔“ ٹرومین نے فٹک بلجے میں کہا۔

”میرا خیال تھا کہ تم اس جمیل میں اتر کر اُسے یاد کر کے دوسری طرف فرار ہو گئے ہو۔ اور ٹھکانہ کے پانی میں اتر جانے کے بعد اس نسل کے کتے شکار کی بوکھڑے ہو گئے ہیں۔“ کارلائل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ٹرومین مسکرا دیا۔

”تمہارا خیال درست ہے کارلائل، لیکن میں نے فرار ہو کر کہاں جانا تھا۔ میں نے تو تم سے اپنے ساتھیوں کا اور اپنا انتقام لینا تھا۔ تم نے جس سنگدلانہ اور سفاکانہ انداز میں ان خونخوار کتوں سے میرے ساتھیوں کی لاشوں کی چیر بھاڑ کرائی ہے۔ اور جس طرح تم نے ان سیاہ رنگ کے خونخوار کتوں کو بچہ پر پھوڑا ہے۔ کیا میں یہ سب کچھ بھولی سکتا ہوں۔ میں تمہاری ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دوں گا۔ میں تمہارا وہ شہر کوڑوں کا گکہ جس کا تم نے کبھی خواب میں بھی تصور نہ کیا ہو گا۔“ ٹرومین نے غراتے ہوئے کہا۔

”تم جو کوئی بھی ہو، بہر حال تم بے حد بہادر۔ نڈر اور دلیر آدمی ہو۔“

مشین کے مختلف بٹن پر پس کر کے اُسے آف کیا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ پچھلے کمرے میں جانے والا راستہ کہاں سے ہو سکتا ہے۔ اور واقعی تھوڑی دیر بعد وہ اس کمرے میں پہنچ چکا تھا۔ اس نے فرش پر پڑے ہوئے کارلائل کو اٹھایا اور اس بار وہ اُسے ایک ایسے کمرے میں لے گیا جو بالکل سادہ سا تھا۔ یہاں میڈیکل باکس بھی موجود تھا۔ کارلائل اپنے بازوؤں میں موجود ہتھکڑی کھول لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اگر ٹرومین چند لمحے اور مشین آپریٹ کر کے اُسے بے ہوش نہ کر دیتا تو لامحالہ کارلائل اس کے خلاف اور اپنے سختی کے لئے کوئی کارروائی کر لینے میں کامیاب ہو جاتا۔ اس بار اس نے اُسے کسی پرسیوں سے باز نہ دیا۔ اور پھر میڈیکل باکس سے وہ شیشی نکالی جو ہر قسم کی گیس کا تریاق تھی۔ چنانچہ چند لمحوں بعد کارلائل ہوش میں آ چکا تھا۔

”تم — تم — اور یہاں — تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔“ کارلائل نے ہوش میں آتے ہی پچھتے ہوئے حیرت بھرے بلجے میں سامنے کھڑے ٹرومین سے پوچھا۔

”تمہارا کیا خیال تھا یہاں کون آ سکتا ہے۔“ ٹرومین نے حیرت بھرے بلجے میں پوچھا۔

”مم — مم — میں تو سمجھا تھا کہ یہ کارروائی جو ناقص بننے کی ہے۔ وہ میرا اسٹنٹ ہے اور اس عمارت میں خفیہ طور پر وہی داخل ہو سکتا ہے۔ اس نے میرے ساتھ گستاخی کی تھی۔ اس لئے میں نے اُسے نہ صرف عمارت سے نکال دیا تھا بلکہ اس کی موت کے احکام بھی صادر

تم نے جس طرح ان خوشخوار آدم خور کتوں سے اپنی لہا کی جنگ لڑی ہے اس نے مجھ بے حد متاثر کیا ہے۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ ان خوشخوار کتوں سے کوئی اس طرح لڑ بھی سکتا ہے۔ اور نہ صرف لڑ سکتا ہے۔ بلکہ انہیں ختم بھی کر سکتا ہے۔ بہر حال اب تمہاری باری ہے۔ تم جس طرح چاہو اپنا انتقام مجھ سے لے سکتے ہو۔ میں تمہاری طرف سے ہونے والی ہر کارروائی کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔" کارلائل نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین اس کے جوصلے کی دل ہی دل میں داد دینے پر مجبور ہو گیا۔ بہت کم لوگ اس نے دیکھے تھے جو اس طرح جانفروشی سے یہ بات کر سکتے تھے۔

"سنو۔ میں تمہاری اس ساری دشت سسگہ لڑائی اور سفاکی کو اب بھی معاف کر سکتا ہوں۔ بشرطیکہ تم مجھے وہ ٹیپ دے دو۔ جو تم نے پاکیشیا سے حاصل کیا ہے۔" ٹرومین نے ہونٹ چبائے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا کہ وہ ٹیپ میں نے چیف باس تک پہنچا دیا ہے۔ اب چیف باس کو معلوم ہو گا کہ وہ ٹیپ کہاں گیا ہے۔ اور چیف باس کون ہے۔ اور کہاں رہتا ہے۔ یہ بات میں نہیں جانتا۔ کارلائل نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹرومین بے اختیار رہنمائی پڑا۔

"شاید کھوٹو پٹی پر چوٹ لگنے کی وجہ سے تمہاری یادداشت غائب ہو گئی ہے۔ تمہیں یہ بات کرنے سے پہلے یہ سوچ لینا چاہیے تھا کہ تم پر پہلا حملہ میں نے اس وقت کیا تھا جب تم ٹرانسمیر پر مامور

سے بطور چیف باس بات کر کے کمرے سے باہر نکل رہے تھے۔ کیا میں بہرہ جوں کہ میں نے تمہاری بات حیرت نہ سنی تھی۔" ٹرومین نے طنز پر لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ میں سمجھا تھا کہ تم اُس وقت دہان پہنچے ہو جس وقت میں دروازے سے باہر نکل رہا تھا۔ بہر حال یہ بھی ایک سیٹ اپ ہے۔ چیف باس کا۔ سیٹ اپ۔ اور نہ حقیقت ہی ہے کہ میں چیف باس نہیں ہوں۔" کارلائل نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارے وہ آشرہ کافنی نسل کے کتے کہاں ہیں۔" ٹرومین نے پوچھا تو کارلائل بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔" کارلائل نے چونک کر پوچھا۔ "کیونکہ اب میں تمہیں ان کے ساتھ بھینکنا چاہتا ہوں تاکہ تمہیں خود اندازہ ہو جائے کہ میں نے ان خوشخوار کتوں سے کس طرح جنگ لڑی ہے۔ اس طرح تمہیں خود بھی معلوم ہو جائے گا کہ اس جنگ لڑنے کے بعد کیا میں تمہاری ان بچکانہ باتوں میں آکر غالی ماتھ واپس چلا جاؤں گا۔" ٹرومین نے سرد لہجے میں کہا۔

"اگر میری بات پر یقین نہیں آ رہا تو مجھے مار ڈالو مجھ پر تشدد کرو۔ جو تمہارا جی چاہے کم دو۔ میں نے تمہیں روک تو نہیں رکھا۔ میں تو بندھا ہوا ہوں۔ اور تم آزاد ہو۔ اور اس عمارت میں اور کوئی دوسرا فرد بھی موجود نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی یہاں داخل ہو سکتا ہے یہ خاموش کیوں کھڑے ہو۔ شروع کرو اپنی کارروائی۔" کارلائل نے ہونٹ چبائے ہوئے کہا اور ٹرومین حیرت سے کارلائل کو دیکھنے لگا۔

چونکہ کر پوچھا۔

"نہیں۔ میں اس کا آدمی نہیں ہوں۔ لیکن میرے اس سے قریبی تعلقات ضرور ہیں۔" ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم مجھے اپنی اصلیت بتا دو تو ہو سکتا ہے میں تمہیں کچھ بتا دوں۔ ورنہ یقین کر دو تم چاہے میرے جسم کی ایک ایک بوٹی کیوں نہ علیحدہ کر دو میری زبان نہ کھل سکے گی۔ کیونکہ میں نے کافرستان کی یوگی سے ایسا علم سیکھا ہوا ہے کہ جیسے ہی تم مجھ پر تشدد کرو گے میں اپنے پورے جسم کو بے حس کر دوں گا۔ اس کے بعد تم جو چاہو کرتے رہو۔ مجھ پر اس کا کوئی اثر نہ ہو گا۔ اور اگر مار دو گے تو میرے کبھی تمہیں وہ ٹیپ نہیں مل سکتا۔" کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا نام بلیک ایگل ہے۔ اور بس۔ اس سے زیادہ میرا کوئی تعارف نہیں ہے۔" ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم ٹرومین ہو۔ میرا مطلب ہے بلیک تھنڈر کے ایجنٹ۔ تو میں تمہیں ٹیپ دے سکتا ہوں۔ کیونکہ بلیک تھنڈر دہر حال بہت بڑی تنظیم ہے۔ اور میں ایک ٹیپ کی خاطر اس سے ٹکرانا نہیں چاہتا۔" کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ٹرومین ہوں۔ بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ۔" ٹرومین نے ہنٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کوڈ نمبر کیا ہے۔" کارلائل نے پوچھا۔

"سپر ڈبل ون۔" ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور کے۔ تم نے درست کوڈ بتا دیا ہے۔ اس لئے جاؤ۔ ٹی بیک

اس کا انداز ایسا تھا جیسے اُسے یقین آتا جا رہا ہو کہ کارلائل ذہنی طور پر نارمل انسان نہیں ہے۔ دیے بھی جس انداز میں اس نے ٹرومین کو ان سکوتوں کے سامنے پھینکا تھا۔ اس لحاظ سے واقعی وہ نارمل ذہن کا آدمی نہ لگتا تھا۔ کسی پر تشدد کرنا یا اُسے ہلاک کر دینا اور بات تھی۔ لیکن کسی زندہ انسان پر خوشنوار کستے چھوڑ دینا اور بات تھی۔

"تو تم نہیں بتاؤ گے کہ وہ ٹیپ کہاں ہے۔" ٹرومین نے ہنٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بتایا تو ہے کہ چیف باس کو بھجوا دی تھی۔ اور کتنی بار پوچھو گے۔"

کارلائل نے مضحکہ اڑانے والے لہجے میں کہا۔ وہ الٹا ٹرومین کا مضحکہ اڑا رہا تھا۔ یہ واقعی ان حالات میں ایک حیرت انگیز بات تھی۔

"اور۔ کے۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہاری فطرت ایسی ہے کہ تم ہر قسم کے تشدد کو برداشت کر سکتے ہو۔ اس لئے تم ایسی باتیں کر رہے ہو۔ اور تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ جب تک میں تم سے ٹیپ کے بارے میں پوچھ نہ لوں گا میں تمہیں ہلاک بھی نہیں کر سکتا اس لئے تم ایسی باتیں کر رہے ہو۔ لیکن شاید تمہیں معلوم نہیں کہ تشدد کا ایک طریقہ ایسا ہے کہ تم سے بھی ہزار گنا زیادہ قوت ارادی کا مالک آدمی بھی بول پڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور یہ طریقہ میں نے اس علی عمران سے سیکھا ہے جو اس ٹیپ کو حاصل کرنے یہاں آیا ہوا ہے۔" ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم۔ علی عمران کے آدمی ہو۔" کارلائل نے یک لخت

کے پیش لاکر نمبر تھری تھری میں ٹیپ محفوظ ہے۔ وہاں سے نکال دو۔
کارلائل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹرومین مسکرا دیا۔

”بہت خوب۔ تم واقعی بگ باس کے چیف باس ہو یا نہیں۔
بہر حال تم جیسے ذہین آدمی کو چیف باس ہونا ضرور چاہیے۔ تم نے
کس قدر خوب صورتی سے اپنی جان بچائے اور مجھے یہاں سے
جانے کے لئے چکر دینے کی کوشش کی ہے۔ تمہاری اطلاع کے
لئے بتا دوں کہ سٹی بنگ کے پیش لاکر تمام کے تمام میں نے فرضی
ناموں سے بک کرنا شروع کیا ہے۔“ ٹرومین نے جواب
دیا تو کارلائل کے چہرے پر پہلی بار پریشانی کے تاثرات نمودار ہوئے۔
لیکن جلد ہی وہ سنبھل گیا۔

”اور۔۔۔ تمہاری اس بات سے مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم واقعی
بنیک تھنڈر کے سیرا کیٹ ہو۔ دوسری گٹر۔ یہ بات تو میں نے صرف
تمہیں آزمانے کے لئے کہی تھی۔ بہر حال تم مجھے آزاد کردو میرا وعدہ
کہ میں خود تمہارے ساتھ ناک مار جاؤں کہ تمہیں وہ ٹیپ دے دوں
گے۔“ کارلائل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اور میں نے بھی تمہیں صرف آزمانے کے لئے یہ بات کہی تھی کہ
سارے پیش لاکر میرے ہیں۔ حالانکہ میں نے تو آج تک سٹی بنگ
کی عمارت بھی نہیں دیہی۔ لیکن اس سے بہر حال یہ بات سامنے آ ہی
گئی ہے کہ تم اس طرح باتوں کے چکر میں الجھا کر آزاد ہونا چاہتے ہو۔
اور کے اب واقعی بہت باتیں ہو چکی ہیں۔“ ٹرومین نے سر دلیج
میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک باریک نوک

اور تیز دھاوا خنجر نکال لیا۔ اور اس کے ہاتھ میں خنجر دیکھتے ہی کارلائل
کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ ادھر سے پریچر ملے بن نمودار ہو گیا۔ جیسے وہ
وہی طور پر ہر قسم کے تشدد کے لئے تیار ہو گیا ہو۔

”اپنے اس یوگی والے نسخے کو آزماؤ کارلائل۔ علی عثمان والا نسخہ
بہت آسان۔ سادہ اور ضروری ہے۔ یوگی کا کوئی نسخہ یا تہاہری کوئی
ذہنی ورزش تمہارے کام نہ آ سکے گی۔“ ٹرومین نے مسکراتے
ہوئے کہا۔ اور دوسرے لئے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت
میں آیا اور اس کے ساتھ ہی کرسی پر بند تھے کارلائل کا دایاں
تھنڈا آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔ کارلائل نے آنکھیں بند کر لیں اور
اس کا چہرہ اب مکمل طور پر پیچہ کا بن چکا تھا۔ تھنڈا کٹنے کے باوجود
اس کے حلق سے ہلکی سی سنسنکاری بھی نہ ہلکی تھی۔ اس نے واقعی
نہان کو بلیک کے جسم کو بے حس بنایا تھا۔ ٹرومین نے خنجر کو دھار دیا اور
کارلائل کا دوسرا تھنڈا بھی کٹ گیا۔ مگر کارلائل اسی طرح بیٹھنا چاہتا رہا۔ ٹرومین
واقعی اب حیرت سے کارلائل کو دیکھ رہا تھا۔ بہر حال اس نے دونوں تھنڈے کٹنے کی وجہ
سے کارلائل کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ چیک کر لی تھی۔

”اب تیار ہو جاؤ کارلائل۔ سب کچھ بتانے کے لئے۔“ ٹرومین
نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے خون آلود خنجر بٹلے اطمینان
سے کارلائل کے لباس سے صاف کیا اور پھر اسے جیب میں
ڈال لیا۔ کارلائل کے دونوں تھنڈوں سے خون بہہ رہا تھا۔ لیکن وہ
اسی طرح آنکھیں بند کئے بیٹھنا چاہتا ہوا تھا۔ ٹرومین نے ابھی
موتی اور دوسرے لمحے اس نے ہلکی سی طاقت سے کارلائل کی پیشانی

ڈوب گیا تھا۔ آنکھیں پھٹنے لگ گئی تھیں اور چہرے پر شدید ترین تکلیف کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"ارے ابھی سے کارلائل۔ تم نے تو مجھے خوشخوار آدم نورکتوں کے سامنے ڈال دیا تھا۔ یہ تو اس کے مقابلے میں معمولی تشدد ہے۔" ٹرومین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی جب اس کی مٹری ہوئی انگلی کا ہک زوردار انداز میں ابھری ہوئی رگ پر پڑا جس کا رنگ اب نیلا پٹ پٹ چکا تھا تو کارلائل کا بندھا ہوا جسم بکری طرح لہڑنے لگا۔ اس کا بد صورت چہرہ تکلیف کی شدت سے اس قدر مسخ ہو چکا تھا کہ اس کی طرف دیکھنا نہ جاسکتا تھا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ یہ کیسی تکلیف ہے۔ ادہ۔ یہ تو روح کا عذاب ہے۔ یہ تو ہولناک عذاب ہے۔ میرے جسم کی ایک ایک رگ پھٹ رہی ہے۔ ادہ رک جاؤ۔ فارنگا ڈسک۔ رک جاؤ۔" یہ ایک سخت کارلائل نے بیانیہ انداز میں چیخے ہوئے کہا۔ اس کی حالت واقعی اب بدتر ہو چکی تھی۔

"ایک ضرب اور دکھاؤ۔ پھر اپنی حالت دیکھنا۔" ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔ وہ ٹیپ اڈن سکاٹ کی لیبارٹری میں ہے۔ اڈن سکاٹ کی لیبارٹری میں ہے۔ اڈن سکاٹ کی لیبارٹری میں ہے۔" کارلائل نے نیم بے ہوشی کے عالم میں چیخے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ بے پناہ تکلیف کی وجہ سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ مگر دوسرے لمحے زوردار پھپھر

کے درمیان ابھرنے والی موٹی سی رگ پر مٹری ہوئی انگلی کے ہک سے ضرب لگائی تو کارلائل کے جسم میں ہلکی سی لرزش پہلی بار نمودار ہوئی اور ٹرومین مسکرا دیا۔ دوسری ضرب اس نے پیٹے سے زیادہ قوت سے لگائی۔ اور اس بار کارلائل کے حلق سے بے اختیار سکسکارہ نکلی گئی۔ اور اس کے جسم نے نمایاں طور پر جھکنا پھٹنا شروع کیا۔ ٹرومین جانتا تھا کہ اس معاملے میں طریقہ بھی یہی ہے کہ ضرب کی قوت کے بعد دیگرے بٹھا دی جائے۔ ورنہ اگر شروع میں ہی زوردار ضرب لگادے جائے تو دماغ کے غلبے پھٹ جاتے ہیں اور نتیجہ میں آدی کی فوری موت واقع ہو جاتی ہے۔ اور یہ بات اُسے عمران نے ہی بتائی تھی دوسرا جب عمران نے اس کے سامنے ایک آدمی پر یہ طریقہ آزمایا تو ٹرومین کو بے حد الجھن ہوئی تھی کہ خواہ مخواہ عمران آہستہ ضربیں لگاتا رہے۔ ایک ہی ضرب لگا کر مسئلہ حل کیوں نہیں کر دیتا۔ ادہ یہی بات جب اس نے بعد میں عمران سے کی تو عمران نے اُسے پورا تفصیل سے بتایا کہ یہ رگ کیوں نمودار ہوتی ہے اور کس طرح اس گٹنے والی ضربیں انسان کے دماغ اور اعصاب پر اثر کر دیتی ہیں۔ تیسری ضرب پر کارلائل کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اور اس کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی گئی۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اور اب چہرے پر نمودار پھپھر پلاں بھی غائب ہو چکا تھا۔

"آزمائیاؤ کئی کالسنہ۔" ٹرومین نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اس بار اس نے جب زوردار ضرب لگائی تو کمرہ کارلائل کے منہ سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا چہرہ یک لمحوں میں

”اس کا ڈمبہر ہم دیاں جاتے ہو تو کیا کوڈ استعمال کرتے ہو“
 ٹردمین نے ہونٹ پیچھے ہونے پوچھا۔

لیکن کارلائل ایک بار پھر تکلیف کی شدت سے بے ہوش ہو چکا تھا۔
 ٹردمین نے ایک بار پھر پوری قوت سے اُسے پھینک مارا۔ اور پھر تو
 جیسے اس نے اس کے چہرے پر پھینک دین کی بات ہی کر دی پوچھتے
 یا پانچویں پھینک دین کا کارلائل ایک بار پھر ہوش میں آیا اور اس کے ساتھ
 ہی وہ انتہائی خوف ناک انداز میں چیخے لگا۔ اس کے حلق سے نکلنے
 والی چیخیں ایسی تھیں کہ جیسے کوئی اس کی درج کو کانٹے دار جھاڑیوں
 میں لپیٹ لپیٹ کر کھینچ رہا ہو۔

”بولو۔۔۔ بتاؤ۔۔۔ پورے کوڈ بتاؤ پورے مکمل۔۔۔ ٹردمین نے
 چیخے ہوئے کہا۔ لیکن کارلائل کوئی جواب دینے کی بجائے مسلسل
 چیخے چلا جا رہا تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی ٹردمین نے پوری قوت
 سے اب سیاہ بڑ جانے والی رگ پر ہتھی کا بک مارا۔ اور وہ
 لمبے لمبے سی پھٹاک ٹی سی آواز نکلی اور رگ پھٹ گئی۔ اس میں سے
 سیاہی مائل سرخ خون نوارے کی طرح ابل پڑا۔ رگ پھٹ گئی تھی۔
 اور اس کے ساتھ ہی کارلائل کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ اس کا
 ٹرمی طرح لرزتا ہوا جسم یک لمحہ ساکت ہو گیا۔ اور گردن ڈھلک
 گئی۔ وہ مرجھا گیا۔

”ہو نہہ۔۔۔ دوسروں کو تو کتوں کے سامنے پھینکا دیتا تھا اور خود
 جڑیا کا سادل رکھتے ہوئے تھا۔ اتنی آسانی سے مر گیا۔۔۔“
 ٹردمین نے اسی طرح دانت پیستے ہوئے کہا۔ جیسے اُسے کارلائل

کی آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔

ٹردمین نے اس کے بے ہوش ہوتے ہی اس کے چہرے پر
 بھرپور انداز میں پھینک چڑھ دیا تھا۔ پھر اس قدر زوردار تھا کہ نہ
 صحت کارلائل جیتا ہوا ہوش میں آگیا بلکہ اس کے منہ سے خون
 کی دھار بھی ابل پڑی۔ ہتھوں سے تو پہلے ہی خون بہہ رہا تھا
 اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم پانی سے نیکی ہوئی پھلی کی طرح
 کمری پر ہی پھرنے لگا۔

”بتاؤ۔۔۔ تفصیل بتاؤ۔۔۔ درنہ۔۔۔“ ٹردمین نے ایک
 اور زوردار ضرب لگایا کہ پورے ہوئے کہا۔ اور پھر تو جیسے کمرے
 میں چیخوں کا طوفان سا آگیا۔ کارلائل کے حلق سے اس طرح مسلسل
 دردناک چیخیں نکل رہی تھیں۔ جیسے کسی نے چیخوں سے بھرا ہوا ٹیپ
 دیکھاؤں لگا دیا ہو۔ کارلائل کے چہرے کے عضلات اب اس
 طرح پھرنے لگے تھے جیسے چہرے پر کسی نے انتہائی طاقتور دو لیٹج کی
 حامل ایک لوک کمرٹ والی تار لگا دی ہو۔ اس کی حالت واقعی اب
 ناگفتہ بہ ہو چکی تھی۔

”بتاؤ۔۔۔ درنہ۔۔۔“ ٹردمین نے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے
 میں کہا۔

”دہ۔۔۔ دہ بگ باس کی مخصوص لیبارٹری ہے۔ باسٹن کی
 پہاڑیوں کے اندر اڈن سکاٹ لیبارٹری۔ دہ۔ دہ ٹیپ میں نے
 دیاں بھجوا دی تھی۔ تاکہ اس سے فارمولا تیار ہو سکے۔“ کارلائل
 نے انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں کہا۔

کے اتنی آسانی سے مرجانے پر دلی طور پر افسوس ہو رہا ہو۔ بہر حال اسے اس بات پر مسرت ہو رہی تھی کہ اس نے اس لیبارٹری کا پتہ چلا لیا ہے۔ جہاں یہ ٹیپ موجود ہے۔ گو اس کے لئے اسے اپنے چار ساتھیوں کی قربانی دی ہوئی۔ خود بھی جان لیوا جنگ لڑی ہوئی۔ زخم کھانے پڑے۔ لیکن آخر کار کامیابی اس کے قدم ہی چومے۔ وہ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا عمارت سے باہر نکلیا۔ چونکہ کتے ابھی تک اسی ساتھ دالے میدان میں خاردار تار کی باڈوں کے درمیان بند تھے۔ اس لئے گیٹ تک جانے میں کوئی امر مانع نہ تھا۔ گیٹ سے نکل کر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا درختوں کے اس جھنڈ کی طرف جانے لگا۔ جہاں اس نے کادو چھپا کر رکھا ہوا تھا۔ کاروہیں موجود تھی۔ اس نے کار میں بیٹھ کر اُسے سٹارٹ کیا اور پھر بیک کمر کے وہ اُسے سڑک پر لے آیا۔ اور دوسرے لمحے وہ انتہائی تیز رفتاری سے زمین رد کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ البتہ اس کا ذہن اس الجھن میں تھا کہ کیا وہ یہ ٹیپ حاصل کرنے کے بعد عمران سے رابطہ کرے گا یا پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرے۔ ویسے اُسے اس بات کی سمجھ نہ آ رہی تھی کہ جب عمران نے پہلے اس ٹیپ کے بارے میں کوئی دلچسپی لینے سے انکار کر دیا تھا۔ تو اب وہ کیوں اپنے ساتھیوں سمیت اس ٹیپ کے پیچھے ناراں آیا ہے۔ مین ردڈ پر پہنچ کر اس نے کار موڑ دی اور پھر مین ردڈ پر چلنے والی ٹریفک کے درمیان اس کی کار تیز رفتار سے ناراں کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور تھوڑی دیر بعد جب وہ اپنے جیل کو اڑ پھنچی تو وہ

ذہنی طور پر یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ پہلے وہ خود یہ ٹیپ حاصل کرے گا۔ اس کے بعد اگر عمران کو ضرورت ہوئی تو ٹیپ اس کے حوالے کرے گا تاکہ عمران پر یہ بات ثابت ہو جائے کہ ٹرو میں صلاحیتوں میں اس کے کسی طور بھی کم نہیں ہے۔ چونکہ اس نے اس ٹیپ کی خاطر اب تک بے پناہ جدوجہد کی تھی۔ بے پناہ جسمانی اور ذہنی سختیاں جھیلیں تھیں۔ ساتھیوں کی قربانی دی تھی۔ اس لئے اس مرحلے پر وہ اب پیچھے نہ ہٹنا چاہتا تھا۔ دیے بھی عمران نے ناراں آکر اس سے رابطہ بھی نہ کیا تھا۔ حالانکہ اُسے اس کی مخصوص ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کا بھی علم تھا۔ اس نے یہ فیصلہ بھی کر لیا تھا کہ اگر اس کے ٹیپ حاصل کرنے میں عمران بھی عاج ہو تو وہ اُسے بھی کسی صورت عاج نہ ہونے دے گا۔

اپنے دفتر میں پہنچ کر ٹرو زمین نے سامنے رکھے ہوئے فون کا ریسیور اٹھالیا۔ وہ اب ہاسٹن میں اپنے ایک کلاس فیلو اور وہاں کے ایک مشہور غنڈے کنگ سے رابطہ کرنا چاہتا تھا تاکہ ہاسٹن میں اس لیبارٹری کو تلاش کر کے دلوں سے فوری طور پر ٹیپ برآمد کیا جاسکے۔

وہ جب ایک کمرے میں داخل ہوئے تو بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ سامنے کوئی پرکسیوں سے بندھی ایک لاش انہیں واقع طور پر نظر آ رہی تھی۔ مگر اس کا چہرہ بُری طرح مسخ ہو گیا تھا۔ لیکن بہر حال مدام لڑا کے بتائے ہوئے جیلے کے مطابق وہ کارلائل تھا۔ عمران نے قریب جا کر غور سے اُسے دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ کارلائل کے چہرے کی حالت اس کے کٹے ہوئے نچھتے اور پیشانی پر بیٹھی ہوئی رگ صاف بتا رہی تھی کہ اس پر مخصوص انداز میں تشدد کیا گیا ہے۔ اور کارلائل کی موت اسی مخصوص تشدد کی بنا پر ہی ہوئی ہے۔

"یکس کی کارروائی ہو سکتی ہے۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"پوری عمارت اور اس کے ارد گرد کے علاقے کی تلاشی لو۔ اگر کارلائل واقعی چھپ باس ہے تو یقیناً یہاں اس بات کے شواہد مل جائیں گے۔" عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مگر اسے ختم کس نے کیا ہے۔" جولیانے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس نے بھی کیا ہے۔ بہر حال وہ انتہائی تربیت یافتہ اینٹ ہی ہے۔ کیونکہ اس ٹائپ کا تشدد عام ایجنٹ تو جانتے ہی نہیں۔" عمران نے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر کارلائل کے گرد لپیٹی ہوئی رسیاں علیحدہ کمرے اُسے زمین پر ڈالا اور اس کے لباس کی تلاشی لینے شروع کر دی جب کہ اس کے باقی ساتھی اس کمرے سے

نکل گئے تھے۔ کارلائل کی جیبوں سے اُسے ایک مخصوص ساخت کا پسٹل مل گیا تھا۔ لیکن اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہ تھی۔ اس کی جیبیں ہر قسم کے دوسرے سامان سے خالی تھیں اور عمران واپس دروازے کی طرف مڑا ہی تھا کہ کیپٹن شیکس اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ یہ لباس۔ بوٹ۔ گھڑی ایک جھوٹے سے کمرے کی بندر باردا میں مل گھڑی بنا کر رکھے ہوئے نظر آئے ہیں۔ ایسے جیسے کسی قیدی کے جسم سے اتارے گئے ہوں۔" کیپٹن شیکس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پکڑوں کے بندل کو عمران کے سامنے پھینکے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کلائی کی گھڑی عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران گھڑی کو دیکھتے ہی بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ یہ مخصوص ساخت کی ٹرانسمیٹر وایج تھی۔ عمران نے اس کا ونڈیلن کھینچا۔ تو ڈائل پر موجود سیویں نے تیزی سے حرکت کی اور وہ مختلف جہتوں پر پہنچ کر خود بخود رکیں۔ اور اس کے ساتھ ہی گھڑی کے درمیان ایک سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے چلنے بچھنے لگا۔ عمران غور سے اُسے دیکھتا رہا۔ وہ نقطہ مخصوص انداز میں جل بھڑکا تھا۔ اور جب وہ آخر میں مسلسل چلنے بچھنے لگا۔ تو عمران کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔

"ادہ۔ اب میں سمجھ گیا کہ کارلائل پر اس مخصوص ٹائپ کا تشدد کس نے کیا ہے۔" عمران نے کہا۔ تو ساتھ کھڑا ہوا کیپٹن شیکس چونک پڑا۔

"کس نے کیا ہے۔" کیپٹن شیکس نے چونک کر پوچھا۔

"ٹرو میں نے۔ یہ گھڑی ٹرو میں کی ہے۔ اس پر اس کی مخصوص فرکونی ایڈجسٹ ہے۔" — عمران نے کہا۔
 "مگر ٹرو میں یہاں کیسے پہنچ گیا۔" — کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے بلے میں کہا۔

"وہ بھی اس ٹیپ کے لئے کام کر رہا ہے۔ اس نے مجھ سے بات کی تھی۔ لیکن چونکہ اس وقت چیف نے اس ٹیپ میں ایچی نہ لی تھی۔ اس لئے میں نے بھی اس میں عدم دلچسپی کا اظہار کر دیا۔ لیکن چھ حکومت شیگر ان کی درخواست پر چیف نے یہ کیس لے لیا۔ تو ہمیں یہاں آنا پڑا۔ یہاں آتے ہی میں ایسے پکڑ میں پھنس گیا کہ مجھے ٹرو میں کا خیال ہی نہیں آیا۔ بہر حال یہ لباس۔ بوٹ اور گھڑی ٹرو میں کی ہے اور مجھے یاد ہے کہ آشد کے اس طریقے پر ٹرو میں نے باقاعدہ مجھے تفصیلی معلومات بھی حاصل کی تھیں۔" — عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ٹرو میں ہم سے پہلے یہاں سے ٹیپ حاصل کر گیا ہے۔" — کیپٹن شکیل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
 "اگر ٹیپ یہاں موجود ہوگا تو پھر تو وہ لازماً لے گیا ہوگا۔ لیکن اگر یہاں موجود نہ ہوگا تو اس نے یقیناً کارلائل پر تشدد کر کے اس سے اس بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کر لی ہوں گی۔ اور کارلائل کی لاش سے پتہ چلتا ہے کہ اسے ہلاک ہوئے چند گھنٹے گزر رہے ہیں جب کہ گیمٹ پر موجود میافٹوں کی موت ایک دو روز پہلے ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اتنے طویل عرصے تک ٹرو میں یہاں رہا ہے۔ سپریم کہہ لباس گھڑی اور بوٹ بتا رہے ہیں کہ پہلے کارلائل

نے اس پر قابو پا لیا تھا۔ لیکن پھر ٹرو میں کسی طرح آزاد ہو گیا اور اس نے کارلائل پر قابو پا کر اس پر تشدد کیا۔ بہر حال یہاں ٹرو میں پر ضرور ہوگا۔ اب مجھے فوری طور پر ٹرو میں سے بات کرنی ہوگی۔" — عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلادیا۔ وہ دونوں اس کمرے سے باہر آ گئے۔ اُسی لمحے دور سے جولیام کا ہاتھ میں ایک ڈائری اٹھائے ان کی طرف آتی دکھائی دی۔
 "یہ ایک خفیہ تجوری میں پڑی تھی۔" — جولیام نے ڈائری عوام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تجوری۔" — عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
 "ٹان۔ تجوری کو دیوار میں اس طرح خفیہ دکھا گیا تھا کہ اسکی طور پر بھی تلاش نہ کیا جاسکتا تھا۔ لیکن میں نے اسے تلاش کر لیا۔ جولیام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوه۔ کہیں تجوری میں زیورات تو نہ تھے۔" — عمران نے ڈائری کو کھول کر دیکھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا۔

"زیورات۔۔۔ زیورات کا یہاں کیا تعلق تجوری تو مختلف ممالک کی کونسی سے بھری پڑی ہے۔ لیکن تم نے زیورات کے بارے میں کیوں پوچھا ہے۔" — جولیام نے حیرت بھرے بلے میں پوچھا۔

"اس نے کہ مشرقی خواتین کو زیورات کی بوجھاتی ہے۔ اور زیورات دیوار کے اندر خفیہ تجوری تو ایک طرف پاناں میں بھی رکھے گئے ہوں تو انہیں معلوم ہو جاتا ہے۔" — عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل تو مسکرا دیا۔ جب کہ جولیام بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں نے ایک کتابہ میں ان کے بارے میں تفصیل سے پڑھا تھا۔ ان کے خون کو بھی کتاب میں تھے۔ اور دماغ بھی انہیں نابالغ نسل ہی ظاہر کیا گیا تھا۔ اسی لئے تو میں انہیں دیکھ کر حیران ہوا ہوں۔" —
تویر نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلادیا۔

"ادہ ادہ۔ آسٹروکانی ڈاگ۔ ادہ ادہ۔ تو یہ بات ہے۔ دیری گڈ۔" — عمران نے ایک لحظت چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"کیا ہوا؟" — کسی ڈائری ہے۔" — تویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا خیال شاید اب ڈائری کی طرف گیا تھا۔

"یہ ایک خفیہ تجویز سے ملی ہے۔ اور اس میں عبادت کسی ایسے کوڈ میں لکھی گئی ہے کہ عمران صاحب بھی اسے ڈی کوڈ نہیں کر پادے۔" — کیپٹن شکیل نے کہا تو تویر نے سر ہلادیا اور نسل سے رکھی ڈائری پر مزید جھک گیا۔

"میں نے اسے ڈی کوڈ کر لیا ہے۔ بہت شکر یہ تویر۔ تم نے واقعی بروقت مدد کی ہے۔" — عمران نے سر اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"میں نے مدد کی ہے۔ کیا مطلب۔ کیسی مدد؟" — تویر نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ آسٹریلیا کے گھنے جنگلوں میں رہنے والے ایک قبیلے کی زبان میں لکھی گئی ہے۔ وہی قبیلہ جس کے علاقے میں یہ آسٹروکانی نسل کے کتے پائے جاتے ہیں۔ یہ کارلائل یقیناً دماغ کا فی عرصے

"اس معاملے میں ابھی میں مغرب ہی ہوں۔" — جولیانے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی مسکرا دیا۔
"یہ ڈائری کوڈ میں ہے۔" — عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اس کا مطلب ہے اس میں یقیناً کوئی اہم باتیں درج ہوں گی۔" — جولیانے چونک کر کہا۔ اور عمران نے اشارت میں سر ہلادیا۔

"مجھے اسے باقاعدہ ڈی کوڈ کرنا پڑے گا۔ کوئی خاص سی ٹائپ کا کوڈ ہے۔" — عمران نے کہا اور ساتھ ہی موجود ایک کمرے

میں داخل ہو گیا۔ کیونکہ یہ کمرہ دفتر کے انداز میں بچا ہوا تھا۔ اس میں باقاعدہ میز کرسیاں اور کاغذ قلمدان موجود تھے۔ عمران نے ایک

سادہ کاغذ اٹھایا اور قلمدان سے قلم لے کر اس نے کوڈ کوڈی کوڈ کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ لیکن کافی دیر تک مغز مادی

کرنے کے باوجود وہ اسے ڈی کوڈ نہ کر سکا۔ تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے۔ کیونکہ وہ اب تک اپنے

متعلق بھی سمجھتا تھا کہ وہ ہر قسم کے کوڈ حل کر سکتا ہے۔ لیکن واقعی یہ کوئی ایسا کوڈ تھا جو کسی طرح بھی ڈی کوڈ نہ ہو رہا تھا۔

"یہاں عمارت کے شمال کی طرف دو آسٹروکانی نسل کے انتہائی خوف ناک کتے موجود ہیں۔" — اسی لمحے تویر نے اندر داخل

ہوتے ہوئے کہا۔
"آسٹروکانی نسل کے۔ ادہ وہ نسل تو نابالغ ہے۔ تم انہیں

کیلے پہچانتے ہو۔" — عمران نے چونک کر پوچھا۔

رہا ہے۔ اس لئے اس نے نہ صرف دہان کی زبان سیکھ لی ہوگی۔ بلکہ وہ دہان سے اس نسل کے کتوں کے بچوں کا ایک جوڑا بھی ساتھ لے آیا ہوگا۔ ورنہ تو اس نسل کا یہاں ایکرمیہ میں پایا جانا تقریباً ناممکن ہے۔“ — عمران نے جواب دیا اور تنویر اور دوسرے ساتھیوں نے اشیات میں سر ہلادیا۔

”کیا تم وہ زبان جانتے ہو؟“ — بولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔
 ”کچھ کچھ جانتا ہوں۔ یہ جوزف دی گریٹ کے قبیلے کی زبان سے ملتی جلتی ہے۔“ — عمران نے جواب دیا۔ اس کا قلم تیزی سے کاغذ پر پھیل رہا تھا۔ وہ ڈاکٹری کے صفحے پٹائے جا رہا تھا اور صفحے کو کاغذ پر ڈھکی کوڈ کرنا جا رہا تھا۔ لیکن یہ سب باتیں بگ باس تنظیم کے اڈوں۔ اس کے سرکردہ آدمیوں کے بارے میں تھیں اور پھر عمران نے ڈاکٹری کا سب سے آخری تحریر شدہ صفحہ کھولا اور اُسے ڈی کوڈ کرنے لگ گیا۔ دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ تو یہ ٹیپ اس نے باسٹن میں واقع اڈن سکاٹ کی لیبیاری میں بھجوا دیا ہے۔“ — عمران نے چونک کر کہا۔ تو باقی ساتھی بھی حیرت سے اُسے دیکھنے لگے۔ اُسی لمحے ٹائیگر بھی آگیا۔ لیکن وہ غالی ہاتھ تھا۔

”باسٹن۔ ایکرمیہ کی ریاست۔“ — کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔

”ہاں۔ اس کی سب سے دور دراز ریاست۔ جہاں کا سارا علاقہ پہاڑی ہے۔“ — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر کچھ

اور الفاظ کا غلط پرکھنے کے بعد اس نے ایک ٹیپیل سانس لیتے ہوئے ڈاکٹری بند کر دی۔

”باسٹن میں یہ لیبیاری ہے۔ اس کا نام اڈن سکاٹ لیبیاری ہے۔ اب یہ معلوم نہیں کہ یہ اڈن سکاٹ باسٹن کا کون سا علاقہ ہے۔ بہر حال اب ہمیں باسٹن جانا ہوگا۔“ — عمران نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”اب ٹرومین کو کال نہیں کرنا کیا؟“ — کیپٹن شکیل نے کہا تو بولیا اور تنویر دونوں چونک پڑے۔

”ٹرومین کو کال کیا مطلب؟“ — تنویر نے حیران ہو کر کہا۔ اور کیپٹن شکیل نے اُسے تفصیل بتا دی کہ اس نے کپڑے گھڑی اور بوٹ ایک المادی میں رکھے ہوئے دیکھے تھے۔ اس گھڑی سے عمران نے معلوم کیا کہ کارلائل کو قتل کرنے والا ٹرومین ہے۔

”اوہ کہیں ٹرومین ہمارے خلاف کام نہ کر رہا ہو۔“ — تنویر نے چونک کر کہا۔

”خلاف۔ وہ کیسے؟“ — عمران نے حیرت بھرے ہاتھ میں پوچھا۔

”اس نے جس طرح کارلائل پر تشدد کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ بھی اس ٹیپ کے لئے کام کر رہا ہے۔ اور اگر اس نے یہ ٹیپ حاصل کر بھی لیا تو لا محالہ ہمیں اس سے اسے حاصل کرنا پڑے گا۔“ — تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”مکر نہ کرو۔ اب وہ بلیک ٹھنڈر کا ایکٹ نہیں ہے وہ بھی ہمارا

سے کہا گیا۔ اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد مرنی نے ایک اور فریونی بتا دی۔ اور عمران نے اوکے کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس نے مرنی کی بتائی ہوئی فریونی ایڈجسٹ کر کئی متردد کر دی۔

”ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کا لنگ بلیک ایگل ادور۔“
 عمران نے نئی فریونی پر کال دینی شروع کر دی۔
 ”یس۔ بلیک ایگل اسٹنگ یو ادور۔“ کچھ دیر بعد
 ٹرانسمیٹر سے ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

”بلیک ایگل نے طویل پروازیں شروع کر دی ہیں۔ کیا ہوا کیا
 بگ باس کے چھٹ باس کے اڈے سے کوئی خصوصی ٹانگ
 مل گیا ہے ادور۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو آپ دیاں تک پہنچ گئے ہیں۔ لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا
 کہ میں دیاں گیا تھا ادور۔“ دوسری طرف سے ٹرومین نے
 حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہاری گھڑی۔ تمہارا لباس۔ تمہارے مخصوص ساخت کے
 بوٹ۔ اور خاص طور پر چھٹ باس پر کئے جانے والے تھنوں والا
 خصوصی ایکشن۔ یہ سب بتا رہا تھا کہ بے چارہ بلیک ایگل کے خطرناک
 پنجوں میں پھنس گیا ہے ادور۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”نہجے بھی اطلاع ملی تھی کہ آپ اپنے ساتھیوں سمیت نارا ک میں
 موجود ہیں۔ لیکن آپ کس پکڑ میں آئے ہیں کیا کوئی خاص مشن ہے
 ادور۔“ دوسری طرف سے ٹرومین نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

یہی ساقی ہے۔ بہر حال اس سے بات ہو جانی چاہیے۔ ٹرومین نے
 کارلائل سے کیا معلومات حاصل کی ہیں۔“ عمران نے کہا۔
 اور پھر اسے ایک سائیڈ پر ویک کے اندر رکھا ہوا ایک جدید ساخت
 کا ٹرانسمیٹر نظر آ گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر میز پر رکھا اور اس پر
 ٹرومین کی مخصوص فریونی ایڈجسٹ کر کے اس نے جتن دبا یا۔ اور
 کال دینی شروع کر دی۔

”ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کا لنگ بلیک ایگل ادور۔“
 عمران نے کال دیتے ہوئے کہا۔

”یس۔ مرنی اسٹنگ ادور۔“ چند لمحوں بعد ایک اور
 آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔

”بلیک ایگل سے بات کراؤ۔ میں پاکیتی سے پرنس آف ڈھمپ
 بول رہا ہوں ادور۔“ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”باس نارا ک سے باہر گئے ہوئے ہیں جناب۔ ابھی ایک
 گھنٹہ پہلے گئے ہیں۔ میں ان کا ہیڈ کوارٹر اپنا راج بول رہا ہوں
 ادور۔“ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”کہاں گئے ہیں ادور۔“ عمران نے پوچھا۔
 ”بتا کر نہیں گئے جناب ادور۔“ دوسری طرف سے جواب
 دیا گیا۔

”اس سے رابطہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کوئی مخصوص فریونی ادور۔“
 عمران نے کہا۔

”ایک منٹ۔ میں بتاتا ہوں جناب ادور۔“ دوسری طرف

”مشن تو وہی ہے۔ جس کے لئے تم نے اس بے چارے پر اپنے
پنجے آزمائے ہیں اور“ — عمران نے مسکراتے ہوئے جواب
دیا۔

”اس مشن میں تو آپ نے عدم دلچسپی کا اظہار کیا تھا۔ اس لئے
میں تو اُسے اپنے طور پر پورا کر دیا ہوں۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اب
یہ مشن بلیک ایگنل کا ہے۔ آپ کا نہیں اور“ — دوسری طرف
سے ٹرومین نے کہا۔ تو عمران بے اختیار چونک بڑا۔
”کیا مطلب۔ کیا اب بلیک ایگنل نے سولوفلائٹ کا فیصلہ کر
لیا ہے اور“ — عمران کا لہجہ خاصا سنجیدہ تھا۔

”ایسے ہی سمجھ لیں۔ میں واقعی اسے سولوفلائٹ ہی رکھنا چاہتا
ہوں۔ آپ مہمان ہیں۔ اطمینان سے ناداک میں گھومیں پھریں۔ تفریح
کریں۔ میں یہ ٹیپ حاصل کر کے آپ کو تحفے میں پیش کر دوں گا اور“
دوسری طرف سے ٹرومین کی مسکراتی ہوئی آواز سنی دی۔

”اوہ۔ یہ بات اگر تم پہلے بتا دیتے تو مجھے پاکیشیا سے یہاں تو
نہ آنا پڑتا۔ اطمینان سے وہیں بیٹھا تحفہ وصول کر لیتا۔ لیکن اب آگیا
ہوں تو مجھ نہ کچھ سوشلس تو میرا بھی فرض بنتا ہے۔“ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

”پرنس۔ آپ کو اندازہ ہی نہیں کہ اس مشن کے لئے میں نے
کیسی کیسی جدوجہد کی ہے۔ یوں سمجھیں کہ میں مسلسل موت کی دلدل
میں پھنسا رہا ہوں۔ اس لئے بہر حال یہ میرا حق ہے کہ میں اسے
خود حاصل کر دوں اور“ — دوسری طرف سے ٹرومین نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں نے کب اعتراض کیا ہے۔ بڑی خوشی سے جدوجہد
کرو۔ میں تمہاری کامیابی کے لئے دعا کرتا رہوں گا۔ لیکن یہ بات
یاد رکھنا کہ یہ میرے ملک کا ٹیپ ہے۔ اس لئے اسے ہر صورت میں
مجھے ہی حاصل کرنا ہے اور اینڈ آف“ — عمران نے کہا۔ اور
ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”میری بات درست ثابت ہوتی ہے۔ کہ ٹرومین ہمارے
خلاف جارہا ہے۔“ تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
”ارے نہیں۔ وہ بس اسے خود حاصل کر کے مجھے اپنی صلاحیتوں

کی دھاک بٹھانا چاہتا ہے۔ اور بس۔ حالانکہ میں تو پہلے ہی اس کی
صلاحیتوں کا قائل ہوں۔ لیکن اس کی یہ بات غلط ہے کہ ہم باہر پر مارتے
دھرے بیٹھے اس کی طرف سے تحفے کا انتظار کرتے رہیں۔ بہر حال اب
چلو یہاں سے۔ اب ہمیں فوری طور پر اسٹین جانا ہوگا۔ ٹرومین بھی
لازمًا اسٹین ہی گیا ہوگا۔“ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ہوا۔

”ہیلو ٹرمین“ — نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”ہیلو کنگ“ — ٹرمین نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دونوں
 آگے بڑھ کر ایک دوسرے سے بغلیں ہو گئے۔
 ”میں تو دگھنڈوں سے تمہاری آمد کا منتظر تھا“ — کنگ نے
 علیحدہ ہوا کر مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں اندرونی طرف
 ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ اسی لمحے کمرے میں ایک نوجوان لڑکی داخل
 ہوئی۔

”ہیلو ٹرمین“ — لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ ہیلو تینسی۔ کیسی ہو۔ یہ کنگ تنگ تو نہیں کرنا۔ بڑا دشتی
 نسل کا کنگ ہے“ — ٹرمین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور
 آگے بڑھ کر اس نے تینسی سے جو کنگ کی بیوی تھی۔ باتا عہدہ
 مصافحہ کیا۔

”کنگ بے چارے نے کیا تنگ کرنا ہے۔ یہاں اس کی کنگ
 شپ نہیں مل سکتی“ — تینسی نے ہنستے ہوئے کہا
 ”بالکل بالکل۔ تینسی کے سامنے تو میں غلام ہوں“ — کنگ نے
 بھی ہنستے ہوئے جواب دیا۔ اور کمرہ ان تینوں کے مشترکہ ہتھیروں
 سے گونج اٹھا۔

”آپ لوگ باتیں کریں۔ میں آپ کے کھانے کا بندوبست کر
 لوں“ — تینسی نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ کمرے سے باہر
 نکل گئی۔ اسی لمحے ملازم ایک ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا اور

ٹرمین نے ہاتھ اٹھا کر کال بیل کا بٹن دبایا تو چند لمحوں بعد
 سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔ نوجوان اپنے چلے
 اور لباس سے ملازم لگ رہا تھا۔
 ”کنگ کو کہو۔ ناراکس سے بلیک ایگل آیا ہے“ — ٹرمین
 نے سکمانہ لہجہ میں کہا۔

”اوہ۔ بس سر۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں۔ تشریف لائے۔ باس
 آپ کے منتظر ہیں۔“ — ملازم نے کہا اور تیزی سے مڑ کر پھاٹک
 میں غائب ہو گیا۔ جب کہ ٹرمین واپس کا در کی ڈرائیو لگ سیٹ پر
 بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا اور ٹرمین کا راند لے گیا۔ یہ
 ایک خاصی بڑی اور جدید انداز کی کوٹھی تھی۔ پورچ میں ایک نئے ماڈل
 کی کار موجود تھی۔ ٹرمین نے کار پورچ میں رکھی اور پھر نیچے اتر آیا
 اسی لمحے برآمدے سے ایک لمبے قد لیکن پھر بڑے جسم کا نوجوان نمودار

”جگ باس صرف منشیات کا دھندہ نہیں کرتی۔ اس کے اور بھی بے شمار دھندے ہیں۔ اس کی یہاں ایک نظیہ لیبارٹری ہے۔ اڈن سکاٹ لیبارٹری۔ مجھے اس کی تلاش ہے۔“ ٹرومین نے بخیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”اڈن سکاٹ لیبارٹری اور یہاں باسٹن میں۔ آؤ تمہیں کسی نے یقیناً غلط بتایا ہے۔ ٹرومین۔ یہ پوری ریاست تو پہاڑی ہے۔ اور پھر میں تو پیدا ہی یہاں ہوا ہوں۔ اور تم میرے کاروبار کے بارے میں بھی اچھی طرح جانتے ہو۔ اگر یہاں کوئی لیبارٹری ملتی تو مجھے یقیناً اس کے بارے میں علم ہوتا۔ یہاں لیبارٹری نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔“ کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہیں معلوم نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ سرے سے یہاں لیبارٹری ہی نہیں ہے۔ لیبارٹری تو بہر حال ہے۔ اس کا نام اڈن سکاٹ بتایا گیا ہے۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ اڈن سکاٹ کسی علاقے کا نام ہوگا۔ بہر حال اب مجھے سوچنا پڑے گا کہ اس لیبارٹری کو کیسے ٹریس کیا جائے۔“ ٹرومین نے کہا۔

”تم نے اس لیبارٹری کو کونسا کیا ہے۔“ کنگ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

”میں نے ویلن سے ایک اہم سائنسی فارمولے پر مبنی ٹیپ حاصل کرنا ہے۔“ ٹرومین نے جواب دیا تو کنگ اور زیادہ چونک پڑا۔

”سائنسی فارمولے کا ٹیپ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں، فارمولے

اس نے ٹرے میں موجود شراب کی بوتل اور دو جام اٹھائے اور درمیان میں موجود میز پر رکھ دیئے۔ اور پھر واپس چلا گیا۔ کنگ نے بوتل کھولی اور پھر دونوں جام بھر دیئے۔

”نو تمہارے مطلب کی شراب ہے۔“ کنگ نے کہا۔
”شکریہ۔“ ٹرومین نے کہا اور جام اٹھا کر اس نے چکیاں یعنی شروع کر دیں۔

”تم نے بتایا نہیں کہ باسٹن میں تمہارے لئے دلچسپی کا کیا سامان پیدا ہو گیا ہے۔ یہ ریاست تو بالکل سی مفلس اور تلاش ٹائپ کی ریاست ہے۔ اور تم ٹھہرے ناراک کے شہزادے۔“ کنگ نے شراب پیئے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہاں کوئی علاقہ ہے اڈن سکاٹ۔“ ٹرومین نے پوچھا۔
”اڈن سکاٹ علاقہ نہیں۔ یہاں تو اس نام کی کوئی جگہ نہیں ہے۔“ کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ناراک کی ایک تنظیم ہے جگ باس۔ اُسے تو جانتے ہی ہو گے۔“ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں بالکل جانتا ہوں۔ اس کی مادام لڑا بڑی خوبصورت عورت ہے۔ یہاں آتی ہے تو میرے پاس ہی ٹھہرتی ہے۔ یہاں اس کا بزنس بھی میرے ساتھ ہی ہے۔ مگر تم تو منشیات کے چکوس نہیں پڑے کیا ہوا اس بار۔“ کنگ نے پہلے سے بھی زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اسے جانتے نہیں ہو۔ اس لئے ایسی بات کر رہے ہو۔ اول تو وہ بچلا بیٹھے والا نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ مجھ سے ٹیپ سٹخنے میں لینے کی بجائے اُسے خود حاصل کرنا زیادہ مناسب سمجھے گا۔ میں اس کی فطرت سے واقف ہوں۔ میں نے تو یہ بات اس سے صرف اس لئے کہہ دی تھی کہ میں نے اس ٹیپ کی خاطر بے پناہ جدوجہد کی ہے۔ اس لئے نفسیاتی طور پر میں چاہتا ہوں کہ آخری کامیابی کا پہلا ہی میں ہی اپنے سر باندھوں۔ اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ جیسے ہی عمران سامنے آیا وہ بہر حال مجھ سے آگے نکل جائے گا۔" ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تم جیسا آدمی بھی اس راج متاثر ہو سکتا ہے۔ تم نے تو آج تک ہڈوں ہڈوں کو گھاس نہ الٹی تھی۔ اب تو مجھے بھی اس عمران سے ملنے کا اشتیاق پیدا ہو گیا ہے۔" کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹرومین ہنس پڑا۔

"بس ملاقات کی دیر ہے۔ پھر تم ٹرومین کی بجائے اس کے ٹوٹیے دوست بن جاؤ گے اور بے چارہ ٹرومین سوچتا ہی رہ جائے گا کہ کنگ تو میرا دوست تھا۔" ٹرومین نے کہا اور کنگ بھی ہنس پڑا۔

"تم مسلسل میرا اشتیاق بڑھاتے جا رہے ہو۔ ٹھیک ہے اسے نے دو۔ میں اس سے ضرور ملاقات کروں گا۔" کنگ نے کہا۔

"بعض بے شک ملتے رہنا۔ پہلے یہ مسئلہ حل کر دو کہ یہ اڈن سٹ

کی کوئی فلم تو ہو سکتی ہے۔ ٹیپ کا کیا مطلب۔ اور تم نے ایسے کام کب سے شروع کر دیئے ہیں۔ پہلے تو تم نے کبھی اس قسم کا کوئی دھندہ نہ کیا تھا۔" کنگ نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور ٹرومین نے اُسے بگ باس کے پاکیشیا سے ٹیپ حاصل کرنے سے لے کر یہاں باسٹن تک پہنچنے کی ساری جدوجہد مختصر الفاظ میں بتا دی۔ البتہ وہ اس سے اس بات کو چھپا گیا تھا کہ کارلائل ہی بگ باس کا چیف باس تھا۔

"اوہ۔ تو تم نے کارلائل کا خاتمہ کر دیا اور اس سے تم نے یہاں کا پتہ معلوم کیا ہے۔" کنگ نے سر ملاتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور پاکیشیا سکیورٹ سروس کا علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت جلد ہی یہاں پہنچ جائے گا۔ اور میں نے اُسے چیلنج کر دیا ہے۔ کہ اس بار میں خود ٹیپ حاصل کروں گا۔ اس کے بعد اُسے سٹخنے میں دے دوں گا۔ لیکن جس طرز کا وہ آدمی ہے۔ مجھے خطرہ ہے کہ اس کی آمد سے پہلے مجھے اس لیبارٹری کا کلیو نہ ملا تو پھر میں ٹوکھو ڈھونڈھتا رہ جاؤں گا اور ٹیپ وہ حاصل کر جائے گا۔" ٹرومین نے کہا۔

"اُسے کیا ضرورت ہے خواہ خواہ درد منہ مول لینے کی جب تم نے اُسے کہہ دیا ہے کہ تم ٹیپ حاصل کر کے اُسے سٹخنے میں دے دو گے۔ اُسے تو بغیر ہاتھ پر ملائے یہ ٹیپ مل جائے گا۔" کنگ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

لیجے میں کہا۔

”اوہ۔ ہاں ہاں۔ وہ میرا پسندیدہ کلب ہے۔ دماغ کا ماحول ہے حدشریفانہ اور سوہر ہے۔ اور تم سے بھی کئی بار ملاقات ہوئی ہے۔ میں جانتا ہوں تمہیں۔ کیسے فون کیا۔ کوئی کام ہے مجھ سے۔“ ڈاکٹر دوبرنے جواب دیا۔

”ڈاکٹر صاحب۔ میرے ایک دوست ہیں۔ ناداک سے آئے ہیں۔ انہیں کسی نے پتہ دیا ہے کہ یہاں اڈن سکاٹ لیبارٹری میں اُسے سیکورٹی آفیسر کی ملازمت مل سکتی ہے۔ وہ یہاں آگیا ہے۔ لیکن یہاں کسی کو اس نام کی لیبارٹری کا ہی علم نہیں ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ سے معلوم کروں۔ آپ کو تو یقیناً معلوم ہوگا۔“ کنگ نے کہا اور ٹرودمین اس کی بات کرنے کے خوب صورت انداز پر مسکرا دیا۔ کنگ واقعی ذہانت سے بات کر رہا تھا۔

”اڈن سکاٹ لیبارٹری۔ اوہ۔ اس نام کی تو کوئی لیبارٹری یہاں نہیں ہے۔ بلکہ میرے خیال میں تو یہاں سرے سے کوئی لیبارٹری ہی نہیں ہے۔ صرف پلاننگ کو تو بہر حال لیبارٹری نہیں کہا جاسکتا“ ڈاکٹر دوبرنے کہا۔

چونکہ کنگ نے لاؤڈر آن کیا ہوا تھا۔ اس لئے یہ گفتگو واضح طور پر ٹرودمین کو بھی سنائی دے رہی تھی۔ اور لفظ ”پلاننگ“ سن کر ٹرودمین چونک بڑا۔

”اس سے پتہ چلے گا کہ پلاننگ کا کیا مطلب ہوا۔“ ٹرودمین نے بجلی کی سی تیزی سے فون کے مائیک پر ہاتھ رکھ کر اُسے بند کر کے

کہاں ہو سکتا ہے اور یہ لیبارٹری کہاں ہوگی۔ اور اس مسئلے کو جلد ہی بلکہ فوری حل ہونا چاہیے۔“ ٹرودمین نے کہا۔

”ایک منٹ۔ میں معلوم کرتا ہوں۔ یہاں ایک بوڑھا سائنسدان رہتا ہے جو کسی زمانے میں ایٹمیہ کی کسی لیبارٹری میں کام کرتا رہا ہے۔ آہائی طور پر ماسٹن کا ہی رہنے والا ہے۔ اب کافی بوڑھا ہو گیا ہے۔ اس نے گزشتہ آٹھ دس سالوں سے مستقل طور پر یہاں آکر رہنے لگا ہے۔ ماسٹن کا معزز آدمی ہے۔ اگر یہاں کوئی لیبارٹری ہوگی تو اُسے اس بارے میں ضرور کچھ نہ کچھ معلوم ہوگا۔“ کنگ نے کہا۔

”پوچھو کسی سے کبھی پوچھو۔ بہر حال مجھے فوری طور پر اس لیبارٹری کا پتہ چاہیے۔“ ٹرودمین نے بے چین سے لیجے میں کہا اور کنگ نے اٹھ کر ایک طرف سیٹل پر رکھا ہوا فون اٹھایا اور اُسے لاکر اس نے درمیان میں پرکھ دیا۔ اور پھر اس کا لاؤڈر کاٹیں آ کر کے اس نے ریسور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ حقوڑی دیر تک دوسری طرف سے گھنٹی کی آواز سنائی دیتی رہی پھر کسی نے ریسور اٹھالیا۔

”یس۔ ڈاکٹر دوبرنے بول رہا ہوں۔“ بولنے والے کی آواز اور بوجہ تیار تھا کہ وہ خاصا بوڑھا آدمی ہے۔

”ڈاکٹر دوبرنے میں کنگ کلب کا مالک اسٹیفن کنگ بول رہا ہوں۔ آپ میرے کلب میں تشریف لاتے رہے ہیں۔ اور اکثر مجھے آپ کی خدمت کا بھی موقع ملا ہے۔“ کنگ نے انتہائی مؤدبا

کننگ کے کان میں مگر گوشہ کرتے ہوئے کہا۔

”سہ۔ آپ نے لفظ پلاننگ استعمال کیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔“ کننگ نے سر ہلاتے ہوئے ڈاکٹر سے پوچھا۔

”ہاں۔ آٹھ نو سال پہلے ناراک سے ایک آدمی میرے پاس آیا تھا وہ میرے ایک دوست سائنسدان کا رقبہ لے کر آیا تھا۔ وہ ناراک کا کوئی بڑا تعمیراتی ٹھیکیدار تھا۔ اس کا نام ناٹھن تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس نے یہاں باسٹن میں حکومت کی طرف سے ایک خفیہ سائنس لیبارٹری بنانے کا ٹھیکہ حاصل کیا ہے۔ اور اس کا نقشہ بھی بنا کر حکومت سے منظور کر لیا ہے۔ لیکن حکومت چاہتی ہے کہ یہ لیبارٹری باسٹن میں ایسی جگہ بنائی جائے جہاں واقعی اُسے خفیہ رکھا جاسکے۔ اور اس میں ہونے والی سائنسی تحقیقات کو دیاں کے ماحول کی وجہ سے بھی کوئی نقصان نہ پہنچے اور دیاں سے قدرتی پانی بھی وافر مقدار میں مگر خفیہ طریقے سے لیبارٹری کو مہیا ہوتا رہے۔ مہیں شاید معلوم نہیں کہ میں سائنسدان نہیں ہوں۔ بلکہ میں نے سائنسی لیبارٹریوں کی ساخت کے مضمون میں ڈاکٹر ٹیٹ کیا ہوا ہے۔ میں نے حکومت ایک ریمیا کے لئے بے شمار سائنسی لیبارٹریاں تعمیر کی ہیں۔ بہر حال اس نے مجھے کثیر معاوضے کی پیش کش کی تو میں اس کے لئے کام کرنے پر رضا مند ہو گیا۔ اور پھر میں نے سارے باسٹن کا سروے کر کے آخر کار ایک مقام تجویز کر دیا۔ اور یہ مقام اسس ناٹھن کو بھی پسند آگیا۔ چنانچہ وہ واپس چلا گیا کہ اپنی ٹیم کی کوئے کر آئے گا۔ لیکن پھر اس کا فون مجھے ملا کہ حکومت نے

باسٹن میں سائنس لیبارٹری بنانے کا منصوبہ ترک کر دیا ہے۔ اس لئے اب یہاں کوئی لیبارٹری نہیں سکے گی۔ ظاہر ہے میں کیا کر سکتا تھا۔ خاموش ہو گیا۔ اس طرح ایک لیبارٹری کی پلاننگ تو ضرور ہوئی تھی۔ لیکن لیبارٹری بن نہ سکی تھی۔“ ڈاکٹر دوبارے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”آپ نے جو مقام منتخب کیا تھا وہ کون سا تھا۔“ کننگ نے پوچھا اور ڈاکٹر دو میں کے چہرے پر بھی اشتیاق کے آثار نمودار ہو گئے۔

”وہ ایرڈے کا علاقہ ہے۔ ٹاکسن قبیل کے قریب کا دیوان اور دشوار گزار پہاڑی علاقہ۔ وہ علاقہ جب بعد میں لارڈ گیرٹ نے خرید لیا۔ اور وہ اس کی پہاڑی شکار گاہ ہے۔“ ڈاکٹر دوبارے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اور کے ڈاکٹر صاحب۔ آپ کو میں نے تکلیف دی ہے معذرت خواہ ہوں۔“ کننگ نے کہا۔

”کوئی بات نہیں۔ بہر حال مجھے افسوس ہے کہ تمہارے اس دوست کو کسی نے غلط بتایا ہے۔ کہ یہاں کوئی لیبارٹری ہے۔ دیئے اگر اُسے ملازمت یا جیسے تو اُسے کہنا کہ وہ مجھے ملے۔ میں اُسے ناراک میں اپنے ایک دوست کے نام رقبہ دے دوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے روزگار کا کوئی نہ کوئی بندوبست ہو جائے گا۔“ ڈاکٹر دوبارے ہمدردانہ لہجے میں کہا اور کننگ نے اس کا ایک بار پھر شکریہ ادا کر کے دیسپوور رکھ دیا۔

"اب سن بیا نم نے۔ یہاں واقعی کوئی لیبارٹری نہیں ہے۔ اور جس علاقے کی بات ڈاکٹر دوبر نے کی ہے۔ وہاں واقعی لاڈ گٹر کی پہاڑی شکار گاہ ہے۔ بے حد وسیع علاقہ اس کی جاگیر بن چکا ہے۔ جہاں وہ کبھی کبھار آکر پہاڑی بومڑیوں کا شکار کھیلتا ہے۔ میں خود سٹی بارڈن جا چکا ہوں۔" کنگ نے کہا۔

"اڈن سکاٹ کی بوتل تو ہوگی یہاں۔" اچانک ٹرومین نے کہا۔

"ہاں ہے کیوں۔ یہاں کی تو وہ پسندیدہ شراب ہے۔" کنگ نے چونک کر پوچھا۔

"ذرا بوتل لے آنا۔ میرے ذہن میں ایک خیال آ رہا ہے۔ میں اسے چیک کرنا چاہتا ہوں۔" ٹرومین نے کہا اور کنگ اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ ٹرومین کی پیشانی پر تسکین پھیلی ہوئی تھیں بھٹوری دیر بعد کنگ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں شراب کی نئی بوتل تھی۔ یہ بوتل مگر اچانک ہاتھ میں اس کا خیال کیسے آ گیا۔ کنگ نے کہا اور بوتل ٹرومین کی طرف بڑھا دی۔ ٹرومین نے بوتل پر موجود لیبل کو غور سے دیکھا اور دوسرے لمحے اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

"میرا خیال درست ثابت ہوا۔ تو یہ لیبارٹری ایئرلورڈے میں ہے۔ گڈ شو۔" ٹرومین نے مسرت بھرے ہاتھ میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا اس شراب کی بوتل پر تمہارا سے لے کچھ لکھا ہوا ہے۔" کنگ نے غصیلے ہاتھ میں کہا۔

"ہاں۔ یہ دیکھو اڈن سکاٹ شراب بنانے والی کمپنی گٹر انٹرپرائز

ہے۔" ٹرومین نے لیبل کے سنبھلے حصے پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"مگر اس سے کیا ہوتا ہے۔ ہوگی کوئی کمپنی۔" کنگ نے حیران ہو کر کہا۔

"دیکھو۔ مجھے کال لائل نے بتایا کہ ہاسٹن میں اڈن سکاٹ لیبارٹری ہے۔ لیکن یہاں آکر معلوم ہوا کہ اڈن سکاٹ نام کا کوئی علاقہ نہیں ہے۔ بلکہ شراب کا نام ہے۔ ڈاکٹر دوبر نے بتایا کہ کوئی ناٹھن یہاں لیبارٹری بنانا چاہتا تھا۔ جس کے لئے انہوں نے ایئرلورڈے کا علاقہ منتخب کیا مگر منصوبہ ختم کر دیا گیا۔ اس کے بعد کسی لاڈ گٹر نے یہ سارا علاقہ خرید لیا اور اس پر اپنی شکار گاہ قائم کر لی۔ اور اڈن سکاٹ شراب بنانے والی کمپنی کا نام گٹر انٹرپرائز ہے۔ اس ساری بات سے کیا مطلب نکلتا ہے۔ یہی کہ ڈاکٹر دوبر سے غلط بیانی کی گئی۔ لیبارٹری حکومت نہیں بنوا رہی تھی۔ بلکہ بگ باس بنوا رہی تھی۔ ڈاکٹر دوبر سے ماہرانہ رائے لے کر انہیں یہی کہا گیا کہ منصوبہ ختم ہو گیا۔ اس کے بعد لاڈ گٹر کے نام سے یہ سارا علاقہ خرید لیا گیا۔ اس کے بعد لازماً یہاں خفیہ لیبارٹری تیار کی گئی۔ اور اڈن سکاٹ کو ڈنام ہوا۔ دوسرے لفظوں میں گٹر لیبارٹری کہہ لو۔" ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا اور کنگ کی آنکھیں حیرت سے پھیلی چلی گئیں۔

"اوہ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ کمال ہے۔ تمہارا ذہن خوب چلتا ہے۔ کم از کم میں تو اس طرح یہ نتیجہ کبھی نہ نکال سکتا۔ مطلب ہے کہ یہ لیبارٹری واقعی موجود ہے اور اس ایئرلورڈے کے علاقے میں ہے۔ لیکن یہ علاقہ تو بے حد وسیع ہے۔ کیسے اسے تلاش کیا جائے گا۔"

کنگ نے توصیفی لہجے میں کہا۔

”ڈاکٹر دوبرے یہ مسئلہ بھی حل کر دیا ہے۔“ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے تو یوں لگ رہا ہے کہ شریلاک جو مڑکی روج تمہارے اندر علول کر گئی ہے۔ ڈاکٹر دوبرے تو میرے سے لیبارٹری کی موجودگی سے ہی انکار کر دیا تھا۔ تم کہہ رہے ہو اس نے مسئلہ حل کر دیا ہے۔“ کنگ نے ہونٹ پیچھے ہوئے کہا اور ٹرومین جنس پڑا۔

”ڈاکٹر دوبرے بتایا تھا کہ اس ناخن کو ایسا علاقہ بنائے تھا۔ جہاں سے قدرتی پانی داخل مقدار میں لیبارٹری تک پہنچ سکے اور تم نے خود ہی بتایا ہے کہ یہ ایلووے کا علاقہ ٹاکسن جھیل کے قریب سے شروع ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لیبارٹری یا تو اس جھیل کے قریب بنائی گئی ہے یا جہاں اس جھیل سے دیاں تک پانی پہنچانے کا کوئی انتظام ضرور کیا گیا ہے۔ اور ایسے انتظامات زیادہ عریل ماضی تک نہیں کئے جاتے۔“ ٹرومین نے کہا۔

”اوہ اوہ۔ واقعی۔ دیر کی گڈ ٹرومین۔ واقعی تم نے درست اندازہ لگایا ہے۔ اب یہ بات طے ہے کہ یہ لیبارٹری ٹاکسن جھیل کے قریب ہے۔ لیکن میں تو کئی بار دیاں گیا ہوں۔ دیاں مجھے تو کوئی بات مشکوک نظر نہیں آئی۔“ کنگ نے کہا۔

”اب نظر آجائے گی۔ تم مجھے تفصیل بتاؤ کہ اس پہاڑی شکار گاہ پر کون رہتا ہے۔ اور مزید کیا انتظامات ہیں۔“ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ایک بڑا سا کیمپ ہے۔ جس میں شکار پیارٹی کا انچارج کنگسٹن رہتا ہے۔ اور اس سے ذرا ہٹ کر دس بارہ کیلنبریں جہاں دوسرے ملازم رہتے ہیں۔ باقی اس سارے علاقے کو خاردادتاؤں سے بنی ہوئی باڑہ سے محم و دکر دیا گیا ہے۔ اور اندر سوائے کنگسٹن کی خاص اجازت کے کسی کو نہیں جانے دیا جاتا۔ مخصوص نسل کے کتے دیاں پھرتے رہتے ہیں۔“ کنگ نے جواب دیا۔

”کنگسٹن سے تمہاری واقفیت ہے۔“ ٹرومین نے پوچھا۔

”یاں ہے۔ کیوں۔“ کنگ نے چونک کر پوچھا۔

”ٹھیک ہے۔ اُسے فون کر دو۔ اور اُسے بتاؤ کہ تمہارے کچھ دوست لارڈ ڈگریٹ کی اس پہاڑی شکار گاہ کی سیر کرنا چاہتے ہیں اور پھر ہمیں دیاں سے جاؤ۔ اس کے بعد تمہاری ڈیوٹی ختم۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے۔“ ٹرومین نے کہا۔

”کتنے آدمی جائیں گے۔“ کنگ نے ہونٹ پیچھے ہوئے پوچھا۔

”مجھ سمیت صرف چار۔ میں زیادہ بھڑبھڑاکا قائل نہیں ہوں۔“ ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مسئلہ یہ ہے ٹرومین۔ کہ تم یہاں کے رہنے والے نہیں ہو۔ تم تو اپنا مشن مکمل کر کے یہاں سے واپس چلے جاؤ گے۔ لیکن میں نے یہیں رہنا ہے۔ اور لارڈ ڈگریٹ کے ہاتھ بے حد بلبے ہیں۔ اس لئے سو رہی ٹرومین میں بذات خود سامنے نہیں آتا چاہتا۔ البتہ خفیہ طور پر میں تمہاری مدد کے لئے تیار ہوں۔“ کنگ نے صاف بات کرتے ہوئے کہا اور ٹرومین مسکرا دیا۔

”گدہ۔ تمہاری یہ عیاف گوئی مجھے پسند آتی ہے۔ تمہیں واقعی سامنے نہیں آنا چاہیئے۔ ویسے تمہاری وجہ سے ڈاکٹر دوپہر سے بات جوئی ہے اور اس ڈاکٹر دوپہر سے ہونے والی بات چیت سے یہ مسئلہ حل ہوا ہے۔ تم صرف اتنا کرو کہ یہاں کا تفصیلی نقشہ منگو اگر مجھے اس ٹاگس جمیل اور ایلروئے کا علاقہ مارک کرادو۔ اس کے بعد میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔“ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم ناراض تو نہیں ہوئے؟“ کنگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”ارے نہیں کنگ۔ ایسی کوئی بات نہیں۔“ ٹرومین نے کہا تو کنگ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور نقشہ لے آنے کے لئے ایک بار پھر کمرے کے پردہ کی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ہاسٹل کے ایئر پورٹ سے باہر نکلتے ہی عمران ٹیکسی شینڈ کی طرف جانے کی بجائے ایک ایسے راستے پر چل پڑا جو قریب ہی ایک چھوٹے سے بازار کی طرف جاتا تھا۔ اسے ٹاک وڈ بازار کہا جاتا تھا۔ اس بازار میں پہاڑی جڑی بوٹیاں فروخت کرنے والی دکانیں تھیں۔ ایسی جڑی بوٹیاں جو ادویات کے کام آتی تھیں۔ یہ بازار ان جڑی بوٹیوں کی بہت بڑی منڈی تھی۔ یہاں ہر طرف عجیب و غریب جڑی بوٹیوں سے بھری ہوئی بودیوں کے ڈھیر موجود تھے۔

”یہ تم کس طرف آگئے ہو؟“ جولیہ نے حیرت سے بازار میں موجود جڑی بوٹیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں نے سنا ہے۔ یہاں ایسی بوٹی بھی ملتی ہے جسے کھانے کے بعد آدمی قیامت تک جوان رہتا ہے۔ مجھے اس بوٹی کی تلاش ہے“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک دکان

عمران کے بیٹے ہی جولیانا، ٹائیگر، تنویر اور کیپٹن شکیل بھی باقی کرسیوں پر براہمان ہو گئے۔ اور گھڑ اس طرح حیرت سے باری باری عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے لگا جیسے اُسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ آخر اس کا واسطہ کس قسم کے لوگوں سے چڑ گیا ہے۔

”پیشانی ہونے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر گھڑ۔ میرا نام رابرٹ ہے۔ اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ جہانا نارا کہ میں کاسٹیکس کا بہت بڑا کا دوبارہ ہے۔ اور ہم اس کا رو باد کو مزید وسعت دینا چاہتے ہیں۔ اور اس لئے ہم نے ناداک سے یہاں کا طویل سفر طے کیا ہے اور ہمیں دہاں ناداک میں بھی بتایا گیا تھا کہ یا سٹن میں جرٹی بوٹیوں کے سب سے بڑے تاجر مسٹر گھڑ ہیں۔“ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”آپ نے درست سنا ہے۔ یا سٹن میں جرٹی بوٹیوں کا نوے فیصد کا دوبارہ میں ہی کرتا ہوں۔ لیکن..... گھڑ نے قدرے فاختانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس لئے تو مجھے حیرت ہوتی ہے کہ اس کے باوجود آپ ادھیڑ عمر ہیں۔ مجھے تو یقین تھا کہ آپ جوان ہوں گے۔ لیکن آپ کو ادھیڑ عمر دیکھ کر یقین کریں مجھے یہ حد ما یوسی ہوئی ہے۔ بلکہ یوں سمجھیں مجھے اپنے کرداروں ڈالرز کا بزنس بھی ڈوبتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”آخر آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔ میری جوانی یا ادھیڑ عمری آپ کے بزنس کا کیا تعلق ہے۔“ اس بار گھڑ نے قدرے غصے

میں داخل ہو گیا۔ دکان کیا تھی ایک بہت بڑا مال تھا جس میں جرٹی بوٹیوں کی عجیب سی پو پھیلی ہوئی تھی۔ بہر طرف بوریاں ہی بوریاں تھیں۔ ایک کونے میں البتہ ایک میز اور اس کے گرد چند کرسیاں موجود تھیں۔ میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا فون پر کسی سے باتوں میں مصروف تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر اس نے جلدی سے دیسیور کر دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی ایکریمین میک اپ میں تھے۔ جولیانا بھی ایکریمین میک اپ کیا ہوا تھا۔ ”جی فرمائیے۔“ اس ادھیڑ عمر آدمی نے ان سے مخاطب ہو کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ اس دکان کے مالک ہیں۔“ عمران نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”جی ہاں۔ میرا نام گھڑ ہے۔ اور میں ہی دکان کا مالک ہوں۔“ گھڑ نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”لیکن آپ کو تو جوان ہونا چاہیے تھا۔ جب کہ آپ تو ادھیڑ عمر ہیں۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو گھڑ کا چہرہ حیرت سے بگڑ سا گیا۔ ”یکسا مذاق ہے۔ کون ہیں آپ۔“ گھڑ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

”مذاق نہیں ہے مسٹر گھڑ۔ ہم نے بڑا طویل سفر طے کیا ہے تاکہ جوان گھڑ سے ملاقات ہو سکے لیکن۔“ عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اور کسی گھسیٹ کر اس طرح بولے گیا جیسے اس نے بقول اس کے طویل سفر صرف یہاں کرسی پر بیٹھنے کے لئے طے کیا ہو۔

ہجے میں کہا۔

”آپ میکا ریٹنی نام کی جڑی بوٹی فروخت کرتے ہیں۔“ عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ کیوں۔“ گبرٹ نے حیران ہو کر کہا۔

”اور میکا ریٹنی بوٹی میں یہ خاصیت بتائی گئی ہے کہ اس کا رس استعمال کرنے والا ہمیشہ جوان رہتا ہے۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اس بار گبرٹ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ آپ اس لئے کہہ رہے تھے کہ میں ادھر سے کیوں نظر آ رہا ہوں۔“ میکا ریٹنی کے معنی واقعی لافانی جوانی منتقل ہے۔ لیکن مہرہ راہرٹ یہ ایسا صرف نام کی دھڑک ہے۔ یہ بوٹی تو کینسر کی دوا بنانے کے کام آتی ہے۔ اور بس۔ ویسے یہ انتہائی کم باب بوٹی ہے۔ اس لئے اس کی قیمت بھی بہت زیادہ ہے۔ اور یہاں ہاسٹل میں اس بوٹی کو صرف میں ہی فروخت کرتا ہوں۔“ گبرٹ نے جتنے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ ویسے ہیڈ۔ اس کا مطلب ہے سارا بزنس پلان ہی چوڑ ہو گیا۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ کاسٹمیکس جو مصنوعی حسن دہانی پیدا کرتے ہیں۔ اس کا کاروبار ختم کر کے میکا ریٹنی کا رس فروخت کروں۔ تاکہ جو بھی اسے استعمال کرے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جوان رہ جائے۔“ عمران نے انتہائی مایوسانہ ہجے میں کہا۔ اور گبرٹ مسکرا دیا۔

”آپ کو واقعی مایوسی ہوئی ہے۔ لیکن اس میں میرا کوئی قصور

نہیں ہے۔ آپ نے خود ہی غلط سمجھا ہے۔“ گبرٹ نے کہا۔

”اچھا یہ بتائیں کہ یہ بوٹی کیا سارے ہاسٹل میں پیدا ہوتی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”جی نہیں۔ صرف ایک خاص علاقے تک ہی محدود ہے۔ لارڈ گیرٹ کی پہاڑی شکار گاہ کے ایک خاص حصے میں پائی جاتی ہے۔ اور لارڈ گیرٹ باقاعدہ اسے ٹھیکے پر دیتا ہے۔ دس لاکھ ڈالر سالانہ کا ٹھیکہ ہے۔ اور ٹھیکہ ہمارے پاس ہے۔“ گبرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر تو بے حد کم مقدار میں ملتی ہوگی۔“ عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ لیکن اس کی قیمت اتنی مل جاتی ہے کہ ٹھیکے کے باوجود ہمیں خاصا بزنس مل جاتا ہے۔“ گبرٹ نے جواب دیا۔

”کیا یہاں آپ کے پاس ہے وہ بوٹی۔ میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔“ عمران نے کہا۔

”جی نہیں۔ ابھی اس کا موسم نہیں ہے۔ صرف سال میں تین مہینے ایسے ہیں جب یہ خود و طور پر پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ ان مہینوں میں بادشیں بے حد ہوتی ہیں۔ اور ابھی اس سیزن کو چار مہینے پڑے ہیں۔“ گبرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کی پیداوار کا کون سا علاقہ بتایا ہے آپ نے۔“ عمران نے پوچھا۔

”شمال میں ایک علاقہ ہے۔ جسے مقامی طور پر ایلڈئے کہا جاتا ہے۔ وہاں ٹاکسن نامی ایک قدرتی جھیل ہے۔ اس جھیل کے ساتھ

”یہ جھیل کیا نام بتایا ہے آپ نے، ٹاکسن۔ یہ جھیل بھی لارڈ گیرٹ کی ملکیت ہے۔“ عمران نے پوچھا۔

”جی نہیں۔ یہ اس علاقے کے قریب ہے۔ ایک تدرتی جھیل ہے۔ لیکن خاصے دشوار گزار راستے پر ہے۔ اس لئے لوگ دیاں نہیں جاتے۔“ گکبرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”او۔ کے۔ بہت بہت شکریہ میرے گکبرٹ۔ پلو بزنس نہ ہوا آپ جیسے بااخلاق تاجر سے تو ملاقات ہو گئی۔“ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”مجبوری ہے۔ اگر واقعی اس جڑی بوٹی میں ایسی خاصیت ہوتی۔ تو اسے آپ کے ہاتھ خریدتے کرنے پر خوشی ہوتی۔“ اس بار گکبرٹ نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے باقاعدہ عمران سے مصافحہ کیا۔ اور عمران خاموشی سے مڑا اور دکان سے باہر آ گیا۔

”یہ کیا چکر عطا دیا ہے تم نے۔“ باہر آتے ہی جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”چکر نہیں مں جولیا نا فرڈا ٹم۔ میں حقیقتاً یہ جڑی بوٹی خریدنے گیا تھا۔ تم اب کیا کیا جائے۔ غالی نام سے تو لافانی جانی نہیں مل سکتی۔“ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”عمران صاحب۔ لیبارٹری تو اڈن سکاٹ نامی علاقے میں ہے۔ آپ نے اس علاقے کے بارے میں تو گکبرٹ سے کچھ پوچھا ہی نہیں۔“ کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اس کے لئے ہمیں کسی شراب کی دکان کا رخ کرنا پڑے گا۔“

”وسیع علاقہ لارڈ گیرٹ کی ملکیت ہے۔ اس نے یہ وسیع علاقہ حکومت سے خرید کر اسے باقاعدہ اپنی پہاڑی شکار گاہ بنایا ہوا ہے۔ اس وسیع علاقے کے گرد و خاوار تاروں کی باڑ ہے۔ اندر باقاعدہ شکار رہتے ہیں۔ اور کسی اجنبی کو اندر آنے سے روکنے کے لئے دیاں انتہائی نوحہ و انسل کے کتے بھی موجود ہیں۔ اس علاقے کے اندر جنوب کی طرف دو پہاڑیاں ہیں جہاں یہ مخصوص بوٹی بارشوں کے موسم میں پائی جاتی ہے۔“ گکبرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”دیاں کا انچارج کون ہے۔ کیا لارڈ گیرٹ صاحب مستقل طور پر وہیں رہتے ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ وہ تو ناراکیں رہتے ہوں گے۔ یہاں تو صرف شکار کھینے آتے ہیں۔ دیے ان کی شکار گاہ کا انچارج لنگسٹن ہے۔ وہی اس علاقے کا انچارج بھی ہے ٹھیک بھی دہی دیتا ہے۔ اور رقم بھی دہی وصول کرتا ہے۔“ گکبرٹ نے کہا۔

”نیا ایسا ممکن ہے کہ ہم اس علاقے کو دیکھ سکیں۔ یہاں یہ جڑی بوٹی پیدا ہوتی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”جی نہیں۔ لنگسٹن سوائے مخصوص افراد کے کسی کو اپنے علاقے میں داخل نہیں ہونے دیتا۔ جڑی بوٹی کے موسم میں بھی ہمارے آدمی جب دیاں جاتے ہیں تو لنگسٹن اور اس کے ساتھی باقاعدہ ہمارے ساتھ رہتے ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ لارڈ گیرٹ قطعی پسند نہیں کرتا۔ کہ اس کی جاگیر میں کوئی اجنبی جائے۔“ گیرٹ نے جواب دیا۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہ اب بازار سے نکل کر دو بارہ ٹیکسی ٹینڈ کی طرف بڑھے، چلے جا رہے تھے۔
 "شراب کی دکان۔ کیا مطلب"۔ کیپٹن مشکیل نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس لئے کہ اڈن سکاٹ ایک سستی سی شراب کا نام ہے۔ کسی علاقے کا نام نہیں ہے۔ میں نے یاسٹن کا تھفیلٹی نقشہ چیب کر لیا ہے۔"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اتنی دیر میں وہ ایک خالی ٹیکسی کے قریب پہنچ گئے۔

"ہمیں گھانا میر جانا ہے۔ کیا تمہاری ٹیکسی وہاں تک چلی جائے گی"۔ عمران نے ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "گھانا گیر۔ اودہ نہیں جناب۔ اس کے لئے آپ کو مخصوص چیب بائرن کرینی پڑے گی۔ البتہ اس کمپنی تک میں آپ کو لے جا سکتا ہوں۔ جہاں سے معقول ضمانت پر آپ کو چیب کرائے پر مل سکتی ہے"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

جلو پہ دو ٹیکسیاں کو لیتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ایک دوسری ٹیکسی کے ڈرائیور کو اشارہ کیا اور چند لمحوں بعد وہ دو ٹیکسیوں میں بیٹھے شہر کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ٹیکسیوں نے انہیں ایک بڑی کمرشل عمارت کے سامنے اتار دیا۔

"یہاں ماؤٹین ٹورسٹ کمپنی کا دفتر ہے۔ وہاں سے آپ کو چیب مل جائے گی"۔ ڈرائیور نے کہا اور عمران نے اُسے

کمرایہ ادا کیا۔ کچھ ٹیکسی کا کمرایہ تو میر نے ادا کیا۔ اور پھر وہ سب اس عمارت میں داخل ہو گئے۔ واقعی یہاں ایک بڑا شور مچا تھا۔ جس میں پہاڑی علاقوں میں سفر کرنے والی مخصوص ساخت کی انتہائی طاقتور جلیپیں موجود تھیں۔ تھوڑے سے بحث مباحثے کے بعد آخر کار عمران نے ایک بڑی جلیپ بائرن کر لی۔ اس نے جلیپ کی پوری رقم بطور ضمانت کیش دے دی تھی۔ اس لئے جلیپ انہیں آسانی سے مل گئی۔ کاغذات کے لحاظ سے وہ ٹورسٹ تھے۔ اس لئے رجسٹر پر ان کے کاغذات کے نمبروں کا اندراج کر لیا گیا۔ جلیپ خاصی بڑی تھی۔ اس لئے ایک ہی جلیپ میں وہ سب پورے آ گئے۔ ڈرائیور تک سیٹ پر بٹھان بیٹھ گیا جب کہ سائڈ سیٹ پر جولیا اور جیسی سیٹوں پر تو میر ٹائیگر اور کیپٹن مشکیل براجمان ہو گئے۔ عمران نے جلیپ آگے بڑھائی اور پھر اس نے اُسے ایک اور مارکیٹ میں لاکر روک دیا۔

"ٹائیگر۔ تم میرے ساتھ آؤ۔ باقی لوگ جلیپ میں ہی رہیں گے۔ ہم نے اسٹی لینا ہے"۔ عمران نے کہا اور وہ ٹائیگر کو ساتھ لے کر وہ مارکیٹ کے فٹ پاتھ پر آگئے بڑھتا گیا۔ مارکیٹ میں خاصا رخس تھا۔ اور یہاں تقریباً ہر قسم کی دکانیں موجود تھیں۔ چونکہ ایکریمیا میں اسٹیل کی فروخت پر کوئی پابندی نہ تھی۔ اس لئے ایکریمیا میں ہر جگہ سے ہر قسم کا اسٹیل آسانی سے خریدنا جاسکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران ٹائیگر سمیت اسٹیل فروخت کرنے والی ایک دکان میں داخل ہو گیا۔ دکان پر ہر قسم کا اسٹیل ہرے فروخت موجود تھا۔ عمران نے مخصوص اسٹیل خریدا۔ پھر اسٹیل کے بنڈل اٹھائے وہ دکان سے باہر

نکل آئے۔

"تمہارا آدمی کہاں ملے گا"۔ عمران نے دکان سے باہر آتے ہی ٹائیگر سے پوچھا۔

"اسی دکان کا پتہ دیا تھا اس نے"۔ ٹائیگر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم یہیں ٹھہر دین چپ کی طرف جارہا ہوں۔ جب وہ آجائے تو اُسے ساتھ لے آنا"۔ عمران نے کہا اور پھر اسٹے کے دو بندل اٹھائے وہ تیزی سے واپس چپ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بندل عقب میں بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل اور تنویر کے حوالے کئے اور پھر خود اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"ٹائیگر کو کہاں پھوڑ آئے ہو"۔ جولیاء نے حیران ہو کر پوچھا۔

"وہ گائیڈ کو لے کر آ رہا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"گائیڈ کیا مطلب"۔ جولیاء نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے ٹائیگر کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ یہاں کسی ایسے آدمی کا منہ نہ کرے جو ان سارے علاقوں سے ابھی طرح واقف ہو۔ ٹائیگر کے ناناں

کی زیر زمین دنیا میں پاکیشٹانی زیر زمین دنیا کے خوالے سے کافی تعلقات ہیں۔ چنانچہ اس نے اپنے دوستوں کی مدد سے ایک گائیڈ کا بندوبست کر لیا ہے اور اب اس کا انتظار کر رہا ہے"۔

عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اصل مسئلہ تو اس لیبارٹری کے علاقے کو

ٹریس کرنا ہے۔ کیا وہ گائیڈ اس علاقے کو جانتا ہوگا۔ جب کہ آپ کہہ رہے تھے کہ فتنے میں اس ان سکاٹ نام کا کوئی علاقہ ہی موجود نہیں ہے"۔ کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"علاقے کا تعلق مسٹر گلبرٹ کی جوانی سے تھا۔ چنانچہ جوانی جبیک ہوتے ہی علاقہ بھی جبیک ہو گیا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آخر تم صاف صاف کیوں نہیں بتاتے۔ ہر وقت خواہ مخواہ کا سپنس پھیلائے رکھتے ہو"۔ جولیاء نے چھبلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سمجھی تم نے صاف صاف پوچھا بھی تو نہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیاء نے اختیار چھینپ کر رہ گئی۔

"سبحانے چیف کو تمہاری کون سی اوا پسند آگئی ہے۔ سوائے بکو اس کرنے کے اور وقت ضائع کرنے کے تمہیں اور آتا ہی کیسا ہے پیچھے بیٹھا ہوا تنویر اس بار بول ہی پڑا۔ سبجانے وہ اب تک کیسے خاموش بیٹھا رہا تھا۔

"یہی ادا کہ سیکرٹ سروس کے ممبروں کے پاس بہت سادقت فالتو بچا رہتا ہے۔ چنانچہ میں اسے ضائع کرتا رہوں۔ تاکہ فالتو وقت کا بوجھ ان کے دماغوں کے ساتھ ساتھ ان کے جہوں کو بھی شل نہ کر دے"۔ عمران نے ترکیب ترک کی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے۔ ہم مکے ہیں۔ ہم سے کام نہیں ہوتا"۔ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"پلے تو میرے یہ دقت آپس میں الجھے کا نہیں ہے۔ عمران صاحب آپ بتا رہے تھے کہ آپ نے علاقہ تلاش کر لیا ہے۔" کیمپٹن نکسلی نے پہلے تو میر سے مخاطب ہو کر اور پھر آخر میں عمران سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"خواہ مخواہ چیک کر لیا ہے جڑی بوٹیوں کی دکان میں۔ جوانی پیدا کرنے والی جڑی بوٹی کا پوچھنے سے علاقہ چیک ہو جاتا ہے۔ خواہ مخواہ کا رعب بنا رہا ہے۔" تو میر نے غراتے ہوئے کہا۔ "کیا واقعی تم نے علاقہ چیک کر لیا ہے کہ یہ گلا گیر کا علاقہ ہے؟" جولیہ نے کہا۔

"نہیں گلا گیر تو پہاڑی علاقے میں اس قصبے کا نام ہے۔ جس کے بعد دیران علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ چلو ٹائیگر کے آنے سے پہلے بتا دیتا ہوں۔ درنہ وہ ٹائیگر اور گائیکہ ہیں یہ نہ سمجھیں کہ سیکرٹ مہر دس کے ممبران بس پوچھتے ہی رہتے ہیں۔ آخر غیرت بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے۔ کارلائل کی ڈائری میں میکا رٹینی نامی جڑی بوٹی کے سونے اور اس کے آگے ایک بھاری رقم لکھی ہوئی میں نے دیکھی تھی۔ ساتھ ہی گھبرٹ نامی دکان اور یاسٹن کا بھی حوالہ تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ میکا رٹینی ایک انتہائی نایاب قسم کی جڑی بوٹی ہے۔ جو خاص پہاڑی علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ کارلائل کی ڈائری میں اس کا اندراج۔ رقم کا حوالہ اور گھبرٹ نامی دکان اور یاسٹن کے حوالے سے میں سمجھ گیا کہ یہ جڑی بوٹی یقیناً اس علاقے میں پائی جاتی ہے۔ جہاں یہ لیبارٹری ہوگی۔ لیکن اس علاقے کا کوئی حوالہ نہ تھا۔ ادھر

اڈن سکاٹ نام کا کوئی علاقہ واقعی یاسٹن کے نقشے میں موجود نہ تھا۔ اس کا نام بتا رہا تھا کہ یہ کسی شراب کاہی نام ہو سکتا ہے چنانچہ میں نے معلومات حاصل کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ اڈن سکاٹ نامی شراب یاسٹن میں خاصی پسند کی جاتی ہے۔ اور اس کو بنانے والی مکین کا نام گیرٹ انٹرپرائزر ہے۔ چنانچہ میں گیرٹ سے آکر ملا میکا رٹینی ایک عجیب لفظ ہے جس کا معنی ہے لافانی جوانی۔ چنانچہ اس نام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں نے اس سے بات کی تو یہ چلا کہ یہ بوٹی لارڈ گیرٹ کی پہاڑی شکار گاہ کے ایک حصے میں پائی جاتی ہے اور باقاعدہ اس کا ٹھیکہ دیا جاتا ہے۔ اور اس پورے علاقے میں کسی اجنبی آدمی کو داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ دیے اس علاقے کو ایمر دئے کہا جاتا ہے۔ اور یہ یاسٹن سے خاصی دور اور انتہائی دیران پہاڑی علاقہ ہے۔ اس تک جانے کے لئے ہمارا گلا گیر نامی پہاڑی قصبے تک جانا ضروری ہے۔ اور جیپ یا سواری بھی گلا گیر تک ہی جاسکتی ہے۔ اس سے آگے پہاڑی غیر استعمال ہونے ہیں۔ یا پھر پیدل سفر کیا جاسکتا ہے۔ اڈن سکاٹ نامی شراب گیرٹ انٹرپرائزر تیار کرتی ہے۔ اور میکا رٹینی بوٹی بھی لارڈ گیرٹ کی شکار گاہ میں پائی جاتی ہے۔ اب کم از کم تم یہ بات سمجھ گئے ہو گے کہ یہ لیبارٹری اس شکار گاہ کے کسی حصے میں قائم کی گئی ہے۔ اور اسے محفوظ رکھنے کے لئے کسی لارڈ گیرٹ کی شکار گاہ کا نام دیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ یہ نام فرضی ہو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لارڈ گیرٹ واقعی بگ باس کا اہم آدمی ہو۔ اب یہی دوسری بات کہ اتنے بڑے پہاڑی

علائے میں ہم لیبارٹری کو کیسے تلاش کریں گے۔ تو اس کا بھی ایک آسان طریقہ موجود ہے۔ کسی بھی سائنس لیبارٹری کے لئے صاف اور قدرتی پانی کی موجودگی ضروری ہے اور وہاں ٹانکس نامی قدرتی جھیل موجود ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لیبارٹری اس ٹانکس جھیل کے کہیں قریب ہی زیر زمین واقع ہے۔ اب یہ گائیڈ ہمیں اس ٹانکس جھیل تک لے جائے گا۔ اور اس کے بعد باقی کارروائی ہم مکمل کریں گے۔“ عمران نے اس بار پوری سنجیدگی سے مکمل تفصیل بتائی تو جولیا تو جولیا کیسٹن شکیل اور توئیور کی آنکھوں اور چہروں پر بھی شدید حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

”کمال ہے۔ تمہارا دماغ ہے یا شیطان کا کارخانہ۔ بنظاہر تو تم بکواس کرتے رہتے ہو۔ لیکن درحقیقت تم اپنا شیطان فی جال پھیلانے جوئے ہوئے ہو۔“ توئیور نے بے اختیار ہو کر کہا۔

”اچھا تو یہ شیطان فی جال ہے۔ اس لئے تو زمینی خود آج تک اس جال میں نہیں آسکی۔“ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور کیسٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

”تمہارا ذہن میرے خیال میں اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر بنایا ہے۔ بھجانے کہاں کی کوٹیاں کہاں جوڑ لیتے ہو۔ اور نتیجہ بھی سو فیصد درست نکلتا ہے۔“ جولیا نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

”بس کوٹیاں جوڑنے کا ہی تو سارا مسئلہ ہے۔ بشرطیکہ توئیور جوئے دے تو.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا ایک بار پھر چھینپ گئی۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید بات حیرت ہوئی

ٹائیگر ایک مقامی آدمی کے ساتھ جیب کی طرف آنادکھائی دیا۔ مقامی آدمی اپنی جسامت اور قد و قامت کے لحاظ سے ہارڈی سی لگتا تھا۔

”کیسٹن شکیل اور توئیور۔ تم دونوں مارکیٹ جاؤ۔ اور وہاں سے غوطہ خودی کے مخصوص لباس اور گیس ماسک بھی خرید کر لے آؤ۔ ہم سب کے لئے۔ جاؤ۔“ عمران نے اچانک مڑ کر کیسٹن شکیل اور توئیور سے کہا۔ اور وہ دونوں سر ملاتے ہوئے جیب سے نچے اترے اور تیز قیز قدم اٹھاتے مارکیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ غوطہ دی دیر بعد ٹائیگر اس مقامی آدمی کے ساتھ جیب کے قریب پہنچ گیا۔

”باس۔ یہ فرائنڈ ہے۔ اس سارے علاقے کا ٹائڈار اور با اعتماد آدمی ہے۔“ ٹائیگر نے قریب آکر عمران سے فرائنڈو کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

”ٹانکس جھیل دیکھی ہوئی ہے تم نے۔“ عمران نے فرائنڈو سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”جی ہاں۔ اچھی طرح مجھ سے زیادہ باسٹن کے پہاڑی علاقے کو اور کون جان سکتا ہے۔ گرجناب ایک تو یہ جھیل انتہائی دشوار گزار علاقے میں ہے۔ اور دوسری اتنی خوب صورت بھی نہیں ہے کہ سیاح وہاں جائیں۔“ فرائنڈو نے کہا۔

”ہم صرف سیاح ہی نہیں ہیں مسٹر فرائنڈو۔ ہم حکومت ایکریما کے ایک ایسے ٹکٹے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو ایسے مقامات کو تلاش کرتا ہے جنہیں ڈویلپ کر کے اسے سیاحوں کے لئے پسندیدہ بنایا جا سکے۔ اور اسی سلسلے میں ہم ٹانکس جھیل تک جانا چاہتے ہیں۔“ عمران

نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔
 ”اوہ ٹھیک ہے جناب۔ اگر علاقہ ڈولپ ہو جائے تو واقعی وہ سیالوں
 کے لئے ایک پرکشش مقام بن سکتا ہے۔“ فرائد نے اثبات
 میں سر ملاتے ہوئے جواب دیا۔ حقوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل اور تویر
 واپس آ گئے۔ ان کے پاس چار بڑے پھیلے تھے۔ جو انہوں نے جیب
 کی عقبی طرف رکھے۔ پھر عمران بھی ڈرائیونگ سیٹ چھوڑ کر ان کے
 ساتھ عقبی سیٹوں پر آ گیا۔ ڈرائیونگ فرائد دیکھے حوالے کر دی
 گئی۔ اور دوسرے لمحے جیب تھمختاری سے گلا گھر کی طرف روانہ
 ہو گئی۔

بس اس سہیلی کا پڑتیر رفتار ہی سے پہاڑی علاقے کے اوپر
 پرواز کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ بالٹ سیٹ پر ٹرور میں تھا
 جب کہ ساتھ دالی سیٹ پر اس کا ساتھی مورس بیٹھا ہوا تھا۔
 مورس کیلنڈری کا اسسٹنٹ تھا اور کیلنڈری کی بلاکت کے بعد
 اس نے مورس کو اس کی جگہ دے دی تھی۔ عقبی سیٹوں پر تین آدمی
 بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ بھی بلیک ایگل گروپ کے خاص آدمی تھے۔
 ”باس۔ آپ نے بتایا انہیں کہ ہم نے دیاں اس شکار گاہ
 پر جا کر کرنا کیا ہے۔“ مورس نے ٹرور میں سے مخاطب ہو
 کر کہا۔

”ہاں اب وقت آ گیا ہے کہ میں تمہیں اپنی پلاننگ بتا دوں۔
 یہ تو میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ لارڈ گیرٹ کی شکار گاہ میں موجود
 زیر زمین خفیہ لیبارٹری سے ہم نے فارمولے دالی ٹیپ حاصل

نے جواب دیا اور موس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
 ہیلی کا پٹر مسلسل پرواز کرتا ہوا آخر کار اس ٹاکسی جھیل پر پہنچ گیا۔
 ٹرومین نے چونکہ روانگی سے پہلے اچھی طرح اس سارے علاقے کے
 بارے میں کنگ سے تفصیلی معلومات حاصل کر لی تھیں۔ اس لئے
 اُسے یہاں تک آنے اور اس جھیل کو پہنچانے میں کوئی دقت نہ ہوئی
 تھی۔

”یتاد ہو جاؤ۔ اب ہم ڈیجر ریج میں داخل ہو رہے ہیں۔“
 ٹرومین نے کہا اور موس اور دوسرے ساتھی بے اختیار تن
 کو بٹھ گئے۔ ٹرومین نے ہیلی کا پٹر کی بلندی کا فی کم کردہی اور اس
 کی رفتار بھی گھٹا دی۔ اور تھوڑی دیر بعد اُسے ایک پہاڑی کی غاصی
 مسطح زمین پر ایک بڑا سا کیمپ نظر آ گیا۔ اس سے کچھ دور مٹ کورس
 بارہ مزید کیمپ بھی بنے ہوئے تھے۔ لیکن وہ سارے کیمپ چھوٹے چھوٹے
 تھے۔

”یہ چھوٹے کیمپ دیکھ رہے ہو۔ ان میں کنگسٹن کے آدمی رہتے ہیں۔“
 ٹرومین نے موس سے کہا اور موس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
 ٹرومین نے اس بڑے کیمپ کے قریب ہیلی کا پٹر ایک مسطح جگہ پر اتار
 دیا۔ اُسے کیمپ سے چار میل آدمی نکلی کہ ہیلی کا پٹر کی طرف بڑھنے
 لگے۔ ان چاروں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ اور وہ اپنی جہاں
 اور قد و قامت سے ہی مضبوط جسموں کے مالک اور لڑنے بھڑنے
 والے نظر آ رہے تھے۔ ان کے چہروں پر بھی سخت گیری نمایاں تھی۔
 ہیلی کا پٹر رکٹے ہی ٹرومین نیچے اترا آیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس

کمرنی ہے۔ اس کی پلاننگ میں نے یہ بنائی ہے کہ ہم ہیلی کا پٹر
 براہ راست لارڈ گیرٹ کے ایجنڈا رچ شکاردی کنگسٹن کے کیمپ کے
 قریب اتاریں گے۔ اور پھر کنگسٹن سے یہی کہیں گے کہ ہم لارڈ گیرٹ
 کے دوست ہیں۔ اور لارڈ گیرٹ کی طرف سے ہمارے پاس یہاں
 شکاردی کیمپ کا باقاعدہ اجازت نامہ ہے۔ پھر میں اس کنگسٹن کو سنبھالوں
 گا اور ہم نے اس کے دوسرے ساتھیوں کو۔ اور اگر وہاں کتے کھلے
 ہوئے ہوں تو انہیں بھی۔ جب وہاں سوائے کنگسٹن کے اور کوئی زندہ
 آدمی نہ رہے گا۔ تو پھر کنگسٹن سے ہم اس لیبارٹری کا راستہ معلوم کریں
 گے اور اس کے بعد اس لیبارٹری میں گھس کر وہاں سے فارمولہ
 حاصل کریں گے۔ اس کے بعد ہماری اس ہیلی کا پٹر پر اسٹین واپسی
 ہوگی۔ جہاں ہم ہیلی کا پٹر سیفنگ کنگ کے حوالے کر کے خاموشی سے
 ناراک واپس چلے جائیں گے۔“ ٹرومین نے سیدی سادھی سی
 پلاننگ بتاتے ہوئے کہا۔

”میس باکس۔ مگر آپ نے بتایا ہے کہ پاکیشیا کے عمران صاحب
 اور ان کے ساتھی بھی اس ٹیپ کے لئے کام کر رہے ہیں۔ کیا ان سے
 بھی ہٹ کراد ہو سکتا ہے۔ اور اگر ہو جائے تو اس کے لئے کیا احتکامات
 ہیں۔“ موس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”اس لئے تو میں نے کنگ سے کہہ کر خصوصی طور پر ہیلی کا پٹر حاصل
 کیا ہے۔ تاکہ عداوت جلد وہاں تک پہنچ کر کارروائی مکمل کی جاسکے۔
 دیئے اگر ہم سے پہلے وہاں وہ پہنچ گئے۔ تو پھر ہم صرف تماشائی دیکھ
 سکیں گے۔ ان سے ٹھکرانے کا تو سوال ہی۔“ انہیں ہوتا۔“ ٹرومین

آوازوں کے ساتھ ہی وہ تینوں چھپے ہوئے نیچے گرے اور ٹپنے لگے۔ اس کے ساتھ ہی ٹرڈمین کے چادوں ساتھی تیزی سے ان کیسٹوں کی طرف بڑھ گئے۔ جہاں دوسرے لوگ رہتے تھے۔ جب کہ ٹرڈمین وہیں دروازے کے قریب ہی رک گیا۔ تھوڑی دیر بعد اُسے دور سے گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ہونٹ بھیج گئے۔ کیونکہ اس کے ساتھیوں کے پاس بغیر سائیکل نہ لگے مشین پٹل تھے۔ اس نے گولیوں کی آوازیں پہاڑی علاقے میں دور دور تک گونج رہی تھیں۔ کچھ دیر کے لئے خاموشی طاری ہو گئی۔ اس کے بعد ایک بار پھر گولیاں چلنے اور کتوں کے بھونکنے کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ اور تھوڑی دیر بعد خاموشی طاری ہو گئی۔ ٹرڈمین کیسٹن سے نکل کر باہر آ گیا۔ کچھ دیر بعد اس کے ساتھی وہیں آ گئے۔

”باس جیہ آدمی تھے۔ ہمیں آنا دیکھ کر وہ بھی باہر آ گئے تھے۔ ان سب کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ بارہ خوف ناک نسل کے کتے ایک بارہ نما جگہ میں بندھے ہوئے تھے۔ انہیں بھی ختم کر دیں گیا ہے۔“ مورس نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”او۔ کے۔ تم باہر ہی رہو گے۔ جو سکتا ہے ان کا کوئی اور ساتھی ادھر ادھر موجود ہو۔ میں اب اس کنگسٹن سے لپٹا رٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرتا ہوں۔“ ٹرڈمین نے مطمئن لہجے میں مورس سے کہا اور پھر مکرر وہ کیسٹن کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیسٹن میں کنگسٹن دیے ہی قایلین پر بے جوش پڑا ہوا تھا۔ وہ انتہائی

مضبوط جسم کا مالک اور مقامی آدمی لگتا تھا۔ شکل و صورت سے زیادہ بڑھا کھٹا بھی نہ لگتا تھا۔ ٹرڈمین نے جھک کر اُسے اٹھایا اور ایک کمرے پر ڈالنے کے بعد اس نے کیسٹن کی تلاش کی اور ایک سی تلاش کمرے کے اس نے کنگسٹن کو اس کی مدد سے کمرے سے اس طرح جکڑ دیا کہ کنگسٹن کسی طرح بھی حرکت کرنے کے قابل نہ رہا تھا۔ ٹرڈمین نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر شیشی کا دھانہ اس نے کنگسٹن کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی مٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اُسے واپس جیب میں ڈالا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے ایک تیز دھار خنجر باہر نکال لیا۔ چند لمحوں بعد کنگسٹن کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ہلکی سی کراہ نکل گئی۔ وہ حیرت سے اپنے بندھے ہوئے جسم اور سامنے کھڑے ٹرڈمین کو دیکھ رہا تھا۔

”کون ہو تم۔ اور یہ تم نے مجھے باندھ کیوں دکھایا ہے۔“ کنگسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں ٹرڈمین سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”سو کنگسٹن میرے پاس ضائع کرنے کے لئے قطعی وقت نہیں ہے۔ یہاں موجود تمہارے ساتھی اور کتے ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس لئے اگر تم یہاں چھپے رہو گے تو کوئی تمہاری مدد کو نہ آئے گا میں نے تم سے صرف چند سوالات پوچھنے ہیں۔ اگر تم ان کے صحیح جواب دے دو گے تو اپنی زندگی بچا لو گے۔ ورنہ دوسری صورت میں تمہاری اک ایک بٹنی بھی ٹوٹ سکتی ہے۔“ ٹرڈمین نے غراتے

ہوئے کہا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ یہاں ایسی کیا چیز ہے جس کے لئے تم یہاں آئے ہو۔" کنگسٹن نے حیران ہو کر کہا۔

"یہاں زیر زمین لیبارٹری ہے۔ اور مجھے اس لیبارٹری کا راستہ تمہارے بتانا ہے۔" بولو کہاں ہے راستہ۔ " ٹرومین نے کہا۔ تو کنگسٹن نے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لئے چمک سی ابھری۔

"لیبارٹری۔ اور یہاں۔ اس پہاڑی علاقے میں۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہے۔" کنگسٹن نے کہا۔

"اور کسے۔ میں نے تو سوچا تھا تم بتا دو گے تو اپنے آپ کو بچا لو گے۔" ٹرومین نے سرد لہجے میں کہا۔ اور آٹھ بڑھ کر اس نے خیر کی لوک کنگسٹن کے نقشہ میں ڈالی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ کو جھکادیا تو کنگسٹن کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی۔ اس کا آدھے سے زیادہ تھکنا خیر نے چیر دیا تھا۔ ٹرومین نے دوسرے لمحے اس کا دوسرا تھکنا بھی چیر دیا۔ اور پھر اس نے بڑے مطمئن سے انداز میں خون آلود خیر کو کنگسٹن کے لباس سے صاف کیا اور اُسے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لیا۔ کنگسٹن کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں۔ لیکن ٹرومین اس طرح مطمئن کھڑا تھا جیسے اس نے کنگسٹن کو مارتا بھی نہ لگا یا ہو۔ خیر جیب میں ڈال کر اس نے انگلی موڑ کر اس کا ہاتھ آہستہ سے کنگسٹن کی پیشانی پر ابھر آنے والی دگ پر مارا تو کنگسٹن کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور اس کا چہرہ

ایک لمحہ پسینے میں ڈوب گیا۔ ٹرومین بڑے مشنئی انداز میں کام کر رہا تھا۔ دوسری ضرب پر کنگسٹن بے ہوش ہو گیا۔ لیکن پھر دو تھپڑوں نے اُسے ہوش دلادیا اور تیسری ضرب پر آخر کار کنگسٹن بول پڑا۔

"بتاتا ہوں بتاتا ہوں۔ دک جاؤ۔ فاد گاڈ سیک۔ دک جاؤ۔ یہ کیسا عذاب ہے۔ دک جاؤ۔" کنگسٹن نے ہڈیاں فی انداز میں کہا اور ٹرومین مسکرا دیا۔

"بس بولے جاؤ۔ میں نے پہلے ہی تم پر کافی وقت ضائع کر دیا ہے۔" ٹرومین نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیبارٹری ٹاکسین تھیل کے پاس ہے۔ اس کا دیا نہ اس کیس کے اندر سے ہے۔ اس کیس کی قطعی دیوار پر ایک گھوڑے کی تصویر لگی ہوئی ہے۔ اس تصویر کو مٹاؤ اور جس کیل کے ساتھ یہ تصویر لٹکی ہوئی ہے۔ اس کیل کو پیچے اور پھر دائیں طرف پھر نیچے اور پھر بائیں طرف کر دو تو کیس کا فرش ہٹ جائے گا۔ اور لیبارٹری کو جانے والا راستہ کھل جائے گا۔" کنگسٹن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری کا انچارج کون ہے۔" ٹرومین نے پوچھا۔
"انچارج ڈاکٹر جارج ہے۔" کنگسٹن نے جواب دیا۔
"لیبارٹری میں کتنے افراد ہیں۔" ٹرومین نے پوچھا۔

"لیبارٹری میں دس سائنسدان ہیں۔" کنگسٹن نے جواب دیا اور ٹرومین نے جیب میں موجود ہاتھ باہر نکالا۔ اور اس کے ساتھ

ہی ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی سائیلنسر گئے مشین پشیل کی یکے بعد دیگرے تین چار گولیاں گنگسٹن کی پیشانی میں گھسیں اور اس کی کھوپڑی کی حصول میں تقسیم ہو کر کھیر گئی۔ اور ٹرومین برفنی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ اپنے ساتھیوں کو بلا کر لیبارٹری کا راستہ کھولے اور پھر ان سائنسدانوں کو کور کر کے دیاں سے وہ ٹیپ برآمد کرے۔ اب اس کے نقطہ نظر سے کوئی مسئلہ باقی نہ رہا تھا۔ کیونکہ ظاہر ہے سائنس دان اس قابل نہ تھے کہ ان سے لڑ سکیں اور دوسرا کوئی مدد غلت کرنے والا موجود ہی نہ تھا۔ باہر نکل کر اس نے اپنے ساتھیوں کو بلایا اور پھر ایک آدمی کو باہر چھوڑ کر وہ موریس اور تین دوسرے ساتھیوں سمیت گھسین کے عقبی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ داخلی لیبارٹری کا راستہ کھول لینے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ یہ ایک سمرنگ نمارا راستہ تھا جو نیچے گہرائی میں چلا جا رہا تھا۔ چاروں تیز تیز قدم اٹھاتے لیبارٹری کی طرف بڑھنے لگے۔ سمرنگ کا اختتام ایک دروازے پر ہوا۔ اور دروازہ کسی آہنی سیف کے سے انداز میں بنایا گیا تھا۔ بے چوڑا اور فولاد کی موٹی چادروں سے۔ اوپر سرخ رنگ کا طبل جل رہا تھا۔

"مورس۔ ہم مارکر دروازہ اڑا دو" ٹرومین نے موریس سے کہا۔ اور موریس نے سر ملاتے ہوئے اندر دنی جیب سے ایک چھوٹا سا کیسپول مناجم نکالا اور پھر کافی پیچھے ہٹ کر موریس نے ہاتھ گھما کر وہ ہم دروازے پر مار دیا۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اور دوسرے لمحے وہ فولادی دروازہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اندر جا گرا۔

دوسری طرف ایک کمرہ تھا۔ کمرہ میں موجود فرنیچر اور دیوارں دکھی ہوئی ایک مشین کے ہی ٹکڑے اڑ گئے۔ اور وہ سب تیزی سے فولادی دروازے کے ٹکڑوں کو پھیلانے ہوئے اس کمرے میں داخل ہوئے جی تھے کہ ایک آدمی دوڑتا ہوا اس کے دوسرے دروازے سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ ٹرومین کے ایک ساتھی نے اُسے پھینک کر اپنے سینے سے لگایا۔

"تم اسے پکڑے رکھو۔" ٹرومین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس دروازے کی دوسری طرف آ گیا۔ اور ایک چھوٹی سی واپساری کر اس کمرے کے ایک اور کمرے کی طرف بڑھ ہی رہا تھا۔ کہ اس کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا سا آدمی جس نے سفید رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا تیزی سے باہر نکلا۔

"خبردار! تمہا ڈاکٹر جارج۔" ٹرومین نے سائیلنسر لگا مشین پشیل اس کے سینے پر رکھتے ہوئے کہا۔

"گگ۔ گگ۔ کون ہو تم۔" اس بوڑھے نے انتہائی حیرت بھرے بلجے میں کہا۔

"تمہارا نام ڈاکٹر جارج ہی ہے یا..... ٹرومین نے انتہائی سرد بلجے میں کہا۔

"ہاں۔ میرا نام ہے ڈاکٹر جارج۔ مگر تم کون ہو اور یہاں کیسے آئے ہو۔" ڈاکٹر جارج نے حیران ہو کر کہا۔

"مورس۔ آگے جاؤ اور جو نظر آئے آن کر دو۔" ٹرومین نے ساتھ کھڑے مورس سے کہا۔ اور مورس اپنے دو ساتھیوں

سمیت تیزی سے اس دروازے میں داخل ہو کر غائب ہو گیا۔
 "گگ — گگ — کون جو تم۔ یہ دھماکا کیسا تھا۔ کہاں سے
 آئے ہو کیا چاہتے ہو۔" ڈاکٹر جارج اب کافی سنبھل گیا تھا۔
 "ابھی معلوم ہو جاتا ہے۔ خاموش کھڑے رہو۔ ورنہ ڈھیر کر دوں گا۔"
 ٹرومین نے سر ہلچے میں کہا اور اُسی لمحے اندر سے بے تحاشا گولیاں
 چلنے اور انسانی چیخوں کی آوازیں سنائی دیں۔ اور ڈاکٹر جارج
 بے اختیار اچھل پڑا۔
 "یہ — یہ کیا ہو رہا ہے۔" ڈاکٹر جارج نے انتہائی خوفزدہ
 ہلچے میں کہا۔

"تمہارے ساتھی سائنس دانوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔" ٹرومین
 نے ایسے ہلچے میں کہا جیسے انسانوں کی سبائے کیرٹے مکوڑوں کی
 ہلاکت کی بات کر رہا ہو۔

"قت — قت — قتل۔" بوڑھے ڈاکٹر جارج نے ہکلاتے
 ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی خوف کی شدت سے اس کی
 آنکھیں پھلتی چلی گئیں اور وہ لہر اکہ نیچے گر گیا۔ وہ خوف کی شدت
 سے بے ہوش ہو چکا تھا۔

"انتھونی۔ اس آدمی کو آف کر کے آجاؤ۔" ٹرومین نے مڑ کر
 پیچھے کمرے میں موجود اپنے ساتھی سے کہا جو پہلے آنے والے کو کیرٹے
 وہیں رہ گیا تھا۔ اور چند لمحوں بعد اس کا ساتھی رامبارشی میں آ گیا۔
 "میں نے اس کی گردن توڑ دی ہے۔" انتھونی نے رامبارشی
 میں آتے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین نے اثبات میں سر ہلادیا۔ اُسی

لمحے مورس اور اس کے دو ساتھی بھی آ گئے۔

"باس۔ آٹھ آدمی تھے۔ آٹھوں کو ختم کر دیا ہے۔" مورس
 نے کہا۔

"اد۔ کے۔ اب اس بوڑھے ڈاکٹر کو اٹھا کر لے آؤ۔ تاکہ اس سے
 وہ ٹیپ حاصل کیا جاسکے۔" ٹرومین نے کہا۔ اور اندر دنی
 دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مورس کے ایک ساتھی نے جھک کر
 فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ڈاکٹر جارج کو اٹھایا اور ٹرومین
 کے پیچھے چلنے لگا۔ رامبارشی کا اختتام جس کمرے میں ہوا تھا۔ وہ
 کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔

"اسے یہاں صوفے پر لٹا دو۔ میں اس لیبارٹری کی راؤنڈ لگا
 لوں۔" ٹرومین نے کہا۔ اور آگے موجود ایک اور دروازے
 کی طرف بڑھ گیا۔ لیبارٹری کافی بڑی تھی۔ اس میں دو بڑے بڑے
 مال تھے۔ ایک بڑا سٹور تھا۔ ایک طرف دس رہائشی کمرے بنے
 ہوئے تھے۔ لیبارٹری کے دونوں یا لز میں عجیب و غریب ساخت
 کی مشینیں بڑی بڑی مینروں پر نصب نظر آرہی تھیں۔ اور دیواروں
 کے ساتھ الماریاں تھیں۔ جن میں ایسے ہی چھوٹے چھوٹے آلات
 رکھے ہوئے تھے۔ دونوں یا لز میں سائنس دانوں کی لاشیں پڑی
 ہوئی تھیں۔

ٹرومین سارا راؤنڈ لگا کر واپس اس دفتر نما کمرے میں
 آیا۔ جہاں ڈاکٹر جارج کو ایک صوفے پر لٹا دیا گیا تھا۔ ٹرومین
 نے آگے بڑھ کر ڈاکٹر کے چہرے پر زوردار تھپتھپانے شروع کر

دیتے۔ دوسرے ہی پتھر پر ڈاکٹر جارج چننا ہوا ہوش میں آ گیا۔
 "مورس۔ اس کے ساتھی سائنس دانوں کی لاشیں اٹھا کر
 یہاں لاؤ۔ تاکہ ڈاکٹر جارج کو یہ لگ جائے کہ اگر اس نے ہمارے
 ساتھ تعاون نہ کیا تو اس کا بھی یہی حشر ہو سکتا ہے۔" ٹرومین
 نے سرد لہجے میں مورس سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "تم۔ تم کیا چاہتے ہو۔ تم کون ہو؟" ڈاکٹر جارج کی حالت
 خوف کی شدت سے انتہائی دگرگوں ہو رہی تھی۔

"ابھی پتھر جادو۔ ذرا اپنے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ لو۔" ٹرومین
 نے سرد لہجے میں کہا۔ اور تھوڑی دیر بعد جب واقعی ڈاکٹر جارج کے آٹھ
 ساتھیوں کی لاشیں دیاں کمرے میں لاکر رکھی گئیں تو ڈاکٹر جارج کا
 دنگ ہلدی سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا۔ وہ اس قدر خوف زدہ نظر آ
 رہا تھا کہ جیسے ابھی دوبارہ بے ہوش ہو جائے گا۔

"تم نے دیکھ لیا ڈاکٹر جارج کہ انسانی جانوں کی ہمارے نزدیک
 کیا حیثیت ہے۔ اگر تم نے ہم سے تعاون کیا تو میرا وعدہ کہ تمہیں
 زندہ اور صحیح سلامت چھوڑ دیا جائے گا۔ ورنہ ان کی موت تو فوری
 ہو گئی ہے۔ مگر تمہاری موت آسان نہ ہو گی۔ تمہارے جسم کی تمام
 ہڈیاں ایک ایک کمرے کے ٹوڑ دی جائیں گی۔" ٹرومین نے انتہائی
 سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ فارگا ڈسک۔ مجھے مت
 مارو۔ میں نے کیا قصور کیا ہے۔ مجھے مت مارو۔" ڈاکٹر جارج
 نے انتہائی خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"سنو ڈاکٹر جارج۔ تم ایک مجرم تنظیم بگ باس کی لیبارٹری میں
 کام کر رہے ہو۔ اس لئے زیادہ پارسا بننے کی ضرورت نہیں ہے۔
 بگ باس کے چیف کی طرف سے تمہیں ایک ٹیپ بھجوا یا گیا تھا۔
 جس میں پاکیشیا کے سائنس دان مراد اور ادیشو گرافی سائنسدان
 کے درمیان ایک سائنسی فارمولے کے بارے میں تفصیل سے
 بات چیت دیکھاؤ تھی۔ اور تم نے اس بات حجت سے وہ فارمولا
 اخذ کر کے اس کی تکمیل یہاں لیبارٹری میں کرنی تھی۔ یوں میں درست
 کہہ رہا ہوں۔" ٹرومین نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔
 "تم درست کہہ رہے ہو۔" اس بار ڈاکٹر جارج نے ڈوبتے
 ہوئے لہجے میں کہا۔
 "تو یہ فارمولا اب تکمیل کی کس سیٹج پر ہے۔" ٹرومین نے اسی
 طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"اس فارمولے پر تو ابھی کام کا آغاز ہی نہیں ہوا۔ کیونکہ چند روز
 پہلے یہ ٹیپ مجھ تک پہنچا یا گیا تھا۔ اس وقت ہم ایک اور ہتھیار پر
 کام کر رہے تھے۔ جو تکمیل کے قریب تھا۔ اس لئے میں نے اس پر
 کام نہیں کیا۔ کل اس ہتھیار پر کام مکمل ہوا ہے تو میں نے فلگش
 کے ذریعے اس کا مکمل فارمولا سپر لیبارٹری کو بھجوا دیا ہے۔ آج
 ہمارا ریسٹ تھا۔ کل سے ہم نے اس ٹیپ والے فارمولے پر کام
 شروع کرنا تھا۔" ڈاکٹر جارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "سپر لیبارٹری کہاں ہے۔" ٹرومین نے جو تک پوچھا۔
 "مجھے نہیں معلوم کہ کہاں ہے۔" یہ دراصل مکمل لیبارٹری

دیتے ہوئے کہا۔

"یس یاس" — موس نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو ڈاکٹر جارج چیخ پڑا۔
 "دک جاذ۔ دک جاذ۔" مجھے اندھا مت کر دو۔ میں بتا دیتا ہوں۔
 مگر وعدہ کر دو کہ مجھے زندہ یہاں سے جانے دو گے۔ پلیر دعدہ کرلو ڈاکٹر جارج نے گھگھکیا ہے تو نے ایچے میں کہا۔
 "چلو دعدہ" — ٹرومین نے کہا۔

"سامنے والی دیوار پر جو سوپرچ بورڈ لگا ہوا ہے۔ اس کا سب سے نیچلا سفید رنگ کا بٹن دباؤ تو اس دیوار میں ایک خفیہ سیف نمودار ہوگا۔ ٹیپ اس کے اندر ہے۔ اٹھاؤ۔ مگر مجھے مت مارو۔"
 ڈاکٹر جارج نے کہا۔ اور ٹرومین کے اشارے پر مورس آگے بڑھا۔ اور اس نے وہ بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے سر کی تیز آواز کے ساتھ دیوار درمیان سے کھٹ کر سائیدوں پر ہوتی چلی گئی۔ اور اب وہاں واقعی ایک سیف نظر آنے لگ گیا تھا۔

"یہ کیسے کھلتا ہے" — ٹرومین نے ڈاکٹر جارج سے پوچھا۔
 "اس کے سنبھلے حصے پر تین بار زور سے ہاتھ مارو۔ اس کے بعد دوبارہ وہی سفید بٹن دبا دو یہ کھل جائے گا۔" — ڈاکٹر جارج نے کہا۔ اور ٹرومین کے اشارے پر مورس نے دیے ہی کیا۔ اور واقعی سیف کھل گیا۔ سیف کے درخانے تھے۔ جن میں نالیں بھیری ہوئی تھیں۔ البتہ ایک ایک کونے میں ایک مائیکرو ٹیپ بھی موجود تھا۔ جسے مورس نے اٹھا کر ٹرومین کو دے دیا۔

نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک لحاظ سے ریسرچ سٹر ہے۔ یہاں ہم سائنسی بنیادوں پر ادھر سے یا نامکمل فارمولوں پر کام کرتے ہیں۔ جب فارمولا سائنسی طور پر سہ لحاظ سے مکمل ہو جاتا ہے تو پھر اس پر عمل کے لئے اسے سپر لیبارٹری بھیجوا دیا جاتا ہے۔" — ڈاکٹر جارج نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"وہ ٹیپ کہاں ہے۔ مجھے وہ ٹیپ چاہیے۔" — ٹرومین نے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ ٹیپ ایسی جگہ پر ہے کہ تم لاکھ کوشش کرو تبہیں ٹیپ نہیں مل سکتا۔ صرف میں ہی وہ ٹیپ حاصل کر سکتا ہوں۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم نے ٹیپ حاصل کرتے ہی مجھے بھی گولی مار دینی ہے۔ اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ جب تک تبہیں ٹیپ نہ ملے تم بہر حال مجھے زندہ رکھنے پر مجبور ہو گے۔" — ڈاکٹر جارج نے اب حیرت اور خوف کے تھکے سے نکل کر سمجھادی کی باتیں شروع کر دی تھیں۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ تم ہم سے وہ جگہ چھپا لینے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ اگر ہم یہاں تک پہنچ سکتے ہیں تو تم سے ہمیں ٹیپ اگوانی بھی آتی ہے۔" — ٹرومین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مورس کی طرف مڑا۔

"مورس۔" — منجہ نکال کر پہلے ڈاکٹر جارج کی ایک آنکھ نکال دو۔ پھر دوسری پھر اس کی ہڈیاں توڑنا شروع کر دو۔ میں دیکھتا ہوں۔ یہ کیسے نہیں بتاتا۔" — ٹرومین نے سخت لہجے میں مورس کو حکم

"کیا یہی ہے وہ ٹیپ جس میں فارمولا ہے۔" ٹرڈمین نے مائیکرو ٹیپ کو الٹ پلٹ کمر غور سے دیکھتے ہوئے ڈاکٹر جارج سے پوچھا۔

"ہاں یہی ہے وہ ٹیپ جو مجھے بھیجوا گیا تھا۔" ڈاکٹر جارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں یقیناً ٹیپ ریکارڈ ہو گا۔ اُسے تلاش کرو۔ میں اس میں یہ ٹیپ لگا کر اُسے سننا چاہتا ہوں تاکہ پوری تسلی ہو جائے۔ کہ یہ واقعی اصل ٹیپ ہے۔" ٹرڈمین نے مونس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مائیکرو ٹیپ ریکارڈ میز کی سبھی دراز میں موجود ہے۔" ڈاکٹر جارج نے کہا۔ اور ٹرڈمین کے ایک ساتھی نے جلدی سے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک مائیکرو ٹیپ ریکارڈ نکال کر میز پر رکھ دیا۔ مائیکرو ٹیپ ریکارڈ ڈھکی جلدیہ ساخت کا تھا۔ "یہ کیسا ٹیپ ریکارڈ ہے۔ بظاہر تو ٹیپ ریکارڈ رہی لگتا ہے مگر....." ٹرڈمین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ہمارا ہی اپنی ایجاد ہے۔ انتہائی حساس ٹائپ مائیکرو ٹیپ ریکارڈ ہے۔ تم سے آپریٹ نہ ہو سکے گا۔ اگر تم اجازت دو تو میں اسے آپریٹ کر دوں۔" ڈاکٹر جارج نے کہا۔

"پہلے کوئی دوسری ٹیپ اٹھا کر اس میں لگاؤ۔ پھر یہ ٹیپ لگانا ایسا نہ ہو کہ یہ ڈاکٹر سب کچھ جو پٹ کر دے۔" ٹرڈمین نے کہا۔ اور پھر واقعی دراز میں سے ہی ایک اور مائیکرو ٹیپ نکال لی

گئی۔ ٹرڈمین نے ڈاکٹر جارج سے کہا کہ وہ اسے آپریٹ کرے اور ڈاکٹر جارج اٹھ کر اس ٹیپ ریکارڈ کی طرف بڑھا۔ اس نے دراز سے نکلنے والی ٹیپ اس میں فٹ کی اور پھر اُسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد کمرے میں ڈاکٹر جارج کی آواز گونجنے لگی۔ وہ کسی سائنسی فارمولے پر ٹیکر دے رہا تھا۔

"اد۔ کے۔ اب یہ ٹیپ لگاؤ۔" ٹرڈمین نے مطمئن لہجے میں کہا اور ڈاکٹر جارج نے ٹیپ ریکارڈ رائٹ کر کے اس کے اندر موجود مائیکرو ٹیپ نکال کر ایک طرف رکھی اور پھر ٹرڈمین کے ہاتھ سے سیف سے نکلنے والی ٹیپ لے کر اس نے ریکارڈ میں فٹ کی اور پھر اُسے آپریٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد کمرے میں ایک آواز گونج اٹھی۔ گوبولنے والا انگریزی میں بات کر رہا تھا۔

لیکن ہر حال لہجہ پاکیشٹانی ہی تھا۔ پھر دوسری آواز سنائی دی۔ اس کے بعد جب سردار کا نام سنا گیا تو ٹرڈمین مکمل طور پر مطمئن ہو گیا۔

"اد۔ کے۔ ڈاکٹر جارج۔ تم نے درست ٹیپ دی ہے۔ اب اسے بند کر کے ٹیپ مجھے نکال دو۔" ٹرڈمین نے کہا اور ڈاکٹر جارج نے سر ہلاتے ہوئے ہٹن آف کئے اور چند لمحوں بعد اس نے ٹیپ نکال کر ٹرڈمین کے ہاتھ میں دے دی۔

"شکریہ ڈاکٹر جارج۔ تم نے واقعی ہم سے تعاون کیا ہے۔ لیکن مجبوری یہ ہے کہ ہم تمہیں زندہ نہیں چھوڑ سکتے۔ ورنہ تم بگ باس کو ہمارا ہی نشانہ ہی کر دو گے۔" ٹرڈمین نے ٹیپ

اور پھر تیزی سے بائیں شہر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ٹرومین کا پہرہ کامیابی اور مسرت بھرے اطمینان سے جھک رہا تھا۔



جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں سائیکسنگ گمشدہ پیش موجود تھا۔

”مم۔ مم۔“ مگر تم نے وعدہ کیا تھا۔ ڈاکٹر جارج نے انتہائی خوف زدہ ہلچے میں کہنا شروع کیا۔ اس سے پہلے کہ اس کا فہم مکمل ہوتا ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی مشین پیش سے نکلنے والی کئی گولیاں ڈاکٹر جارج کے سینے میں گھس گئیں۔ اور ڈاکٹر جارج چیخ مار کر میز پر گر آئے اور پھر اس سے ٹکراتا ہوا نیچے قالین پر جا گر آئے چند لمحے ٹوٹنے کے بعد وہ ساکت ہو گیا۔

”آؤ اب نکل چلیں“ ٹرومین نے مشین پیش جیب میں ڈالے ہوئے کہا۔

”باس۔ اس لیبارٹری کو ڈائنامیٹ سے نہ اڑا دیں۔ ہمارے پاس ڈائنامیٹ موجود ہے۔“ مونس نے کہا۔

”نہیں۔ اس طرح بہت بڑا دھماکہ ہوگا۔ جس کی گونج پہاڑی علاقے کی وجہ سے دور تک جاسکتی ہے۔ اور ہو سکتا ہے۔ جس کا کوئی سرکاری ڈیفنس پوسٹ وغیرہ ہو۔ اس طرح ہم پھنس جی سکتے ہیں۔ ہمارا مشن ٹیپ حاصل کرنا تھا۔ وہ مشن مکمل ہو گیا۔ اور سب سے زیادہ میرے لئے مسرت کی بات یہ ہے کہ یہ مشن میں نے خود مکمل کیا ہے۔ اور عمران سے پہلے۔“ ٹرومین نے جواب دیا اور پھر وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے سڑک کے ذریعے اوپر بڑے کیبن میں پہنچ گئے۔ کیبن کے باہر ان کا ساتھی اور پہلی کا پٹر موجود تھے۔ اور چند لمحوں بعد پہلی کا پٹر انہیں لئے فضا میں بلند ہوا۔

عمران اور اس کے ساتھی گلا گھر سے پیدل ہی ٹانکس جھیل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ان کی رہنمائی فرنانڈو کر رہا تھا۔ چونکہ جیب گلا گھر قصبے سے آگے نہ جاسکتی تھی۔ اس لئے عمران نے فاصلہ دیکھتے ہوئے پہاڑی غجروں کا بندوبست کرنا چاہا۔ لیکن جب فرنانڈو نے انہیں بتایا کہ وہ ایسا شارٹ کٹ راستہ جانتا ہے جہاں سے وہ پیدل جلدی جھیل تک پہنچ سکتے ہیں تو عمران نے پیدل چلنے کا فیصلہ کیا۔ اور اب وہ سب اپنی بشت پر اسٹی اور دو منبرے سامان سے بھرے ہوئے تھیلے اٹھائے پہاڑی راستوں پر پیدل چلتے ہوئے ٹانکس جھیل کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

”ارے۔ وہ پہلی کا پٹر۔“ اچانک ٹانکس نے چونک کر کہا۔

ادورہ سب چونک کر اس طرف دیکھنے لگے۔ جدھر واقعی ایک بڑا سا ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر پرواز کرتا ہوا عالم سنن شہر کی طرف جا رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر چند لمحوں بعد ہی ایک پہاڑی کے پیچھے غائب ہو گیا۔
 "ہیلی کاپٹر تو پرائیویٹ لگتا ہے۔ سرکاری ہی نہیں ہے۔ کہیں لارڈ گئیرٹ صاحب تو اپنی شکار گاہ سے واپس نہیں جا رہے۔"
 تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پرائیویٹ ہیلی کاپٹر۔ ادہ تو ہاں ماسٹن میں پرائیویٹ ہیلی کاپٹر بھی مل سکتے ہیں۔ کیوں فرزند؟" عمران نے چونک کر فرزند کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"ایک کلپنی ہے تو سہی۔ جو ہیلی کاپٹر کرائے پر دیتی ہے تفصیلات کا تو مجھے علم نہیں۔" فرزند نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو ہم سے حماقت جوئی ہے۔ ہمیں ہیلی کاپٹر حاصل کرنا چاہیے تھا۔ اس طرح ہم آسانی سے اس جھیل تک پہنچ سکتے تھے۔" جویا نے کہا۔

"تاکہ شکار گاہ میں موجود شکاریوں کو ہمارے دایوں موجودگی کا پوری طرح علم ہو جاتا۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"واقعی یہ غلطہ تو ہو سکتا تھا۔ ٹھیک ہے۔ اس طرح انہیں ہماری یہاں آمد کا پتہ نہ چل سکے گا۔" جویا نے فوراً ہی اپنے خیال میں ترمیم کر لی۔ اور عمران مسکرا دیا۔ اس کی آنکھوں میں شرارت تھی۔ شاید وہ کچھ کہنا چاہتا تھا۔ لیکن شاید فرزند کی موجودگی کی وجہ سے وہ خاموش رہا تھا۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے کے بعد وہ ٹاکس جھیل پہنچ گئے۔ یہ ایک چھوٹی سی قدرتی جھیل تھی۔ لیکن اس کا منظر خاصا دلکش تھا۔ لیکن اس تک پہنچنے کے لئے راستہ جس قدر دشوار گزار تھا، نظر سے اس قدر دشوار گزار راستہ اس جھیل کو دیکھنے کے لئے طے کرنا سبب ہوا کہ انہیں ٹاکس جھیل پر ہی دجھتی کا خوب صورت منظر ہونے کی بجائے یہاں دوردور تک کوئی سیاح نظر نہ آ رہا تھا۔ سیاح تو ایک طرف انہیں گلا گیر سے جھیل تک راستے میں کوئی آدمی بھی نہ ملا تھا۔
 "یہاں سے لارڈ گئیرٹ کی شکار گاہ کتنی دور ہے۔" عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"کچھ دور ہے۔ مگر وہاں کسی کو نہیں جانے دیا جاتا۔" فرزند نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ میں اس جھیل میں غوطہ لگا کر اس کی گہرائی چیک کرتا ہوں آپ لوگ یہیں بٹھریں۔" عمران نے کہا اور پھر اس نے ٹانگیں کی پشت پر لٹے ہوئے تھیلے سے ایک جدید انداز کا غوطہ خوری کا لباس نکالا اور اسے پہن کر اس نے جھیل میں چھلانگ لگا دی۔ اس کے ساتھی خاموش کھڑے تھے۔ کیونکہ انہیں معلوم ہی نہ تھا کہ عمران کی پلاننگ کیا ہے۔ غوطہ خوری کے لباس منگووانے سے تو انہوں نے یہی سمجھا تھا کہ عمران اس جھیل کے اندر اتنا چاہتا ہے۔ لیکن کیوں۔ یہی بات ان کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد عمران واپس پانی کی سطح پر نمودار ہوا۔ اور چند لمحوں بعد وہ باہر آگیا۔ اس نے لباس اتارنا شروع کر دیا۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے آثار

نمایاں تھے۔

"کیا جو عمران صاحب" — کیپٹن شکیل نے اس کے چہرے پر مایوسی دیکھ کر چونکے ہوئے پوچھا۔

"میرا خیال تھا کہ اس جھیل سے لیبارٹری کے لئے پانی لینے کا راستہ اس قدر کھلا ضرور ہوگا کہ اس راستے سے ہم لیبارٹری تک پہنچ جائیں گے۔ لیکن ایک پانی بے ضرور لیکن وہ اس قدر چھوٹا ہے کہ اس سے صرف پینے کا پانی تو لیبارٹری تک جاسکتا ہے۔ سائنسی عمل کے لئے نہیں۔ اور اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ یہ لیبارٹری صرف محدود پیمانے پر تیار کی گئی ہے۔ صرف دیسرچ کی غرض سے۔" عمران نے لباس اتار دے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری — کون سی لیبارٹری؟" — پاس کھڑے فرانڈ نے چونک کر کہا۔ لیکن عمران یا کسی اور ساقی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

"اب ہمیں بہر حال اس شکار گاہ میں داخل ہونا پڑے گا۔" عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"شکار گاہ میں۔ ادھ نہیں۔ وہ لوگ اجنبی کو ہلاک کر دیتے ہیں" فرانڈ نے قد سے خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تم شکار گاہ میں داخل نہ ہونا۔ صرف ہمیں دلیاں تک لے چلو۔ اور بس" — عمران نے کہا اور فرانڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور ایک بار پھر ان کا سفر شروع ہو گیا۔ آدھے گھنٹے بعد وہ واقعی ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں غار دار تادم سے مضبوط

باڑھاڑی میں دوڑ تک جاتی دکھائی دے رہی تھی۔ ایک بہاڑی ڈھلوان پر ایک بڑا سا کیبن اور اس سے کچھ ہٹ کر دوسرا بڑھوٹے کیبن بنے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ لیکن فاصلہ اس قدر تھا کہ بڑا کیبن بھی چھوٹا سا نظر آ رہا تھا۔ اور چھوٹے کیبن تو بالکل ہی نقطے سے نظر آ رہے تھے۔

"ٹائیگر۔ دو رہیں دکھانا" — عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے پھیلے میں سے دو رہیں نکال کر عمران کی طرف بڑھادی۔

"تذیرو۔ فرانڈ صاحب کو اب مکمل آرام کرنے کا موقع دو۔ بچارہ ہمیں گائیڈ کرتے کرتے بہت تھک گیا ہوگا۔ مگر خیال رکھنا تھکاوٹ میں شور بہت بڑا لگتا ہے" — عمران نے ٹائیگر سے دو رہیں لیتے ہوئے — فرانڈ کے قریب کھڑے تذیرو سے مخاطب ہو کر ایسے ہیچ میں کہا جیسے واقعی فرانڈ سے بے حد مہربانی محسوس ہو رہی ہو۔

"میں تو ٹھیک ہوں تھکا نہیں ہوں" — فرانڈ نے چونک کر کہا مگر دوسرے لمحے وہ چیخا ہوا تذیرو کے سینے سے جا لگا۔ اور اس کے بعد کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی —

اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی۔ اور اس کا بے جان جسم تذیرو کے بازوؤں میں پھول رہا تھا۔

"کیا ہزدت بھی اسے مارنے کی۔ یہ ہمارا دشمن تو نہیں تھا۔" جولیانا نے غصیلے ہیچ میں کہا۔ آسے فرانڈ کے اس طرح سہرہ انداز میں مارے جانے پر غصہ آ گیا تھا

”یہ جرائم کی ذیلی تعلق رکھنے والا آدمی تھا۔ اور ہم اسے مزید اپنے ساتھ لٹکائے رکھتے تو یہ ہمارے لئے مسائل پیدا کر سکتا تھا۔ اس لئے مجبور ہی تھی۔“ — عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا، مگر جولیسا کے مونٹ کھنچے ہی رہے۔

”اے لاشیں۔ اُدھ چار آدمیوں کی لاشیں“ — ایک لختِ عِمران نے بھیجے ہوئے کہا۔ اور لاشوں کا جس کمرے بے اختیار چونک پڑے۔

”لاشیں کیسی لاشیں“ — سب نے حیران ہو کر پوچھا۔

”بڑے کیس کے سامنے چار افراد کی لاشیں بڑھی ہوئی ہیں۔ ان کے پاس مشین گنیں بھی بڑھی ہوئی ہیں۔ اور کوئی آدمی بھی نظر نہیں آ رہا۔ اس کا مطلب ہے۔ کوئی مٹی گڑبڑ ہوئی ہے یہاں۔“

عمران نے دو درہن آنکھوں سے ہٹکا کر بولیا کی طرف بڑھانے ہوئے کہا۔

اور پھر بادی بادی سب نے ان لاشوں کو دو درہن سے چیک کیا۔

”یہاں کیا ہوا جو گناہ جو لیانے حیرت بھرے پٹھان ہیں کہا۔“

”وہاں جانے پر ہی پتہ چلے گا“ — عمران نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے اس غاردار تار کی باڈ کی طرف بڑھنے لگے۔ فریڈ نے اس کی لاشیں دیکھیں چھوڑ دی گئی۔ غاردار تار کا ٹکڑا دی گئی اور وہ سب تیزی سے اس بڑے کیبن کی طرف بڑھنے لگے۔ دیے انہوں نے اسلحہ ہاتھوں میں لے لیا تھا۔ تاکہ اچانک کسی ماٹ سے ہونے والی کارروائی کا جواب دیا جاسکے۔ لیکن اس بڑے کیبن تک پہنچنے کے باوجود نہ ہی کوئی آدمی نظر آیا اور نہ کسی نے انہیں روکا۔

کیسین کے سامنے عیار لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

”ادھر یہاں یہی سی کاٹ بھی کھڑا ہے۔ جو دہی یہی سی کاٹڑ ہو گا۔
ہم نے جھیل کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔“ — عثمان نے کہا۔
”مگر یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں۔“ — تنویر نے حیران ہو کر ادھر
ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”توڑ دٹائیگو۔ تم دونوں ان بھوٹے کیبنوں کی طرف جا کر دیکھو
 کہ ادھر کیا پوزیشن ہے۔ پھر ہم اس کیبن میں داخل ہوں گے،
 جلدی کر دو۔“ عمران نے توڑ اور ٹائیگو سے کہا اور وہ دونوں
 دوڑتے ہوئے بھوٹے کیبنوں کی طرف بڑھ گئے۔

”جہم اس کیس کے اندر تو دیکھو۔“ جولیانے کہا۔
 ”دروازہ بند ہے۔ اندر بجائے کیا مسئلہ ہو۔ اس نے باہر
 پہلے تسلی جونی ضرور ہی ہے۔“ عمران نے کہا۔ ادھر جولیانے
 ثبات میں سر ہلادیا۔ تھوڑی دیر بعد تنویر اور ٹائیگر دونوں
 ہی بھاگتے ہوئے واپس آئے۔

”دماں بھی دس بارہ لاشیں بیڑی ہوتی ہیں۔ انہیں گولیاں مار دی گئی ہیں۔ ایک باڈو منہ بندوق میں خوف ناک کئے بھی مرے بیڑے سے۔ انہیں بھی گولیاں مار دی گئی ہیں۔“ تنویر نے قریب آکر کہا۔

"کس نے یہاں اس طرح قتل عام کیا ہوگا۔ کہیں یہ کام بگ
باس کی کسی تنظیم کا تو نہیں۔ انہوں نے حفظ ما اقدم کے طور پر
یہاں سب کچھ ختم کر دیا ہو۔۔۔۔۔ عمارانے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھولا اور کہیں میں داخل ہو گیا۔ سانس
ہی کر سی پر ایک مقامی آدمی کی بندھی ہوئی لاش موجود تھی جس کی کھوپڑی
گولیوں سے اڑا دی گئی تھی۔ البتہ اس کا چہرہ سالم تھا۔ اور اس
لاش کے چہرے پر نظر پڑتے ہی عمران چونک پڑا۔

”اوہ۔ اب سمجھا۔ یہ ساری کارروائی ٹرڈمین کی ہے۔“ عمران
نے ہونٹ پیچھتے ہوئے کہا۔

”ٹرڈمین۔ تو کیا اس کی ٹریس ٹرڈمین تھا۔“ جولیانے
جیران جو کر پوچھا۔

”ہاں۔ پہلے مجھے صرف شک تھا۔ اب اس لاش کا چہرہ دیکھ کر یقین
ہو گیا ہے۔ ٹرڈمین نے سکا رائل پر بھی تھنہ کاٹ کر پیشانی والی
رگ پر ضربیں لگائے والا مخصوص تشدد کیا تھا اور یہاں بھی اس نے یہی
کارروائی دہرائی ہے۔ اس کا مطلب ہے اس بار وہ ہم سے باڑی لے
گیا۔“ عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کہیں کے
عقبی حصے میں جاتی ہوئی ہرنگ کے دہانے پر موجود تھیں۔

”اگودا جی یہ کارروائی ٹرڈمین کی ہے تو وہ میرے ماتحتوں اب
زندہ بیچ سکے گا۔“ تھوڑے عرصے کے بعد کہا۔

”ہاں۔ اس نے سیکرٹ سروس کے نہ صرف آڑے آنے کی
کوشش کی ہے بلکہ سیکرٹ سروس کا شکار بھی چھین لیا ہے اس
کا یہ جرم ناقابل معافی ہے۔“ جولیانے کے ہاتھ میں بھی غصہ تھا۔

”اس کا فیصلہ بعد میں ہو گا۔ کہ اگر اس نے واقعی وہ ٹیپ حاصل کر لیا
ہے تو وہ اس کا کیا کرتا ہے۔“ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر

وہ سب تیزی سے اس سرنگ میں اترتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد وہ ایک
تباہ شدہ کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں ایک بھاری فولادی دروازہ ٹکڑوں
میں تبدیل ہوا پڑا تھا۔ اور اس دروازے نے یہی دیاں موجود سامان کو
تباہ کیا تھا۔ دروازے کے ٹکڑے تباہ ہے مگر اُسے کسی طاقتور ہم سے
اڑایا گیا ہے۔ وہاں بھی ایک آدمی کی لاش اور وہ مندرجہ ذیل ہوئی تھی۔
جس کی ٹیڑھی گردن صاف تباہ ہی تھی۔ کہ اُسے گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا
تھا۔ اس کمرے کے دوسرے دروازے سے نکل کر وہ ایک اور چھوٹی
سی دہانہ میں پہنچے جس کا اختتام ایک اور دروازے پر ہو رہا تھا۔

جب اس دروازے کو کراس کر کے وہ دوسری طرف گئے تو یہاں سے
ساکت ہو گئے۔ یہ دفتر کے انداز میں تباہ و کراہ تھا۔ جہاں آٹھ لاشیں
اکٹھی پڑی ہوئی تھیں۔ ان سب کے جسموں پر سفید اور آبی تھے جبکہ
ایک بوڑھے کی لاش میز کی سائڈ پر پڑی تھی۔ ایک طرف دیوار میں
ایک کھلا حواسیٹ نظر آ رہا تھا۔ جو دو خانوں پر مشتمل تھا اور دونوں
خانے فائلوں سے بھرے ہوئے تھے۔ میز پر ایک قطعی جدید ساخت کو
مائیکرو ٹیپ دیکھا۔ ڈیجیٹل نظر آ رہا تھا۔ ساتھ ہی ایک مائیکرو ٹیپ
بھی پڑی ہوئی تھی۔

”آگے جا کر چیک کر دو۔ شاید کوئی آدمی ابھی رہہ رہ جائے۔ اس
سے تفصیلات حاصل ہو سکیں۔“ عمران نے اپنے ساتھیوں سے
کہا۔ اور وہ سب اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ جب کہ عمران
نے آگے بڑھ کر سیٹ میں موجود فائلوں کو نکال کر باہر رکھنا شروع کر
دیا۔ ساری فائلیں نکال لینے کے باوجود اُسے سیٹ میں وہ مائیکرو

ٹیپ ریکارڈر سے آواز نکلتی شروع ہو گئی۔ آواز سے لگ رہا تھا کہ کوئی بوڑھا آدمی بول رہا ہے۔ وہ کسی سانسی مٹے پر کچھ دے رہا تھا۔ عمران کافی دیر تک اُسے سن رہا تھا پھر اس نے بٹن آف کرنے کے بعد اس ٹیپ کو باہر نکال لیا۔

”کوئی اور ٹیپ ہے۔ ہمارا مطلب یہ ٹیپ نہیں ہے۔ اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ اصل ٹیپ ٹرمین لے گیا ہے۔ اس ٹیپ اور اس ٹیپ ریکارڈر کی موجودگی اور پھر اس کھلے سیلف کا مطلب ہے کہ اس میں ٹیپ موجود تھی۔ یہ بوڑھا سی لقیقاً یہاں کا انچارج ہو گا۔ ٹرمین نے پہلے اس کے سائیکلو کو ہلاک کیا اور پھر اس سے یہ ٹیپ حاصل کیا۔ لیکن پوری تسلی کے لئے اس نے پہلے اس بوڑھے سے یہ ٹیپ چوائی ہو گی۔ پھر اصل ٹیپ سنی ہو گی۔ جب اس کی تسلی ہو گئی ہوگی تو اس نے بوڑھے کو بھی گولی ماری اور ہلک گیا۔“ عمران نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے۔ اب ہمیں اس سے ٹیپ برآمد کرنی ہوگی۔“ جولیانے غصیلے لہجے میں کہا۔

”دیکھو برآمد کرنی پڑتی ہے یا وہ خود تحفے میں دے دیتا ہے۔ اس کا فیصلہ تو اب ہو گا۔ بہر حال یہ جدید ٹیپ ریکارڈر مجھے پسند آیا ہے۔ اس لئے ٹیپ نہ ہی ٹیپ ریکارڈر ہی سہی۔ کوئی نہ کوئی نشانی تو ہونی ہی چاہیے۔“ عمران نے کہا۔ اور پھر ٹیپ ریکارڈر اٹھائے وہ واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”تمہیں یقین ہے کہ ٹرمین وہ ٹیپ واقعی تمہیں تحفے میں دے دے گا۔“ جولیانے ہنسنے چہاتے ہوئے کہا۔

ٹیپ نظر نہ آیا۔ پھر اس نے میز کی درازیں کھول کر چیک کرنی شروع کر دیں لیکن نتیجہ منفی رہا۔

”گندر دو بال ہیں۔ سٹور ہے۔ اور رہا نشی کمرے ہیں۔ لیکن وہاں کوئی لاش یا زندہ آدمی موجود نہیں ہے۔ البتہ وہاں خون کے دھبے ہیں۔ شاید ان سائیکلوؤں کو پہلے وہاں گولیاں ماری گئیں پھر ان کی لاشیں اٹھا کر یہاں لائی گئیں۔“ کپٹن شکیل نے واپس آکر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت کچھ بھی سنجیدگی نمایاں تھی۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر رکھا ہوا جدید ساخت کا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر اٹھایا اور اُسے غور سے دیکھنے لگا۔ یہ تو بالکل جدید ساخت کا تھا۔

”اس بوڑھے کے جسم کے نیچے ایک مائیکرو ٹیپ موجود ہے۔“ اچانک تنویر نے کہا اور اس کی بات سن کر عمران سمیت سب بڑی طرح چونک پڑے۔

”ٹیپ۔ اذہ کہاں ہے۔“ عمران نے کہا۔ اُسی لمحے تنویر نے جو میز کی سائیکلو پر پڑے مردہ بوڑھے پر جھکا ہوا تھا اس کے جسم کو ہٹا کر ایک مائیکرو ٹیپ اٹھا کر عمران کی طرف بڑھادیا۔

عمران نے ٹیپ اس ٹیپ ریکارڈر میں ڈال دی اور پھر اس کے مختلف بٹن دبائے شروع کر دیئے۔ پھر ایک بٹن دبائے ہوئے وہ بُری طرح چونک پڑا۔ اس نے جھک کر بٹن کے اوپر کچھ ہونے یا ایک بے الفاظ کو غور سے پڑھا اور وہ سرے بلے اس کے چہرے پر چمک سی ابھرا۔ اس نے اس بٹن کو پھوڑ کر اس سے آگے والا بٹن دیا تو

”ہاں۔ اس نے صرف اپنی انا کی تسکین کے لئے ہم سے آگے رہ کر یہ
کارروائی کی ہے۔ لیکن اُسے بھی معلوم ہے کہ ہمارا حال اُسے نقص
نہیں ہو سکتا۔“ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
”اور اگر اس کی نیت خراب ہو گئی تو۔“ تنویر نے غصیلے ہاتھ
میں کہا۔

”تو آدمی کو اس کی نیت کا بھی پھل ملتا ہے۔ جس طرح تمہیں اب
ملک کر ڈوا پھل ہی مل رہا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب
دیا۔

”کر ڈوا پھل۔ کیا مطلب۔“ تنویر نے اور زیادہ چونک کر کہا۔
”ایک تو صبر کا پھل کر ڈوا ہوتا ہے۔ دوسرا نیت خراب ہو تو بھی پھل
کر ڈوا ہی رہتا ہے۔ اب یہ تمہیں بتا رہا ہے کہ تمہاری نیت خراب ہے یا
تم صبر کر رہے ہو۔ اگر خود کوئی فیصلہ نہ کر سکو تو جو لیا سے پوچھ لیتا۔“
عمران نے جواب دیا۔

”تمہیں بس یہی بگاڑ کوئی آتی ہے۔ وہ گرد میں تمہیں واضح
نکست دینے میں کامیاب ہو گیا ہے اور تم ڈھیٹوں کی طرح بنس
رہے ہو۔“ تنویر نے انتہائی غصیلے ہاتھ میں کہا۔

”یہ معاملہ ہی ایسا ہے کہ اس میں ڈھیٹ بنے بغیر بیٹھا پھل مل
بھی نہیں سکتا۔“ عمران نے کن اکھبوں سے ساتھ چلنے والی
جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور جولیا نے بے اختیار منہ دوسری
طرف کر لیا۔ وہ اب اچھی طرح سمجھ گئی تھی کہ عمران کس پیرائے میں
بات کر رہا ہے۔

”باس۔“ کیا آپ واقعی ایسا کیا ہوا انکار عمران کے حوالے
کر دیں گے۔“ میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے مورس نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت اپنے بیڈ کو اڑھٹ کر
کھمبے میں بیٹھے ہوئے تھے۔

”کہنا پڑے گا۔ مورس۔ تم نے صرف عمران کا کام سنا ہوا ہے۔
کبھی اس سے منکرائے نہیں ہو۔ عمران یقیناً ہمارے بیٹھے اس
لیبارٹری تک پہنچ جائے گا اور پھر اُسے معلوم ہو جائے گا کہ ٹیب
وٹاں سے اڑا لیا گیا ہے۔“ گرد میں نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

”لیکن آہ یہ کیسے معلوم ہوگا کہ یہ کام ہم نے کیا ہے۔ ہم تو اپنا
کوئی نشان وٹاں چھوڑ کر نہیں آئے۔“ مورس نے کہا۔
”وہ ہزار آکھیں دکھتا ہے۔“ مورس۔ تم اُسے جانتے ہی

نہیں۔ اس لئے ایسی باتیں کہہ رہے ہو۔“ ٹردمین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”باس۔ اگر میری بات مانیں تو اس بار آزمائیں۔ مجھے یقین ہے کہ اُسے کسی صورت بھی پتہ نہیں چل سکتا۔“ مورس نے غصے سے ہاتھ اٹھائے۔ اور ٹردمین نے مسکراتے ہوئے سر ہلادیا۔

”اگر اُسے پتہ نہ چلا تو میرا وعدہ مورس کے میں ٹیپ اس کے حوالے نہ کر دوں گا۔“ ٹردمین نے کہا اور مورس کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

ٹردمین کو واپس ناراک پہنچے ہوئے آج دوسرا روز ہو گیا تھا۔ اور ٹردمین نے اپنے سیکشن کے تمام افراد کو عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنے پر لگا رکھا تھا۔ لیکن اس دوران نہ ہی عمران کی کال آئی تھی اور نہ ہی عمران یا اس کے ساتھی ٹریس ہو سکے تھے۔ مگر ابھی وہ دونوں باتیں ہی کر رہے تھے کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور ٹردمین نے چونک کر ماتھ بٹھایا اور ریسیور اٹھالیا۔

”ٹریس۔ بلیک اینگل۔“ ٹردمین نے تیز لہجے میں کہا۔
”مانکی بول ریاستوں باس۔ میں نے ایک عورت اور چار آدمیوں کے ایک گروپ کو چیک کیا ہے۔ وہ ہاسٹن سے آنے والی پرواز سے ناراک ایرپورٹ پہنچے ہیں۔ لیکن وہ سب ایک ہی ہیں۔ البتہ ان میں سے ایک جوان کا لیڈر لگ رہا ہے۔ اس کا قد وقامت بالکل عمران جیسا ہے۔“ دوسری طرف سے مانکی نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”ہوشیار رہی سے نگرانی کرتے رہو۔ لیکن تم نے ان سے کوئی رابطہ نہیں کرنا۔“ ٹردمین نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

”اگر یہ عمران اور اس کا گروپ ہوگا تو یقیناً وہ مجھ سے خود ہی رابطہ کرے گا۔“ ٹردمین نے مورس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور مورس نے اشارات میں سر ہلادیا۔

پہلے کافی دیر بعد مانکی نے انہیں فون پر بتایا کہ یہ گروپ یا کہیں کالونی کی ایکٹ کو بھیجیں چلا گیا ہے۔ جو شاید پہلے سے ان کے پاس تھی۔ کیونکہ اس کے بھانک پر موجود تالا انہوں نے چابی سے کھولا تھا۔ ٹردمین نے مسلسل نگرانی جاری رکھنے کا اہمہ دیا تھا لیکن مزید ایک روز گزر جانے کے باوجود جب عمران نے اس سے رابطہ نہ کیا تو ٹردمین سوچ میں پڑ گیا کہ کہیں عمران اس سے ناراض تو نہیں۔ اُسے شاید یہ بات بُری لگی ہو کہ ٹردمین نے اس سے آگے بڑھ کر مشن مکمل کر لیا ہے۔ اس لئے وہ سوچنے لگا کہ اب اسے خود ہی عمران سے رابطہ قائم کر لینا چاہیے لیکن ابھی وہ کوئی فیصلہ نہ کر سکا تھا کہ ٹرانسمیٹر پر کال آئی شروع ہو گئی۔ اس وقت ٹردمین دفتر میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس کا بیٹن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کا لنگ اور۔“ ٹرانسمیٹر سے عمران کی آواز سنائی دی۔ لہجہ دیسے ہی مشکفہ اور چمکتا ہوا تھا۔

”ٹریس۔ بلیک اینگل انڈنگک یو اوور۔“ ٹردمین نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بڑی لمبی پردازی کی ہے بلیک ایگل نے۔ اب تک تھکن اتنی ہے یا نہیں ادور"۔ دو مری طرف سے عمران کی چپکٹی ہوئی آواز سنائی دی اور ٹرومین بے اختیار مسکرایا۔

"بلیک ایگل کبھی نہیں تھکتا پرنس۔ آپ سناٹیں کیا مصروفیات ہیں ادور"۔ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو واپس جا رہا ہوں۔ میں نے سوچا کہ جانے سے پہلے بلیک ایگل کو مشن کی کامیابی کی مبارک باد تو دے دوں ادور"۔

عمران نے جواب دیا اور ٹرومین بے اختیار چونک پڑا۔
"ادہ۔ آپ شاید میری کال کے منتظر رہے ہیں۔ حالانکہ مجھے آپ کی رہائش کا بھی علم نہیں تھا اور نہ ہی آپ یہاں کوئی پیش خیر کوئی میرے پاس تھی ادور"۔ ٹرومین نے کہا۔

"تمہارے آدمی شاید تمہیں پورٹ دینے کا کھف نہیں کرتے حالانکہ ان سے ملاقات اپنا پورٹ پر ہی ہو گئی تھی۔ اور اس وقت بھی وہ کوٹھی کے باہر موجود ہیں اور باقاعدہ شفٹوں میں ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ اگر اجازت دو تو ان کو کہہ دوں کہ اپنے پاس کو تو پورٹ دے دیا کرو۔ آخر وہ پاس ہے۔ پورٹ لینا تو اس کا فرض ہے ادور"۔ عمران کی آواز سنائی دی اور ٹرومین کے چہرے پر بے اختیار ندامت کے آثار نمودار ہو گئے۔

"پورٹ تو انہوں نے مجھے دے دی تھی۔ لیکن میری خیر کوئی تو آپ کے پاس تھی۔ میں تو آپ کی طرف سے کان کا منتظر رہا تھا ادور"

ٹرومین نے قدرے شرمندہ سے ہنسنے میں کہا۔

"میں دراصل واپسی کا بیروگرام بنانے میں مصروف رہا۔ اب پروگرام فائنل ہوا ہے تو میں نے سوچا کہ بچے آدمی کو ٹرانسمیٹر پر ہی مبارک باد دے دوں۔ شاید ایئر پورٹ پر ہمیں سی آف کرنے آجائے"۔
عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"آئی۔ ایم۔ سو ری پرنس۔ آپ کو خواہ مخواہ میرے رویے کی وجہ سے کوفت ہوئی۔ میں آدیاہوں تھے سمیت ادور اینڈ آل"۔ ٹرومین نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اُسے الماری میں رکھا اور پھر انٹرکام کا ریسورسٹنگ کر اس نے مورس کو اپنے پاس آنے کے لئے کہا اور ریسورسٹنگ کر دیا۔ وہ مورس کو ساتھ لے جانا چاہتا تھا تاکہ مورس کا تعارف عمران سے کر دے۔ کیونکہ ایک لحاظ سے وہی اب اس کا نمبر بن چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جس کے ایک خفیہ سیف میں وہ مائیکروٹیپ موجود تھی۔ جو اس نے لیبارٹری سے حاصل کی تھی۔

میں"۔ توخیر نے بڑی طرح بھجلائے ہوئے ہلچے میں کہا۔
 "تو کیا کمروں۔ اب بچے آدمی سے لڑا بھی تو نہیں جاسکتا۔ لوگ
 کہیں گے سچ سے لڑتا ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب
 دیا۔

"کیا مطلب۔ کیا واقعی تم بغیر مشن مکمل کئے واپس جانا چاہتے ہو؟
 جولیا نے انتہائی غصیلے ہلچے میں کہا۔

"مشن تو مکمل ہو گیا۔ جہاں ٹیپ تھی۔ وہاں موجود نہیں ہے۔ پس
 یہی رپورٹ جا کو چیف کو دے دوں گا۔ پھر اگر چیف نے کوئی نئی جگہ
 بتائی تو نیا چیک بن جانے کا سوچ بن جائے گا"۔ عمران نے
 مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے اب ہمیں خود ہی جا کر ٹرڈمیں کا کیا کرم
 کرنا پڑے گا۔ چلو اٹھو کیپٹن شکیل۔ میں دیکھتا ہوں کیسے نہیں
 ملتی وہ ٹیپ"۔ توخیر نے ایک جھنجکے سے کرسی سے اٹھتے ہوئے
 انتہائی قہر اور سخت ہلچے میں کہا۔

"تم اس کا ٹھکانہ جانتے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔
 "میں اسے ڈھونڈھ لوں گا۔ اب یہاں بیٹھے رہنے سے تو نہیں
 ملے گا وہ"۔ توخیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈھونڈھنے کی کیا ضرورت ہے۔ کل سے اس کے آدمی ہماری
 نگرانی کر رہے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا تو اس بار جولیا اور
 کیپٹن شکیل بھی چونک پڑے۔

"نگرانی کمرہ ہے جس۔ ادھر ٹرڈمیں کے آدمی۔ اس کے باوجود

ٹیپ تو دہ ٹرڈمیں لے گیا۔ اب کیا پروگرام ہے"۔ جولیا
 نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ سب ابھی ناشتے سے فارغ ہو کر
 ایک کمرے میں اکٹھے آکر بیٹھے تھے۔

"پروگرام کیا ہوتا ہے۔ بے نیل و مرام دایسی۔ مطلب ہے ٹمائیں
 ٹمائیں فش۔ دیے ایک بات میری سمجھ میں آج تک نہیں آئی۔ کہ آخر
 یہ ٹمائیں ٹمائیں فش کیا محاورہ ہے۔ ٹمائیں ٹمائیں تو جو فی طوطے کی آواز
 لیکن اس کے ساتھ انگریزی میں فش۔ آخر یہ کیا اہمیل بے جوڑ ٹائپ
 محاورہ ہے"۔ عمران کی زبان چل پڑی۔

"یہ محاورہ تمہارے لئے بنایا گیا ہے۔ تم ٹمائیں ٹمائیں یعنی کوا اس
 بہت کمرے ہو۔ لیکن غیج کچھ نہیں۔ اب دیکھو ہم یہاں آئے ہیں مشن
 مکمل کرنے۔ بھاگ دوڑ بھی بہت ہوئی۔ نتیجہ کیا نکلا۔ یہی کہ ٹیپ لے
 گیا ٹرڈمیں اور اب تم بیٹھے ہو اس کی طرف سے تحفے کے انتظار

تم یہاں اطمینان سے بیٹھے ہو۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں؟" جولیانے
جھپٹتے ہوئے اپنے میں کہا۔

"میں دیکھتا ہوں کہ کون ہیں یہ۔ میں اس ٹرومین کی بڈیوں سے
بھی وہ ٹیپ برآمد کر لوں گا۔" تنویر نے انتہائی عصبیتے اپنے
میں پیر چٹختے ہوئے کہا۔ اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔
"ایک منٹ تنویر۔ اگر عمران صاحب اس طرح مطمئن بیٹھے ہیں
جب کہ انہیں معلوم بھی ہے کہ ٹرومین کے آدمی جہاڑی نگرانی
کرو رہے ہیں تو اس کی تہہ میں ضرور کوئی مقصد ہو گا۔" کیپٹن
شکیل نے اٹھ کر تنویر کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر یہ بتائے کہ کیا مقصد ہے۔ خواہ مخواہ ہمیں سبسپنس میں
بہتلا کر دکھا ہے اس نے۔" تنویر نے ایسے اپنے میں کہا۔ جیسے
دانت پیستے ہوئے بات کر رہا ہو۔

"کیا تم کئی ٹرومین سے ملے تھے؟" جولیانے غور سے عمران
کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹرومین سے۔ نہیں۔ جب سے ہم ناراک آئے ہیں۔ اس سے
ٹرانسمیٹر پر تو بات ہوئی تھی۔ وہاں کا رائل کے اڈے میں لیکن ملاقات
تو نہیں ہوئی۔" عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر کل تم تین چار گھنٹے کہاں رہے تھے۔ یہاں آنے کے بعد
تم واپس چلے گئے۔ اور پھر تمہاڑی واپسی کا کافی رات گئے ہوئی تھی۔"
جولیانے غراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ تم جاگ رہی تھیں۔ لاجوں و لا قوہ۔ میں سمجھا

تم کبھی نہیں میں ہو۔ اس نے میں جو تین انارک کو دے دیے قدموں تمہارے کمرے
کے سامنے گزرا تھا۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیو اس مت کر دو۔ سیدھی طرح بتاؤ۔ کہاں رہے تھے۔"
جولیانے کاٹ کھانے والے اپنے میں کہا۔

"میں نے سوچا اب واپس جانا تو بہر حال ٹھہر گیا ہے۔ اس لئے
کیوں نہ ناراک کے دو تین ٹائٹ کلبوں کی سیر سی کر لی جائے۔ آدمی
ناراک آئے اور ٹائٹ کلبوں کی سیر کے بغیر واپس چلا جائے۔ اس کا
شمار یقیناً بندو قتی میں ہی ہو گا۔" عمران نے بڑے معصوم سے
اپنے میں کہا۔

"یہ بو بھئی کیو اس کرتا رہے گا مس جولیا۔ آپ ڈی بی چیف ہیں۔
ضروری نہیں کہ آپ اس کی باتیں مانیں۔ آپ خود بھی حکم دے
سکتی ہیں۔ آپ حکم دیں تو میرا دعویٰ ہے کہ میں ایک گھنٹے کے اندر
ٹرومین کو ٹریس کر کے اس سے ٹیپ برآمد کرالوں گا۔" تنویر
نے کہا۔

"اگر ٹرومین کو ٹریس کرنا ہے تو یہ کون سا مشکل کام ہے۔ میں اسے
اپس بلوا لیتا ہوں۔ باقی رہا ٹیپ برآمد کرنے والا کام اس کی میں
کوئی گارنٹی نہیں دے سکتا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور
پھر اس نے ٹائٹنگ کو ٹرانسمیٹر لائف کے لئے کہا۔ ٹائٹنگ خاموشی سے اٹھا۔
اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تنویر اور کیپٹن شکیل دوبارہ کرسیوں پر
بیٹھ گئے۔ لیکن ماحول میں اسی طرح تناؤ موجود تھا۔ چند لمحوں بعد
ٹائٹنگ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں سپیشل ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ اس

نے ٹرانسپیٹ عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے اس پر ٹرومین کی فری کوئی ایڈجسٹ کی اور پھر بین آن کر کے اس نے کال دینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ٹرومین نے کال دے دی اور عمران نے اسے بھی بتایا کہ وہ واپس جا رہا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا۔ کہ اسے معلوم ہے کہ اس کے آدمی نگرانی کر رہے ہیں جس پر ٹرومین نے کہا کہ وہ خود ملنے آ رہا ہے تحفہ سمیت اور اس کے ساتھ ہی ٹرومین نے کال آف کر دی۔

”بوجی تو میرے تہیں خواہ مخواہ تکلیف ہوئی۔ نہ صرف ٹرومین خود آ رہا ہے بلکہ وہ تحفہ بھی لے آ رہا ہے۔“ عمران نے ٹرانسپیٹ آف کرتے ہوئے تو میرے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔
”یہ تو اس کی خوش قسمتی ہے کہ اس نے خود ہی یہاں آنے اور ٹیپ دینے کی غامی بھرتی ہے۔ اس طرح اس نے اپنی جان بچا لی ہے۔“ تو میرے جواب دیا۔

”تو کیا واقعی وہ یہ ٹیپ تہیں تحفے میں دے دے گا۔ اگر اس نے ایسا ہی کرنا تھا تو پھر اسے خود اس قدر وجہ نہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔“ جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”نہیں جولیا۔ بعض لوگوں کی اتنا کوئی طرح تسکین ملتی ہے کہ وہ خود کامیابی حاصل کریں۔ اور پھر اپنی کامیابی کا ثمر دوسروں کو دے کر ان پر احسان کر دیں۔ یہ ٹرومین بھی مجھے اسی قبیل کا آدمی لگتا ہے۔“ کیپٹن شکیل نے کہا اور جولیا نے سر ہلادیا۔

اور پھر آدھے گھنٹے بعد کال میل بجنے کی آواز سنائی دی۔ تو

عمران نے ٹرانسپیٹ کو باہر جانے کا اشارہ کیا اور ٹرانسپیٹ نے تیز تیز قدم اٹھاتا دو دروازے سے باہر نکل گیا۔ کچھ دیر بعد ٹرومین ایک اور مقامی آدمی کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔ ٹرومین کے چہرے پر کامیابی کی بھرپور مسکراہٹ واضح نظر آ رہی تھی۔

”یہ میرے جیسے کو اڑ کر انچارج ہے۔ مورس۔ میرا نمبر ٹرو۔“ ٹرومین نے اپنے ساتھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

”یعنی لائن ٹیلیک انچارج۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ٹرومین بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ تعارف کے بعد وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

”عمران صاحب۔ آپ نے ٹرانسپیٹ پر مجھے مبارک باد دی تھی۔ کیا آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ میں مشن میں کامیاب ہو گیا ہوں۔“ ٹرومین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر مجھے پہلے معلوم ہو جاتا کہ پہلی کاپی میں واپس جانے والا ٹرومین ہے تو مجھے شک کا رگاہ اور لیبارٹری میں جا کر لاشیں تو نہ دیکھنی پڑتیں۔ میں ذرا کمزور دل واقع ہوا ہوں۔ اس لئے لاشیں دیکھ لوں تو کوئی کمی دن کھانا نہیں کھا سکتا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”جب آپ کو یہ پتہ نہ چل سکا تھا کہ پہلی کاپی پر کون جا رہا ہے۔ تو پھر آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ شکا رگاہ اور لیبارٹری میں سب کچھ پاس لے گیا ہے۔“ مورس نے ہونٹ چبا تے ہوئے کہا۔

”مہربا بابا کس جو اہل طالب علم ہے۔ اس نے اپنا بیٹی یاد رکھتا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مضب — کیسا سبق" — مورس نے حیران ہو کر پوچھا۔
 "یہ سچا آدمی پوچھ گچھ کے لئے پرانے زمانے والی طریقہ استعمال کرتا تھا۔ تبصرہ۔ ملے۔ گھولنے۔ لائیں مار مار کر پوچھ گچھ کرتا تھا۔ میں نے اسے ذرا جدید سبق دے دیا۔ کہ جتنے کاٹ کر اور پیشانی کی دگ پر ضربیں لگا کر آسانی سے پوچھ گچھ کی جاسکتی ہے۔ اور پوچھ گچھ کرنے والے کو بھی بعد میں مامش نہیں کرانی پڑتی۔ تمہارے پاس نے یہ سبق یاد رکھا۔ کاروائی سے پوچھ گچھ بھی اس نے اسی طرح کی اور ہاں کیبن میں موجود لاش کے بھی جتنے کئے ہوئے تھے۔" — عمران نے مسکراتے ہوئے دھماکت کی ٹوڑومیں بے اختیار منہس پڑا۔

"آپ نے درست کہا ہے عمران صاحب۔ واقعی یہ طریقہ اس قدر آسان اور مؤثر ہے۔ کہ اب میں اپنی طریقہ استعمال کرنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔ بہر حال مورس کا چیلنج تھا کہ آپ کو کسی طور بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ لیبارٹری میں جو نئے دلی کاروائی ہم نے کی ہے۔ لیکن میں نے اسے کہا تھا۔ کہ عمران صاحب ہزار شکلیں دیکھتے ہیں۔ یہ نہ مان رہا تھا۔ اس لئے میں اسے ساتھ ہی لے آیا ہوں۔" — ٹوڑومیں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور مورس بھی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

"مجھے صرف ایک افسوس ہے کہ تم نے دیاں بیچارے سائنسدانوں کا قتل عام کر دیا۔ کیا ضرورت تھی انہیں قتل کرنے کی۔ وہ تو عام سائنسدان تھے۔" — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ ایک تو یہ کہ ان کا تعلق مجرم تنظیم سے تھا اور دوسرے ہم نے بھی یہیں مارا دک میں رہنا ہے اور اس لیبارٹری کے

خاتمے سے بگ باس جیسی بین الاقوامی تنظیم ختم نہیں ہو جاتی تھی۔ یہ لوگ ہماری نشاندہی کے ہمیں مصیبت میں مبتلا کر سکتے تھے۔ اس لئے میرے نقطہ نظر سے ان کا خاتمہ ضروری تھا۔" — ٹوڑومیں نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمبے ایک مائیکرو ٹیپ نکال کر اس نے عمران کے سامنے میز پر رکھ دی۔

"یہ لیجئے وہ مائیکرو ٹیپ جسے بگ باس نے پاکیشیا سے اڑایا تھا۔ اسے میری طرف سے تحفے کے طور پر قبول کر لیجئے۔" — ٹوڑومیں نے مسکراتے ہوئے قدرے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"اتھا تو یہ ہے وہ مائیکرو ٹیپ جس کی غلطی نے اس قدر قتل و غارتگری کی تھی۔ کیا واقعی یہ وہی ٹیپ ہے۔" — عمران نے ٹیپ اٹھا کر اسے غور سے دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"بالکل وہی ٹیپ ہے۔ میں نے اسے دیاں باقاعدہ مائیکرو ٹیپ ریکارڈ میں سمجھا تھا۔ پوری تسلی کی تھی۔ جب میں نے سر داؤر کا نام سنا تب مجھے یقین آیا کہ یہی مطلوب ٹیپ ہے۔" — ٹوڑومیں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم وہ مائیکرو ٹیپ ریکارڈ تو وہیں چھوڑ آئے تھے۔ خاصا جدید قسم کا تھا۔ اس سے آواز یقیناً صاف نکلی ہوگی۔" — عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تھا وہ خاصا جدید قسم کا۔ لیکن میں اسے کہاں اٹھالے پھرتا۔ یہاں مارکیٹ میں ایک سے ایک جدید چیزیں مل جاتی ہیں۔"

ٹرومیں نے جواب دیا۔ اور عمران جنس پر ہوا۔

"ٹرومیں میں نے محسوس کیا ہے کہ تم نے اس ٹیپ کے حصول کے لئے واقعی بے پناہ جدوجہد کی ہے۔ اس لئے یہ بہت ہار اتنی ہے کہ تم اسے رکھو۔ اور میں دلیہ بھی خود شکرا کر کے کا عادی ہوں۔ دو تہل کا کیا جو اشکارا مجھے کبھی مضیم نہیں ہوتا۔" عمران نے اس بار سخیہ بچے میں کہا۔ اور ٹیپ اٹھا کر اس نے میز پر ٹرومیں کے سامنے رکھ دی۔

"آب شاید اس بات پر ناراض ہیں کہ آپ کی کال ملنے کے باوجود میں نے آگے بڑھ کر کام کیوں کیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب آپ کی کال آتی تھی اس وقت تک میں اس قدر جان لیوا اور بھانک جدوجہد سے گزر چکا تھا کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اب بس قدر جدوجہد کرنی ہے تو اسے انجام تک بھی پہنچا دوں۔ ورنہ میرے دل میں ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ کہ میں آپ سے آگے نکلوں یا آپ کو پیچھے چھوڑ دوں۔" ٹرومیں نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیب کارلائل کے نختہ پیر نے اور اس کی پیشانی پر اس قدر زور دار ضربیں لگنا کہ اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ بھی پھٹ جائے اس کو تم جان لیوا اور بھانک جدوجہد کہتے ہو۔" عمران نے اس بار بڑا سامنے بنا کر دیکھا۔

"نہیں عمران صاحب۔ یہ بات تو سرے سے جدوجہد میں شمار بھی نہیں ہوتی۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں تاکہ آپ کو میری اصل کیفیت

کا علم ہو سکے۔ جب آپ نے مجھے ٹیلی فون پر کال کیا تھا۔ تو میں نے آپ کو تفصیل سے بتایا تھا کہ مجھے جب یہ اطلاع ملی کہ راس فیلڈ کا ایک قاتل گروپ کلرز پائیکشیا میں کوئی مشن مکمل کرنا چاہتا ہے۔ تو میں نے راس فیلڈ جا کر ان کا خاتمہ کیا۔ پھر ان سے مجھے آدھنڈ قصبے کے گون کا پتہ چلا جس نے یہ مشن انہیں رہا کیا تھا۔ میں نے گون کو تلاش کیا۔ اور اس پر تشدد سے ناراک کی ایک خفیہ مجرم تنظیم سکاپین کا پتہ چلا جس کا چیف بالڈون تھا۔ اور بالڈون سے مجھے پتہ چلا کہ یہ سارا سیٹ اپ بگ باس تنظیم کا ہے۔ اس کے ایک آدمی متیوز کا بھی میں نے پتہ چلا لیا تھا۔ اس وقت تک مجھے یہی معلوم تھا کہ پائیکشیا کے سائنسدان مرداد کو انہوں نے اغوا کیا ہے۔ اور میں نے مرداد کو بوا آمد کرنا ہے۔ لیکن آپ نے بتایا کہ مرداد و سرے سے اغوا ہی نہیں ہوئے تو حقیقتاً مجھے بے حد افسوس ہوا کہ میں نے خواہ مخواہ اس قدر بھرپور جدوجہد کی ہے۔ اس کیفیت میں میرے منہ سے واقعی ایسی باتیں نکلیں کہ آپ ناراض ہو گئے۔ مجھے آپ کے ناراض ہونے پر احساس ہوا کہ واقعی میں نے ایسی باتیں کر کے زیادتی کی ہے۔ چنانچہ میں نے آپ سے معذرت کی تو آپ نے مجھے بتایا کہ سردار کے اغوا کی بجائے مرداد اور شوگر فانی سائنسدان کے درمیان اہم سائنسی فارموں پر ہونے والی بات چیت کا مائیکرو ٹیپ تیار کر کے ایگری میا پہنچا دیا گیا ہے۔ تو میں نے اس ٹیپ کے حصول کی بات کی تو آپ نے اس میں کسی دلچسپی کا اظہار نہ کیا۔ چنانچہ میں نے اپنے طور پر سوچا کہ میں خود یہ ٹیپ حاصل کروں گا۔ اور پھر اسے حاصل کرنے کے بعد سوچوں گا کہ اس کا کیا

کیا جائے۔ چونکہ آپ نے بتایا تھا کہ یہ ٹیپ کسی دیر دگر وپ نے پاکیشا سے اڑایا ہے۔ چنانچہ میں نے اس دیر دگر وپ کو ٹریس کیا۔ تب پتہ چلا کہ دیر دگر وپ کو بگ باس کے ایک ایجنٹ تھا جس نے ہلاک کر دیا ہے۔ کیونکہ دیر دگر وپ نے اس ٹیپ کی بنا پر بگ باس کو بیک میل کرنے کی کوشش کی تھی۔ بہر حال تھامسن کو بکروا گیا تو پتہ چلا کہ ٹیپ بگ باس کے ایک اہم آدمی کارلائل کے پاس پہنچا دیا گیا ہے۔ اس کے بعد میں کارلائل کو تلاش کرتا ہوا اپنے چار ساتھیوں سمیت اس کے خاص اڈے پر پہنچ گیا۔ ”مردمیں نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے کارلائل کے مقابلے میں اپنے ساتھیوں کی ہلاکت اور کارلائل کا اس کے ساتھیوں کی لاشوں کو آدم خود خود کھانے کے حوالے کرنے سے لے کر خود ان کتوں کے ساتھ ہونے والے خوفناک اور جان لیوا مقابلے اور آخر میں کارلائل پر قابو پانے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔ یہ تفصیل اس قدر خوف ناک تھی کہ عمران تو غمراں ہو گیا۔ ٹائیکر اور کیپٹن شکیل سب کے چہروں پر ہجرت کے ساتھ ساتھ ٹردین کے لئے بے اختیار تسکین کے آثار ابھرتے۔

”بہت خوب۔ واقعی تم نے انتہائی جان لیوا جدوجہد کی ہے۔“
عمران نے تسکین آمیز لہجے میں کہا۔ اور ٹردمین کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

”شکریہ۔ کارلائل پر تشدد کم کے میں نے معلوم کر لیا کہ دہی بگ باس کا پراسرار چیف ہے اور اس نے یہ ٹیپ ماسٹن میں اڈن سکاف لیبارٹری میں بھجوا دیا ہے۔ اور میں اس سے معلومات حاصل کر رہی

دیا تھا کہ مجھ سے غرب زور دار ملگ گئی اور اس کی پیشانی کی دگ پھٹ گئی اور وہ ہلاک ہو گیا۔ بہر حال میں اپنے ہمراہ کو آرٹو واپس آیا اور وہاں سے مورس اور دو نمبرے تین ساتھیوں کو ساتھ لے کر میں ماسٹن پہنچ گیا۔ وہاں مجھے آپ کی کال موصول ہوئی۔ تب مجھے پتہ چلا کہ آپ بھی اس ٹیپ کو حاصل کرنے کے لئے ٹیم سمیت ناراک آئے ہوئے ہیں۔ لیکن اب آپ خود ہی بتائیں کہ جب میں اس ٹیپ کے لئے اس طرح جدوجہد کرتا ہوا ماسٹن پہنچ چکا تھا تو یہی ذہنی کیفیت کیا ہوگی۔ چنانچہ میں نے آپ کا انتظار کرنے کی بجائے آگے بڑھ کر خود ہی ٹیپ حاصل کرنے کا سوچا۔ پھر وہاں موجود ایک بوڑھے سائنس دان سے فیملی لارڈ گیکرٹ کی شکراگاہ اور ماسٹن جھیل کا پتہ چلا۔ اڈن سکاف شہر کا نام تھا۔ اور اسے بنانے والی کمپنی کا نام بھی گیکرٹ انٹرپرائز تھا۔ اس نے میں سمجھ گیا کہ یہ خفیہ لیبارٹری لارڈ گیکرٹ کی شکراگاہ میں ہی ہوگی۔ میں نے ماسٹن میں اپنے دوست کی مدد سے جھلی کا پٹر حاصل کیا اور براہ راست اس شکراگاہ پہنچ گیا۔ وہاں موجود لارڈ گیکرٹ کے شکراہوں کو ختم کیا۔ اور ان کے چیف پر تشدد کر کے میں نے لیبارٹری کا راستہ معلوم کیا جو اس کیبن کے اندر سے جاتا تھا۔ اس طرح میں لیبارٹری پہنچ گیا۔ اس کا اچھا راج بوڑھا ڈاکٹر عارج تھا۔ اس ڈاکٹر عارج کے علاوہ ہم نے وہاں موجود ہر شخص کو ہلاک کر دیا ہے۔ پھر اس ڈاکٹر عارج نے بتایا کہ ابھی ٹیپ میں موجود فارموں نے پر کام شروع نہیں ہوا۔ اور ٹیپ اسی طرح سیف میں موجود ہے۔ سیف کھلوا دیا گیا۔ اس سے میں نے ٹیپ برآمد

کیا۔ لیکن میں تسلی کرنا چاہتا تھا کہ یہی وہ ٹیپ ہے جو مجھے مطلوب ہے۔ چنانچہ اس ڈاکٹر جارج نے وہ جدید ساخت کا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر میز کی دراز سے نکالا۔ اس ٹیپ ریکارڈر کی جدید ساخت دیکھ کر پہلے تو مجھے یقین ہی نہ آیا کہ یہ واقعی ٹیپ ریکارڈر ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر جارج نے پہلے ایک اور ٹیپ اس کے ذریعے سنوائی۔ جب مجھے یقین ہو گیا۔ کہ یہ واقعی ٹیپ ریکارڈر ہے۔ تو پھر میں نے یہ ٹیپ سنی۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے۔ جب میں نے اس میں سروراد رکنا نام سننا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہی اصل ٹیپ ہے۔ سروراد کی آواز تو میں نہ پہچانتا تھا۔ اس لئے ان کا نام سن کر مجھے یقین ہو گیا۔ پھر ڈاکٹر جارج کا خاکہ تمہ کے ہم پہلی کاپیٹر سے واپس باسٹن پہنچے۔ اور دماں سے ناراک آگئے۔ اور اب آپ کے سامنے موجود ہوں اور یہ ٹیپ بھی پڑا ہے۔“ ٹرومین نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تم نے واقعی اس ٹیپ کے لئے بے پناہ جدوجہد کی ہے۔ ٹرومین اور مجھے بے حد خوشی ہے کہ تم نے پاکیشیا کے ایک مشن کے لئے اپنی جان کو بھی یقینی خطرے میں ڈالا۔ لیکن اس کے باوجود مجھے افسوس ہے کہ میں یہ ٹیپ نہیں لے سکتا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیوں۔ کیا آپ اب بھی مجھ سے ناراض ہیں؟“ ٹرومین نے کہا۔

”عمران صاحب۔ واقعی ٹرومین نے بے مثال کام کیلئے۔ اب آپ کو یہ ٹیپ ضرور لے لینی چاہیے۔“ تنویر نے اس بار

ٹرومین کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا۔

”تمہاری سفارش کے باوجود میں یہ ٹیپ نہیں لوں گا بلکہ میں ٹرومین کو خوشی سے اجازت دیتا ہوں کہ وہ یہ ٹیپ اپنے پاس رکھے۔ اور اس سے جو مفاد بھی اٹھانا چاہے اٹھائے مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا۔“ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”یہ پاکیشیا کی ملکیت ہے۔ سمجھے۔ اس لئے یہ ٹیپ پاکیشیا ہی جائے گا۔ اور مسٹر ٹرومین آپ کا بے حد شکریہ کہ آپ نے پاکیشیا کی خاطر اس قدر جدوجہد کی ہے۔ میں آپ کی اس جدوجہد کی پوری رپورٹ چیف کو دوں گی۔ ہو سکتا ہے۔ حکومت پاکیشیا کی طرف سے آپ کا سرکاری طور پر شکریہ ادا کیا جائے۔“ جولیانے میز سے ٹیپ اٹھا کر ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”سرکاری طور پر شکریہ کا خط آنکھ کی بجائے یہ ٹیپ سی واپس ٹرومین کو بھیجا دیا جائے گا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیوں۔ کیا مطلب۔ کیا یہ ٹیپ اصلی نہیں ہے؟“ جولیانے چونک کر کہا۔

”ہے تو اصلی۔ اور ٹرومین نے واقعی عقلمندی سے کام لیا کہ اُسے لیبارٹری سے لے آنے سے پہلے پوری تسلی کر لی۔ لیکن اب اس کا کیا کیا جائے کہ یہ ہے ٹرومین۔ مطلب ہے سچا آدمی۔ اور سچے آدمی کا یہ بڑا مسئلہ ہوتا ہے کہ وہ چونکہ خود سچا ہوتا ہے۔ اس لئے سب کو بھی اپنی طرح سچا ہی سمجھتا ہے۔ اب میں کیا کہوں جسے ٹرومین اصل ٹیپ کہہ رہا ہے وہ خالی ٹیپ ہے۔“ عمران نے سنجیدہ لہجے

میں کہا۔

"نہیں نہیں عمران صاحب۔ آپ بے شک اسے سن لیں یہ خالی نہیں ہے۔ آپ کو شاید اس لئے اس پر یقین نہیں آ رہا کہ میں نے اسے حاصل کیا ہے۔" ٹرومین نے اس بار جوئیٹ بھینچتے ہوئے ناگوار سے بچے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اُسے عمران کی یہ بات بے حد بُری لگی ہے۔

"ٹائیگر۔ مائیکرو ٹیپ ریکارڈر لے آؤ۔" عمران نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر بلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں وہی مائیکرو ٹیپ ریکارڈر تھا جو عمران کا شکار گاہ دار لیبارٹری سے لے آیا تھا۔ "یہ تو وہی مائیکرو ٹیپ ریکارڈر ہے۔ جو ڈاکٹر عجاج نے میز کی دراز سے نکالا تھا۔" ٹرومین نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ میں اسے نشانی کے طور پر لے آیا تھا۔ تاکہ تمہیں یقین دلایا جاسکے کہ لیبارٹری تک ہم بھی پہنچ گئے تھے۔ اب بار بار بات ہے کہ وہاں سوائے اس مائیکرو ٹیپ ریکارڈر اور لاشوں کے اور کچھ نہ تھا۔" عمران نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے ٹائیگر سے مائیکرو ٹیپ ریکارڈر لے کر تھویر سے ٹیپ لیا اور اُسے ٹیپ ریکارڈر پر ڈال کر اس نے اُسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد ٹیپ ریکارڈر سے ایک آواز نکلنے لگی۔ آواز کے نکلنے ہی ٹرومین کا سستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ وہ فاتحانہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے لگا۔ عمران کے ساتھی بھی ادراخص

طور پر تھویر بڑی طنز پر نظر دے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"اے یہ تو واقعی سہرا دور کی آواز ہے۔ کمال ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ اتنی آسانی سے جوئیٹ ٹرومین نے حاصل کر لیا ہے تو یہ خالی ہی ہو گا۔" عمران نے بڑے شرمندہ سے بچے میں کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹیپ ریکارڈر کے بیٹن آف کر دیئے۔ آواز نکلتی بننا ہو گئی۔

"آپ نے ٹیپ خالی ہونے والی بات یقیناً مذاق میں کی ہو گی لیکن عمران صاحب آپ کے اس مذاق نے میرا آدھا خون خشک کر دیا تھا۔" ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آدھا خشک ہو گیا تو پھر باقی آدھا کیوں تر رہ جائے۔" ٹرومین اپنا ٹیپ۔" عمران نے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر آن کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دوبارہ مہر دار اور ایک اجنبی شوگرانی کی آواز سنائی دینے لگی۔

"آخر یہ کیا مذاق ہے کیوں تم ٹرومین کو تنگ کرنے پر اتر آئے ہو۔" جولیانے جھلا کر کہا۔

"اس لئے کہ میں ٹرومین کو تنگ نہیں کر رہا بلکہ اُسے اس شرمندگی سے بچا رہا ہوں جب تم یہ ٹیپ لے جا کر اپنے چھت کو دو گئی اور ساتھ ہی ٹرومین کی بے مثال جدوجہد کی قصیدہ گوئی بھی کر دو گئی اور پھر تعریفی ممبر شپ کیلکس کی بجائے ٹیپ ہی دایس ٹرومین کو وصول ہو جانے تو اس سے فائدہ۔" عمران نے سر بلاتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ آخر کیوں۔ یہ ٹیپ بھری ہوئی ہے اور تم نے خود تصدیق کی

ہے کہ یہ سردار کی آواز ہے۔۔۔ جو لیانے بھلائے ہوئے پہنچیں کہا۔
تو بیکے چہرے پر بھی غصہ اور جھلجھلاہٹ موجود تھی۔ جب کہ لکپٹن ٹیکس
اور ٹائیکر کے چہروں پر حیرت تھی۔ کیونکہ ان میں سے کسی کو بھی عمران
کے عجیب و غریب اور پراسرار رویے کی سمجھ نہ آ رہی تھی۔

"سردار کا نام تو آیا تھا۔۔۔ ٹرومین نے تو سردار کا نام سن کر ہی
ٹیپ بند کر دیا تھا۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا: اور پھر واقعی
چند لمحوں بعد سردار کا نام شوگرگانی سائنسدان نے لیا اور اس کے
ایک دو لمحوں بعد ایک سخت آواز کھنی بند ہو گئی۔ اب صرف خالی سردار
سردار کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ جس کا مطلب تھا کہ ٹیپ تو چل رہا
ہے۔ لیکن آواز نہیں آ رہی۔

کیا۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ یہ آواز کیوں نہیں آ رہی"۔۔۔ ٹرومین نے
بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ اور وہ بے اختیار کسی سے اٹھ کھڑا
ہوا تھا۔ جولیا اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ مونس کے چہرے
پر بھی حیرت کے تاثرات ابھرتے تھے۔

"اس لئے کہ اس کے بعد یہ ٹیپ خالی ہے۔ ڈاکٹر جارج نے ٹرومین
سے اپنے ساتھی سائنسدانوں کی بلاکٹ کا انتظام لیا ہے۔ اس مائیکرو
ٹیپ ریکارڈر میں ٹیپ کو ریز کرنے یعنی آواز کو ایک سخت صاف کر
دینے کا سسٹم موجود ہے۔ چنانچہ جب ٹرومین کی تسلی ہو گئی اور اس
نے ڈاکٹر جارج کو ٹیپ بند کرنے کا کہا۔ اس نے ٹیپ بند کرنے کے
ساتھ ساتھ اُسے ریز کرنے کا بٹن بھی دبا دیا۔ نتیجہ یہ ہمارے سامنے ہے۔
اور جتنی گھٹکو ٹیپ میں کچ ہو گئی ہے۔ اس سے کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

اسی لئے تو کہہ رہا تھا کہ تعریفی سرٹیفکیٹ کی بجائے یہ خالی ٹیپ ہی واپس
آجائے گا۔ اور ٹرومین کو خواہ مخواہ شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔۔۔
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ٹرومین کا چہرہ یک لحظ
بجھ سا گیا۔

"یہ تفصیل آپ کو کیسے معلوم ہوئی۔ جب آپ دیاں گئے تو کیا ڈاکٹر جارج
زندہ تھا۔۔۔ ٹرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہ مر چکا تھا۔ میرے ساتھیوں سے بے شک پوچھ لو۔"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی
اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک اور مائیکرو ٹیپ نکال کر اس نے
میز پر رکھ دیا۔

"یہ ہے وہ ٹیپ جس میں سردار اور شوگرگانی سائنسدان کی مکمل گفتگو
موجود ہے۔ میں سونا تا ہوں کہ آپ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اور ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹیپ ریکارڈر میں موجود پہلے والی ٹیپ نکال کر
اُسے ٹرومین کے سامنے دکھا اور پھر اپنے والی ٹیپ اس نے ٹیپ ریکارڈر
میں ڈالی۔ اور اُسے آن کر دیا۔ دوسرے لمحے وہی گفتگو جو پہلے والی ٹیپ
سے نکلی تھی ٹیپ ریکارڈر سے نکلنے لگی۔ اور دیاں موجود سب افراد دم
سادھے یہ گفتگو سنتے رہے۔ پھر جب سردار کا نام آیا تو ٹرومین سمیت
سب افراد بے اختیار چونک کر سیدھے ہو گئے۔ لیکن ٹیپ چلتی رہی۔
اور گفتگو باقاعدہ سنا دیتی رہی۔

"یہ۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ آخر یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ ٹیپ آپ نے کہاں
سے لی۔۔۔ ٹرومین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

مکمل یقین آگیا تھا کہ جس ٹیپ کو اس نے اس قدر جدوجہد کے بعد حاصل کیا ہے۔ وہ واقعی خالی ہے۔

"او۔ کے عمران صاحب۔ میں شرمندہ ہوں۔ واقعی یہ ٹیپ خالی ہے۔ لیکن کیا اس ڈاکٹر جارج نے دو ٹیپیں رکھی ہوتی تھیں۔ یہ دوسری ٹیپ آپ کو کہاں سے ملی۔" ٹرومین نے کہا۔

"ٹیپ تو یہی تھی جو تم لے آئے تھے۔ اس کی کوئی کاپی دماغ موجود نہ تھی۔ میرے ساتھ تمہیں بتا سکتے ہیں کہ میں نے دماغ سے کوئی ٹیپ نہیں اٹھائی تھی۔ لیکن مسٹر ٹرومین میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا کہ اتنی جلدی کسی پراگمٹا دہ کر دیا اب میں بتانا ہوں کہ کیا ہوا تھا۔

اور یہ دوسری ٹیپ کہاں سے آگئی ہے جب میں لیبارٹری پہنچی تو تم دماغ سے ٹیپ لے چکے تھے۔ اور دماغ لیبارٹری میں ایسا کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا۔ جو مجھے تفصیلات بتاتا۔ لیکن یہ جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈر دماغ میں پڑا تھا۔ میں نے اسے چبا کیا۔ اور پھر مجھ پر ایک عجیب انکشاف ہوا کہ اس ٹیپ ریکارڈر کے ریزنگ ڈائل پر یہ کاش موجود تھا کہ اس میں کسی ٹیپ کو آخری بار ریزنگ کیا گیا ہے۔ اس میں ایک اور جدید سسٹم بھی موجود ہے۔ کہ جو ٹیپ

ریزنگ کی جاتی ہے وہ ریزنگ ہونے سے پہلے اس کے اندر موجود میموری میں محفوظ ہو جاتی ہے۔ اس میموری ڈائل میں بھی یہ کاش موجود تھا۔ کہ اس کے اندر کوئی چیز محفوظ کی گئی ہے۔ چنانچہ میرے ذہن میں ایک خیال آیا اور میں اس ٹیپ ریکارڈر کو اٹھا کر ساتھ لے آیا۔

یہاں پہنچ کر میں باہر نکلا تو تمہارے آدمی نگرانی پر موجود تھے۔ بہر حال

"میں نے تو بہر حال مشن مکمل کرنا تھا۔ اب میں تمہارے تحفے کے انتظار میں تو نہ بیٹھا رہتا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ٹیپ سے گفتگو مسلسل سنائی دے رہی تھی۔

تم نے ٹرومین کی ٹیپ کے ساتھ کوئی پکڑ تو نہیں کھینچا کہ وہ سرور کا نام آتے ہی بند ہو گئی ہو۔ تم سے ایسی شجہہ بازی کچھ بعید نہیں۔" تمہارے اچانک بات کرنے ہوئے کہا۔

"ٹائیکر۔ ایک دوسرا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر بھی یہاں موجود ہے۔ وہ لے آؤ۔ وہ عام سا ٹیپ ریکارڈر۔" عمران نے کہا۔ اور ٹائیکر خاموشی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

ٹیپ سے گفتگو مسلسل سنائی دے رہی تھی۔ ٹرومین ہونٹ بیچھے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ ٹھوڑی دیر بعد ٹائیکر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک عام اور سادہ سا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر موجود تھا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر پہلے والا ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔ لیکن اس میں سے ٹیپ نہ نکلی۔

"یہ اپنے والی ٹیپ تم خود اس ٹیپ ریکارڈر میں لگاؤ اور اسے آن کر دو۔" عمران نے ٹرومین سے کہا اور ٹرومین نے ہاتھ بڑھا کر اپنے والا ٹیپ اٹھایا۔ اور اسے دوسرے ٹیپ ریکارڈر میں فٹ کر کے اُسے ریوٹس کرنے کے بعد آف کر دیا۔ دوسرے لمحے ٹیپ ریکارڈر سے سرور کی آواز نکلنے لگی۔ آواز نکلتی رہی۔ لیکن جب سرور کا نام آیا۔ اس کے چند لمحوں بعد واقعی ٹیپ سے آواز نکلتی بند ہو گئی۔ اور اس بار ٹرومین کا چہرہ وحشت سے تاریک پڑ گیا۔ کیونکہ اسے اب

میں ایک الیکٹرونک کے ماہر کی عید و کثاب پہنچا اور پھر دیاں مزید
تجربات کرنے پر میرے خیال کی تصدیق ہو گئی۔ وہ ٹیپ جو آخری بار
اس میں خٹ کی گئی تھی۔ اس کا بیشتر حصہ ریز کو دیا گیا تھا اس کے ساتھ
ہی اس کی میپوری میں مکمل ٹیپ بھی محفوظ تھی۔ جسے مشینوں کی مدد
سے اس میپوری سے دوبارہ اس ٹیپ میں منتقل کیا گیا۔ اس طرح یہ
مکمل ٹیپ تیار ہو گئی۔ اور مجھے یقین ہو گیا کہ جو ٹیپ تم لے کر گئے ہو۔
اس کو ریز کو دیا گیا ہے۔ چنانچہ باقی اندازہ میں نے خود لنگا لیا کہ وہاں
کیا ہوا ہو گا۔ وہ بوڑھا میز کے قریب گرا پڑا تھا۔ جب کہ باقی لاشیں
میز سے دور پڑی ہوئی تھیں۔ تم نے یقیناً اس بوڑھے کو جس کا نام
اب تم نے ڈاکٹر جارج بتایا ہے ہی کہا ہو گا کہ اگر وہ تم سے تعادنا
کرتے تو تم اُسے زندہ چھوڑ دیتے۔ چنانچہ ڈاکٹر جارج نے ٹیپ
کو محفوظ کر لینے کے ساتھ ساتھ تمہارا ٹیپ ریز کر کے اپنے ساتھیوں
کی موت کا انتقام بھی لے لیا۔ اس نے سوچا ہو گا کہ جب تم مطمئن ہو
کر ٹیپ لے کر چلے جاؤ گے تو وہ اس ٹیپ ریکارڈر کی مدد سے
دوسرا مکمل ٹیپ تیار کرے گا۔ مگر تم نے اُسے ہلاک کر دیا۔ اس
طرح یہ ٹیپ اس ٹیپ ریکارڈر میں ہی محفوظ رہ گئی۔" عمران نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور شردھین کی آنکھیں پھیلنے لگی گئیں۔

"ادہ ادہ۔ میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ وہ بوڑھا اس طرح
کی حرکت کر رہا ہے۔ کاش مجھے اندازہ ہو جاتا تو مجھے آج شرمندگی
نہ اٹھانی پڑتی۔ بہر حال عمران صاحب یہ ٹھیک ہے کہ میں مشن کے
آخری لمحات میں مارا کھا گیا ہوں۔ لیکن اس سے مجھے یہ سبق ضرور۔

مل گیا ہے۔ کہ ایسے سائنسی معاملات میں دوسروں پر کسی طور بھی اعتماد
نہ کیا جائے۔" شردھین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"تو تم جو کل میں چار گھنٹے غائب رہے تھے یہی کچھ کرتے رہے تھے۔
اس لئے تم مطمئن تھے۔" جولیانے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اب کیا کروں۔ تمہیں تو بہر حال تو اپنی مل جاتی ہیں۔ میں اگر
خالی ٹیپ لے جاتا تو مجھے تمہارا جیٹ وہ چھوٹا سا جیک بھی دینے سے
انکار کر دیتا۔ اس لئے روزی کی خاطر بہت کچھ کرنا پڑتا ہے۔"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری سائنس کی ڈگریاں تمہارے کام آجاتی ہیں۔ درجہ حقیقت
یہ ہے کہ میرے تصور میں بھی نہ تھا۔ کہ اس طرح بھی ہو سکتا ہے۔
مجھے تو تمہارا اطمینان دیکھ کر ہی غصہ آ رہا تھا کہ مشن مکمل ہوا نہیں
اور تم اس طرح مطمئن ہو جیسے سب کچھ مکمل ہو چکا ہو۔" تنویر
نے کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"یہی بات مجھے لکھ کر دے دو۔ تو میرا بھی بھلا ہو جائے گا۔ کم از کم
میں آغا سلیمان پاشا کو بتا سکتا ہوں کہ سائنس کی تعلیم اور
ڈگریاں بھی کسی کام آ سکتی ہیں۔ وہ مجھے بہر وقت طے دیتا رہتا ہے
کہ سائنس میں ڈگریاں لے کر میں نے صرف وقت ضائع کیا ہے۔"
عمران نے معصوم سے ہجے میں کہا۔ اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔
"ادہ۔ کے عمران صاحب۔ اب مجھے اجازت دیجئے۔ میں خواہ مخواہ
اپنے آپ کو شاباش دیتا رہا کہ میں نے آپ سے پہلے میدان مار
لیا ہے۔ یہ بات تو اب سمجھ آئی ہے کہ میں چاہے دس بار مزید پیدا

کی طرف بڑھ گئی۔

”ارے ارے۔ تو یہ کچھ نہیں کہے گا۔ کہہ دو آج جو کچھ کہنا ہے۔ کیوں تو یہ.....“ عمران نے اونچی آواز میں دردناکے کی طرف بڑھتی ہوئی جولیہ سے کہا اور پھر تو میرے مخاطب ہو گیا۔

”جولیہ کا مطلب تھا کہ کاش تم تعریف کے قابل ہوتے“۔ تو یہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور کچھ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اور تو یہ کہے اس بے ساختہ اور خوب صورت جواب کی وجہ سے ان قہقہوں میں عمران کی بے ساختہ ہنسی بھی شامل تھی۔

نعم شد

جو جاذب تب بھی آپ کا مقابلہ بہر حال نہیں کر سکتا۔“ ٹرومین نے کرسی سے اٹھتے ہوئے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”یہ بات نہیں ٹرومین۔ تم نے پاکیشیا کے مفاد میں جس پر غلوص انداز میں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جان خطرے میں ڈال کر بے مثال جدوجہد کی ہے۔ اور پھر جس طرح تم نے یہ ٹیپ لاکر میرے سامنے دکھ دی تھی۔ اس سے میرے دل میں تمہاری عزت پہلے سے بھی کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور میں اس کے لئے تمہارا ذاتی طور پر بھی مشکور ہوں۔ بیٹھو۔ دوپہر کا کھانا ہم اگلے کھائیں گے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران کی اس تعریف سے ٹرومین کا سستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

”باس۔ آج واقعی مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں دنیا کے عظیم ترین انسان سے ملا ہوں۔ حالانکہ جب آپ عمران صاحب کی تعریفیں کرتے تھے تو مجھے حقیقتاً دل ہی دل میں غصہ آتا تھا۔ کہ آپ خواہ مخواہ عمران صاحب کی تعریفیں کرتے رہتے ہیں۔ آج مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ عمران صاحب واقعی میں ہی تعریف کے قابل۔“ ٹرومین نے کہا۔

”سن لیا مس جولیہ نا فٹروا ٹرومین سارے زمانے میں جہاد ہی دھوم ہے۔ مگر تم نے کبھی جھوٹے منہ بھی تعریف نہیں کی“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کاش۔ تم.....“ جولیہ نے قدرے جذباتی لہجے میں کہنا شروع کیا مگر کچھ فقہر ادھورا چھوڑ کر وہ اٹھی اور تیزی سے مڑ کر دروازے

افریقہ کے گھنے جنگلات میں مکمل ہونے والا دلچسپ اور ہنگامہ خیز لڑائی پھر
 — عمران سیریز میں ایک یادگار اضافہ —

بلیک فیس

مصنف — مظہر حکیم ایم اے

بلیک فیس — یہودیوں کی غفید بین الاقوامی تنظیم — جس نے
 پُر اسرار طور پر پاکستا میں اہم شہر مکمل کرنا چاہا — لیکن — ؟

بلیک فیس — جس کا ہیڈ کوارٹر افریقہ کے انتہائی گھنے اور
 خوفناک جنگلوں میں تھا — جہاں وحشی قبائل اور
 خوشحال درندوں کی کثرت تھی۔

بلیک فیس — جس کے خلاف کارروائی کے لئے عمران اور اس کے
 ساتھیوں کو خوشحال اور وحشی قبائلیوں سے مقابلہ کرنا پڑا۔

بلیک فیس — جس کے ہیڈ کوارٹر کے نیچے دنیا کے انتہائی خوفناک
 کامک میزائلوں کی لیبارٹری تھی — لیکن عمران نے
 ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کی تباہی کے لئے کام کرنے سے
 انکار کر دیا — کیوں — ؟

انتہونی — بلیک فیس کا ایک ایسا ایجنٹ — جو زبان

اور کارکردگی میں عمران سے بھی دو قدم آگے تھا اور عمران کو
 بھی اسے ہر لحاظ سے بڑتر تسلیم کرنا پڑا — کیا واقعی

وہ ایجنٹ ایسا تھا — یا — ؟
بلیک فیس — جس کے ہیڈ کوارٹر میں داخلہ اس حد تک ناممکن
 تھا کہ عمران کو بھی ناکامی کا اعلان کرنا پڑا —

کیوں اور کیسے — ؟
جزوف — افریقہ کے گھنے اور خوفناک جنگلات میں جزوف کی
 حیرت انگیز صلاحیتیں اور کارکردگی۔

وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھی جنگل میں اندھی موت
 کا شکار ہو گئے — کیا عمران اور اس کے ساتھیوں کا
 مدفن افریقہ کا جنگل بنا — یا — ؟

بلیک فیس — انتہونی اور عمران کے درمیان ہونے والے مقابلے
 میں آخری فتح کسے حاصل ہوئی — ؟

انتہائی دلچسپ منفرد اور انوکھے واقعات
 سے مبرور — تیز اور خوفناک ایکشن کے
 ساتھ ساتھ بے پناہ اور جان لیوا سسپنس

یوسف براؤن — پاک گیٹ ملتان

مکروہ جرم

مصنف: منظرِ کیم ایم۔ اے

- ۔ جعلی اور نقلی ادویات — جس سے ہزاروں لاکھوں بے گناہ مریض تڑپ تڑپ کر دم توڑ دیتے ہیں۔
- ۔ جعلی اور نقلی ادویات — جو ایسا مکروہ جرم ہے جسے کوئی بھی معاشرہ کسی صورت بھی قبول نہیں کر سکتا۔
- ۔ مکروہ جرم — جس کے خلاف فورسٹارڈ اپنی پوری قوت سے میدان میں اُٹھ آئے۔
- ۔ جعلی اور نقلی ادویات — جس کا جال پورے ملک میں پھیلا ہوا تھا اور کھلے عام جعلی اور نقلی ادویات فروخت کی جا رہی تھیں۔
- ۔ مکروہ جرم — جس کا پھیلاؤ دیکھ کر عمران اور فورسٹارڈ بھی حیران رہ گئے — کیا یہ سب کچھ حکومتی سرپرستی میں ہو رہا تھا — ؟
- ۔ ایسے جرم — جو نظاہر انتہائی معزز تھے لیکن دراصل وہ مکروہ اور انتہائی قابل نفرت جرم تھے۔

- ۔ وہ لمحہ — جب سب سے بڑے مجرم کے خلاف قدرت کا قانون مکاناتِ عمل حرکت میں آگیا — پھر کیا ہوا — انتہائی حیرت انگیز اور عبرت ناک نتیجہ — ؟
- ۔ وہ لمحہ — جب فورسٹارڈ نے سوپرنایض کو بھی اس مکروہ جرم کے مجرموں کے ساتھ اغوا کر لیا اور پھر موت کے بے رحم پنجے سوپرنایض کی طرف بڑھنے لگے — کیا سوپرنایض بھی اس جرم میں شریک تھا — کیا وہ بھی ہلاک ہو گیا — یا — ؟
- ۔ سماجی بُرائی کے اس قابل نفرت جال کو فورسٹارڈ نے کس طرح توڑا — توڑ بھی سکے یا نہیں — ؟
- ۔ انتہائی خوریز اور اعصاب شکن جدوجہد پرست تل ایک ایسی کہانی جس کا ہر لمحہ موت اور تیامت کے لمحے میں تبدیل ہو گیا۔

- ۔ تیز اور مسلسل ایکشن
- ۔ لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات
- ۔ اعصاب شکن سپنس

یوسف براؤن: پاک گیٹ ملتان

عمران یریز میں ایک انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

ڈائمنڈ پاؤڈر

مصنف — منظر نگار عظیم الی

ڈائمنڈ پاؤڈر ایسا پاؤڈر جس کے چند ذروں سے انتہائی قیمتی ترین ہیرے تیار کئے جاسکتے تھے۔

ڈائمنڈ پاؤڈر جس کے چند ذروں سے بنائے گئے ہیروں نے قیمتی پتھروں کی بین الاقوامی مارکیٹ میں طوفان برپا کر دیا۔

ڈائمنڈ پاؤڈر جس سے بھرے ہوئے ڈبلے کے حصول کے لئے انتہائی خونخوار اور طاقتور ریڈ سنڈکیٹ میدان میں اُتر آیا۔

ڈائمنڈ پاؤڈر جس کے حصول کے لئے عمران بھی میدان عمل میں کود پڑا۔ کیوں؟ کیا عمران کا مقصد دولت کا حصول تھا۔ یا؟

ریڈ سنڈکیٹ انتہائی خونخوار اور طاقتور مجرموں کا سنڈکیٹ۔ جس کے خوف سے عمران کو اپنے ساتھیوں سمیت مجبوراً واپس اپنے ملک فرار ہونا پڑا۔ کیا عمران اس کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔؟

ریڈ سنڈکیٹ جس نے آخر کار ڈائمنڈ پاؤڈر حاصل کر لیا۔ لیکن کیا ریڈ سنڈکیٹ اپنا اصل مقصد حاصل کر سکا۔ کیا ڈائمنڈ پاؤڈر سے ہیرے بنائے جاسکے یا نہیں۔؟

ریڈ سنڈکیٹ جو ڈائمنڈ پاؤڈر حاصل کر لینے کے باوجود اس سے فائدہ نہ اٹھا سکا۔ کیوں۔؟

- وہ لمحہ۔ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں پورا۔
- ریڈ سنڈکیٹ تباہ ہو گیا۔ کیسے اور کیوں۔؟
- وہ لمحہ۔ جب ریڈ سنڈکیٹ کو تباہ کر دینے کے باوجود ڈائمنڈ پاؤڈر نقلی ثابت ہوا۔ کیا عمران بھی دھوکہ کھا گیا۔ یا۔۔۔؟

انتہائی دلچسپ تھر انجنگز اور جان لیوا
رہنماؤں سے پر مشرف انداز کی کہانی

یوسف برادرزہ پاک گیٹ ملتان

عمران پریز میں عالمی سطح پر پوزیٹو ایس پس پردہ جد جبکہ دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

ٹریٹی

مصنف
منظرہ کلیم ایم اے

ٹریٹی — اقوام متحدہ کے تحت ایک ایسی کمیٹی جس کی وجہ سے ایک مریانے
پوری دنیا کے مسلم ہلاک کو عالمی سطح پر اُبھرنے اور اُٹھا کرنے سے روک رکھا تھا۔
ٹریٹی — جو اقوام متحدہ کے تحت ملکوں کے آپس میں ہونے والے اہم
معاهدوں کو منظور یا منظور کرنے کا اختیار رکھتی تھی۔
ٹریٹی — جس کی صدارت پراکیرمیا کا مستقل قبضہ تھا جسے مسلم ہلاک
نے ختم کرنے کا منصوبہ بنایا۔
ٹریٹی — جس کی صدارت پر قبضہ برقرار رکھنے کیلئے عالمی سطح پر انتہائی
خوفناک اور بھیانک پس پردہ سازشیں شروع ہو گئیں۔
ٹریٹی — جس کی صدارت ایکریمیل نے ایک چھوٹے سے افریقی ملک
کو دلائی اور اس طرح اس پر اپنا بلا واسطہ قبضہ برقرار رکھا۔ لیکن
اس چھوٹے افریقی ملک نے ایکریمیا کے غلبے کے خلاف بغاوت
کردی — کیوں اور کیسے — ؟
ٹریٹی — جس کی صدارت پراکیرمیا قبضے کو روکنے اور مسلم ہلاک کے عالمی

اتحاد کی خاطر عمران اور پاکیشیا سروس میدان میں کود پڑی اور پھر
ایکریمیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان ایک ناقابل یقین
اور خوفناک طویل جدوجہد کا آغاز ہو گیا۔ انجام کیا ہوا — ؟
سرگشاکا — ایک چھوٹے سے افریقی ملک کے چیف سیکرٹری — جو
عالمی سطح پر ایکریمیا اور مسلم ہلاک دونوں کے لئے مرکزی اہمیت
اختیار کر گئے — کیوں — ؟

سرگشاکا — جن کی حفاظت عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اپنے
فیسے لی جبکہ ان کو زندہ یا مردہ اپنی تحویل میں لینے کے لئے
ایکریمیا نے اپنی تمام طاقت میدان عمل میں جھونک دی۔

ٹریٹی — جس پر قبضہ کیلئے سرسلطان پر حملہ کیا گیا اور سرسلطان کی موت
یقینی بنا دی گئی — کیا سرسلطان ہلاک ہو گئے — ؟
نازفوک — ایکریمیا کا ایک ایسا ایجنٹ جو ایکریمی حکام کی نظروں میں
عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا صحیح مد مقابل ثابت ہو سکتا تھا۔
کیا نازفوک عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل کامیاب رہا۔ یا؟

- پس پردہ ہونے والی انتہائی خوفناک اور بھیانک عالمی سازشوں کی تفصیل
- عالمی سطح پر ہونے والی ایک ایسی جدوجہد — جس پر پوری دنیا
کے مستقبل کا انحصار تھا۔

یوسف براؤن۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور قطعاً منفرد ناول

مثالی دنیا

مصنف ————— منظرِ کلیم ایم اے

مثالی دنیا ————— کائنات سے بالاتر ایک ایسی دنیا جو امر اور تبحر کے دھندلکوں میں لپیٹی ہوئی ہے۔

مثالی دنیا ————— جہاں کرہ ارض کی طرح زمان و مکان کی کوئی قید نہیں ہے۔ انتہائی پُر اسرار، دلچسپ، انوکھی اور منفرد دنیا۔

مثالی دنیا ————— جہاں پہنچنے کے لئے روسیاہ کی یونیورسٹی کے پروفیسر یونوکوف نے ایک انتہائی آسان طریقہ دریافت کر لیا ————— ایسا طریقہ

کو کرہ ارض کا ہر آدمی وہاں آسانی سے پہنچ سکتا تھا۔

پروفیسر نورس ————— جس نے یہ طریقہ پوری کر لیا اور پھر اس نے علی الاعلان

مثالی دنیا میں آمد و رفت شروع کر دی۔

فاسٹ ٹکڑز ————— ہمیشہ دو قاتلوں کا ایک ایسا گروہ جس نے یہ طریقہ حاصل

کرنے کے لئے پروفیسر نورس کو ہلاک کر دیا ————— مگر اس طریقے کے

حصول کی بنا پر انہیں بھی موت کے گھاٹ اترا پڑا۔

ڈاکٹر وفالڈ ————— جس نے مثالی دنیا سے ایک خاتون کو کرہ ارض پر آنے

پر مجبور کر دیا ————— یہ خاتون کون تھی —————؟ کس طرح کی تھی —————؟ اور ڈاکٹر وفالڈ اس سے کیا کام لینا چاہتا تھا ————— انتہائی پُر اسرار اور

پُر اسرار اور حیرت انگیز سچویشن۔

پروفیسر ارشٹائن ————— ایک یہودی ماہر روحانیات ————— جس نے

پروفیسر یونوکوف کے اس طریقے کی بنا پر پوری دنیا سے مسلمانوں کے

خاتمے اور یہودیوں سلطنت کے قیام کا منصوبہ بنایا اور پھر اس پر عمل

شروع کر دیا ————— کیا وہ اپنے اس عجیب و غریب منصوبے میں

کامیاب ہوا ————— یا —————؟

نوفرتیت ————— مثالی دنیا سے آنے والی ایک دوشیزہ ————— جو

اچانک عمران کے فلیٹ پر پہنچی اور اس سے امداد کی درخواست کی اور

پھر خاکہ ہی نضائیں تکمیل ہو گئی ————— وہ کون تھی —————؟

عمران ————— جس نے پروفیسر یونوکوف کے اس طریقے کو نسل کرنا چاہا تو

اسے محبوبہ لمحہ موت کے خلاف جنگ لڑنی پڑی۔

دو محبیب عمران کو اس طریقے کی وجہ سے ایک نئی اسیلیت ظاہر

ہونے کا یقینی خطرہ پیش آگیا ————— کیا واقعی بحیثیت اسیلیت

سیرت سروں پر ظاہر ہو گئی —————؟

مثالی دنیا ————— میں پہنچنے کا پروفیسر یونوکوف کا دریافت کردہ طریقہ کیا

تھی ————— کیا عمران اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہوا یا نہیں؟

انتہائی تبحر خیز، قطعاً انوکھی اور منفرد کہانی ————— ایک ایسی

کہانی جو روحانی امر اور رموز اور جا سوسی ایشن و سٹینس کا

حسین امتزاج ہے۔

یوسف براورز پاک گیٹ ملتان

عمران فریدی سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈیوچر

زگ زگ مشن

مصنف — منظرِ کلیم ایم اے

اسلامی ملک مراکش میں ہونے والی اسلامی محاذ کے ذرائع خارج کی کانفرنس کو سبوتاژ کرنے کیلئے دنیا کے خوفناک دہشت گرد گروپ کی خدمات حاصل کر لی گئیں۔

کانفرنس ہال کو میزائلوں سے اڑانے اور وفد کو گولیوں سے چیلنی کر دینے کی خوفناک دھمکیاں۔

اسلامی سکیورٹی کونسل کا کرنل فریدی کانفرنس ہال کی حفاظت اور دہشت گرد گروپ کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے میدان میں کود پڑا۔

علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے دہشت گرد گروپ کے سید کو اڑ کر کوتاہ کرنے اور اس کے سربراہ کی ہلاکت کا اعلان کر دیا۔

اری زوما کے خوفناک جنگلوں میں واقع دہشت گرد گروپ کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کیلئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی سرنگوں کو شیشیں۔

خوفناک جنگلوں میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ دہشت گردوں کے انتہائی جان لیوا ایسے مقابلے جن کا ہر لمحہ قیامت کا لمحہ ثابت ہوا۔

• وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھی اری زوما کے جنگلوں میں دہشت گردوں کے گھیرے میں آکر بے بس ہو گئے۔

• کیا عمران اور اس کے ساتھی دہشت گردوں کے سربراہ اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو سکے یا خود بھی بھیاٹک موت کا شکار ہو گئے۔؟

• مراکش میں کانفرنس ہال کو تباہ کرنے کیلئے دہشت گردوں کی خوفناک سازشیں — ایسی سازشیں کہ کرنل فریدی اور اس کے ساتھی ان سازشوں کے مقابل بے بس ہو کر رہ گئے۔

• وہ لمحہ — جب عمران، پاکیشیا سیکرٹ سروس، کرنل فریدی، اس کی فریڈ فورس اور مراکش کی فوجی سکیورٹی سب دہشت گردوں کے مقابل آگئے لیکن دہشت گرد اپنے خوفناک مقاصد میں کامیاب ہوتے چلے گئے۔ کیوں اور کیسے۔؟

• وہ لمحہ — جب دہشت گرد اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے اور کرنل فریدی اور علی عمران دونوں میں خوفناک تباہی کو روکنے پر قادر نہ رہے۔

• آخری لمحات تک ہونے والی انتہائی اعصاب شکن اور جان لیوا جدوجہد کہ سانس لینا بھی دشوار ہو گیا۔ اعصاب شکن سسپنس اور تیز رفتار ایکشن سے ہر لوہے ایک ایسی کہانی جو ہر لحاظ سے یاد کا حیثیت کی حامل ہے۔

یوسف براؤن زگ زگ گیت ملتان